

فیض کن منظر

مکتوب
فیض کن منظر

یاش
فیضانِ مدینه ند پینلین کی شین
مکرمه محمد رسول الله ص ۱۰۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مناظرہ بنگال

سنی دیوبندی مناظرہ کی روداد

منعقدہ ۱۲ جون ۱۹۹۲ء

پیشکش: مولانا محمد آل مصطفیٰ کیٹھاری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَعَلَىٰ آلِكَ وَاصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

سنی دیوبندی مناظرہ کی روداد

منعقدہ ۱۲ جون ۱۹۹۳ء

بمقام:- بالیر پور ڈاکخانہ شام پور، علاقہ رائے گنج (بنگال)

سنی مناظرہ:- مفتی محمد مطیع الرحمن رضوی
دیوبندی مناظرہ:- مولوی طاہر حسین گیاوی

پیشکش
مولانا محمد آل مصطفیٰ کبیر

ناشر

سید ولی الدین رضوی

ڈاکٹر رضا اکبر میاں، پٹنہ و بانی الجماعۃ الرضویہ، مغربی پٹنہ، بھارت

پھر اہل اختلاف کیا ہے؟ اور اس کے اسباب و علل کیا ہیں؟ ان سوالوں کا تفصیلی جواب زیر نظر روداد کے مطالعہ سے مل جائے گا۔ یہاں اجمالی طور پر اتنا جان لیجیے کہ علماء دیوبند نے اپنی کتابوں میں اللہ عز و جل و رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح توہین کی ہے۔ مندریات دین کا انکار کیا ہے۔ عہد رسالت اور دور صحابہ سے چلے آئے عقائد حقہ کے خلاف نئے عقائد گمراہیے، لکھے اور چھاپے ہیں۔

ہندوستان میں وہابی، دیوبندی، مذہب کی بنیاد برصغیر ہند و پاک میں وہابی، دیوبندی، مذہب کی بنیاد مولوی اسماعیل دہلوی نے رکھی۔ مولوی اسماعیل دہلوی کے اس مذہب کی داغ بیل اپنے سے پہلے یہاں کے عام مسلمانوں کا عقیدہ و مسلک کیا تھا؟ اسے جاننے کے لیے وہابی مذہب ہی کے مشہور عالم مولانا ثناء اللہ امرتسری کا یہ بیان پڑھیے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:-

”امرتسری میں مسلم آبادی، ہندو، سکھ وغیرہ کے مساوی ہے، اسی سال قبل

قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے۔“

(شیخ توحید ص ۳۰)

مولانا ثناء اللہ امرتسری کا مذکورہ صدر بیان پڑھ لینے کے بعد اس حقیقت کے اعتراف میں آپ کو ذرہ برابر تامل نہیں ہونا چاہیے کہ ایک صدی پہلے ہند و پاک کے عام مسلمان آج کی معروف اصطلاح میں بریلوی مسلک کے حامل تھے۔ وہابی، دیوبندی، شیخ تھے۔ سب سے پہلے مسلمانوں کے پرانے عقائد و نظریات کے خلاف نئے عقائد و افکار کی اشاعت کر کے، ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے، اور ان کو مختلف فرقوں میں بانٹنے کی بنیاد دیوبندی جماعت کے سرخیل مولوی اسماعیل دہلوی نے رکھی جس نے محمد بن عبد الوہاب

لے دیکھیے فیضانِ مٹاؤ مولانا منظور احمد سنبھلی ۱۲

کلماتِ تقدیم

احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے لیے بحث و نظر اور مناظرہ کوئی نئی چیز نہیں۔ عہدِ قدیم ہی سے اہل حق اور اہل باطل کے درمیان مناظرے، مباحثے ہوتے آئے ہیں۔ خوارج و روافض اور معتزلہ وغیرہ سے اہل سنت کے مناظروں کی تفصیلات تاریخ اور عقائد کے کتابوں سے آج بھی دریافت کی جاسکتی ہیں۔

ان بحث و تمحیص اور حق و باطل کی معرکہ آرائیوں سے ایک طرف اہل حق کے فسک و اعتقاد کی راستی و سلامت روئی واضح ہوتی ہے، تو دوسری طرف باطل فرقوں کے عقیدہ و ایمان کا نفاق اور عمل و کردار کا دوغلی پن بھی کھل کر سامنے آگیا ہے۔ کم و بیش ایک صدی سے اہل سنت اور دیوبندیوں کے درمیان جو مناظرے ہوئے ہیں، ان کی بھی رودادیں پڑھیے تو سطر سطر سے آپ بھی محسوس کریں گے۔

سنتی، دیوبندی اختلافات کی بنیادی وجہ علمائے دیوبند کے ساتھ علماء اہل سنت کا جو اختلاف عرصہ

سے چلا آ رہا ہے اور جس کی دھمک آج پوری دنیا میں محسوس کی جا رہی ہے، اس کے تلمیق سے علماء دیوبند کو بھی اعتراف ہے کہ اس کا اہل سنتی فرعی مسائل نہیں ہیں۔ (حاشیہ ص ۱۲)

نجدی کی کتاب کتاب التوحید کا خلاصہ اردو زبان میں تقویت الایمان کے نام سے لکھا۔ خود مولوی اسماعیل دہلوی کا یہ بیان ملاحظہ کیجیے:

"میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز

الفاظ آگے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے، مثلاً ان امور کو جو شرک محض تھے

شرک جلی لکھ دیا گیا ہے۔ ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش

مضر ہوگی۔ گو اس سے شورش ہوگی مگر توقع ہے کہ نوبہرہ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔"

(ارواحِ ثلاثہ ص ۸۱)

اور ہوا بھی یہی کہ اس کتاب کے چھپتے ہی مسلمانوں میں آگ لگ گئی۔ بخود مولوی

اسماعیل کے چچا زاد بھائیوں مولانا مخصوص اللہ، مولانا محمد موسیٰ، صاحبزادگان شاہ رفیع الدین

نے اس کتاب کے رد میں مفید الایمان اور حجتہ العمل فی اثبات الحیل

نامی کتابیں لکھیں۔ علامہ فضل حق خیر آبادی شاگرد رشید شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

نے دہلی کی جامع مسجد میں ان سے مناظرہ کیا۔ اور جب وہ تقویت الایمان میں

مذکور اپنی کفری عبارتوں کی صفائی نہ دے سکا۔ تو اس کی تکھیر کی۔ جس پر اس وقت کے

تمام اکابر علماء تصدیقی دستخط ثبت فرمائے۔ اس طرح ان دنوں وہ مذہب بہت ماند پڑ گیا۔

دیوبندی مذہب کی نشاۃ ثانیہ

جامع مسجد دہلی کے مناظرہ میں مولوی اسماعیل

دہلوی کی شکست اور تمام اکابر علماء کی طرف

سے اس کی تکھیر کے نتیجے میں وہابیت بے جان ہو چکی تھی کہ تقریباً پچاس سال بعد مولوی مہتمم

نانوتوی باقی دارالعلوم دیوبند، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اور

لے ملاحظہ ہو مولانا اسماعیل اور تقویت الایمان ص ۱۳۱ از مولانا ابوالحسن زید فاروقی دہلوی۔

لے تصنیف الجہاز ص ۵۸، ۵۹ از مولانا فضل رسول بدایونی۔

لے دیکھیے تحقیق الفتویٰ لے اختتام پر علماء کی تبدیلیات۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے پھر شد و مد سے یکے بعد دیگرے اس مذہب کا پہ چار شروع کیا اور اہانتِ خدا و رسول میں تمام سابقہ ریکارڈ توڑ ڈالے۔ جیسا کہ زیر نظر رواد کے مطالعہ سے آپ پر منکشف ہوگا۔

مولوی محمد قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

"رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ قرآن

کریم کی آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین میں خاتم النبیین کا معنی آخری

نبی مراد لینا جاہلِ علم کا خیال ہے، اہل فہم کا نہیں۔

اس کتاب کا چھپنا تھا کہ پورے غیر منقسم ہندوستان میں ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔

جہاں جہاں یہ کتاب پہنچی وہاں کے علماء نے اس کا سخت نوٹس لیا اور تردید کی۔ مولانا عبدالرب

مولانا ضیاء الدین دہلوی، مولانا عبدالقادر بدایونی، مولانا امداد حسین، مولانا سلامت اللہ

رام پوری، مولانا عبدالحی فرنگی علی وغیرہ، دہلی، بدایوں، رام پور، لکھنؤ کے علماء نے کفر کے فتوے

دیئے۔ جس کا اعتراف مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"جس وقت مولانا نانوتوی نے تحذیر الناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان

بھر میں مولانا کی موافقت نہیں کی۔

مولانا رشید احمد گنگوہی اور ان کے خلیفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے بسواہین

قناطعہ میں لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

"شیطان کا علم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ شیطان

کی وسعت علم نص سے ثابت ہے حضور کی وسعت علم پر کوئی نص نہیں۔ اس لیے شیطان کے

لیے وسعت علم کا اعتقاد صحیح ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وسعت علم کا اعتقاد غلط۔"

ایک ہنگامہ تو پہلے ہی سے تھا اس کتاب نے اور شورش برپا دی۔ بجا دل پور،

لے دیکھیے اغلاط قاسم لے ألفان مات الیومیہ جلد ۴ ص ۵۸۔

جہاں انبیٹھوی صاحب رہتے تھے، وہاں کے لوگوں کو اس کتاب کے گمراہ کن مندرجات کا علم ہوا تو وہ چیخ پڑے۔ نواب محمد صادق عباسی نے اپنی نگرانی میں مولانا غلام دستگیر اور انبیٹھوی صاحب میں مناظرہ کرایا۔ جس میں انبیٹھوی صاحب کو شکست ہوئی اور نواب صاحب نے خلیل احمد کو ریاست بدر کر دیا۔

مولوی اسماعیل دہلوی نے تو خدا کے لیے جھوٹ بولنا ممکن ہی بتایا تھا۔ مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے ایک دستخطی و مہری فتویٰ میں لکھ دیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

”اللہ عز وجل کے لیے جھوٹ بولنے کے معنی درست ہیں، اس کا قائل اہلسنت و جماعت سے ہے، گمراہ یا فاسق نہیں۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کا یہ فتویٰ جب ماہ ریح الاضھر ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۰ء میں میرٹھ سے چھپ کر شائع ہوا تو پورے ملک میں ہلچل مچ گئی۔ مولانا ندیم احمد خاں رام پوری ثم احمد آبادی نے کفر کا فتویٰ صادر فرمایا جو ۱۳۰۹ھ میں مطبع خیر المطالع میں چھپا۔ ایک اور رسالہ صیانتہ الناس مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ سے شائع ہوا۔ پھر ایک اور رد ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزار حسنی بمبئی سے اور ۱۳۲۰ھ میں تحفۃ حنفیہ پٹنہ سے چھپ کر شائع ہوا۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو زید و غر بچوں اور پانچوں اکتوں اور سووروں کے علم کے برابر قرار دیا اور تشبیہ دی۔ چنانچہ حفظ الایمان میں لکھا:

”بعض علوم غیبیہ میں حضور ہی کی کیا تخصیص؟ ایسا علم تو زید و غر بلکہ ہر صبی و بمنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے۔“

اس رسالہ کے چھپتے ہی ملک کے مول و عرض میں کھرام پیا ہو گیا اور عام بے چینی کی لہر لہ لہا۔

اللہ کی طرف سے توبہ کا مطالبہ ہوا یہاں تک کہ حیدر آباد سے خود مولوی اشرف علی تھانوی کے بعض متقدمین نے بھی اس کا مطالبہ کیا۔ مگر وہ کسی طرح راضی نہیں ہوئے۔

تمام امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص خاتم نبوت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا شرعاً ممکن بتائے، خداوند قدوس کے وقوع کذب کا قائل ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے کسی کے علم کو زیادہ بتائے اور آپ کی قرین و نقیص کرے وہ مسلمان نہیں، کافر و مرتد ہے اور ایسا کافر و مرتد ہے کہ جو شخص اطلاع یقینی کے باوجود ان کے کافر و مرتد ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ شفا اور آکی شرح ملا علی قاری پھر رد المحتار میں ہے۔ اجماع المسلمون علی انہ شاتمہ کافر و من شلت فی کفرہ و عذابہ کفر۔

اسی لیے ہندو سندھ اور عجم و عرب کے سیکڑوں علمائے اسلام نے متفقہ طور پر ان دیوبندی مولویوں کو نام بنام کافر قرار دیا اور انہیں اسلام سے خارج بتایا۔

مئی ۱۹۴۲ء کی کسی ابتدائی تاریخ میں موضع بالیر پور اٹکانہ شام پور دیا راجے گج ضلع آتر دینا چور کے مٹھی بھر خوش عقیدہ سنی مسلمانوں نے میلاد پاک کی ایک مجلس منعقد کی جس میں تقریر کے لیے مرشد آباد بنکال سے مولانا نعیم الدین صاحب کو مدعو کیا۔ اس علاقہ میں چونکہ غالب اکثریت دیوبندی طلق سے تعلق رکھنے والوں کی تھی۔ اس لیے انھوں نے اپنی کثرت تعداد کی گھنڈ میں مولانا مومنت کی تقریر کے دوران ان کو پرچہ پر پرچہ بھیجا شروع کر دیا۔ ان کی اس نازیبا حرکت پر مولانا کو جوش آیا اور انھوں نے تقریر کا رخ دیوبندیوں کے گمراہ کن عقائد کی طرف موڑ دیا۔ مولانا نے بتایا کہ،

لے ملاحظہ ہو ”بزم خیر ازید“ ۳-۴۴، از مولانا زید ابوالحسن فاروقی دہلوی۔
لے دیکھیے ”محاسن الحرمین“ امدۃ الصوامع الہندیہ۔

”علمائے دیوبند خدا و رسول کی توہین کے مرتکب ہیں اس لیے وہ مسلمان نہیں اور ان کے پیچھے مسلمانوں کی نماز نہیں ہو سکتی۔“

یہ سن کر دیوبندی بلبلا اٹھے۔ پر پہے بازی بند کر دی اور بھرم پانے کے لیے مناظرہ کا تبلیغ دے دیا۔ سنی عالم مولانا نعیم الدین صاحب نے ”پھر دوست“ سبھر ملے تو چھوڑ دیتے کہ مطابق ان کے اس تبلیغ کو قبول فرماتے اور جون کے دو ستر ہفتے کے لیے دیوبندیوں کے پیسہ امرار پتر ۱۲ جون ۱۹۲۲ء مطابق ۲ صرم ۱۴۱۳ھ کی تاریخ متین کر لی۔

جون کے دو ستر ہفتے کی تاریخ کے لیے
دیوبندیوں کو امرار کیوں ۹۹۹۹۹۹

جون کے دو ستر ہفتے کی تاریخ رکھے جانے پر دیوبندیوں کو امرار کیوں تھا؟ غالباً اس کی وجہ یہ تھی کہ محرم کا پہلا عشرہ جون کے اسی ہفتے میں تھا اور محرم کے اس عشرہ میں عموماً علمائے اہل سنت تقریر و تبلیغ کے لیے ملک کے مغربی حصوں میں چلے جاتے ہیں ان دنوں اہل سنت کو مناظر ملنا دشوار ہو گا۔ اس طرح مناظرہ ٹل جائے گا اور دیوبندی اپنا بھرم بچالیں گے مگر انھیں کیا معلوم تھا کہ نور خدایہ کفر کی حرکت پر خندہ زن!۔۔۔ جون کی ابتدائی تاریخوں میں استاد گرامی فقیہ النفس حضرت مفتی محمد مطیع الرحمن صاحب بھنوی مدظلہ العالی جنھوں نے راج محل ضلع سننتال پر گنہ، آشا پور ضلع مالہ، گلمی بانڈا ضلع برہم پور اور بن جالنے کتے مناظروں کو دیوبندی مناظروں کو کھلی ہوئی شکستوں سے دوچار کر کے ان کے مقتدر کی ذلتوں اور سوائیوں کو اُجھڑا کر کیلے۔ وہ اپنے دینی تبلیغی پروگراموں کے سلسلہ میں کلیا پاک مالہ اور مرشد آباد پہنچے۔ اسی دوران بالیر پور کے سنی مسلمانوں نے ان سے رابطہ قائم کر لیا۔ حالانکہ حضرت موصوف کو بھی جون کے دو ستر ہفتے میں ہجرات جانا تھا۔ لیکن آپ نے ہجرات کا پروگرام منسوخ کر کے مناظرہ میں شریک ہونا منظور فرمایا۔

مقام مناظرہ کا تعین

بات معمولی ہے مگر ہے دلچسپ مناظرہ کا تبلیغ چونکہ دیوبندیوں نے دیا تھا اس لیے ہونا یہ چاہیے تھا کہ اہلسنت مناظرہ کے لیے شام پور، رائے گنج وغیرہ جو جگہیں متین کر رہے تھے۔ دیوبندی حضرات ان میں سے کسی ایک جگہ کو تسلیم کر لیتے۔ بالخصوص جب کہ وہ انھیں آمد و رفت کے لیے بھی موزوں تھیں۔ مگر اسے مناظرہ سے راہ فرار اختیار کرنا کہتے یا شاطرانہ چال کہ دیوبندی حضرات نے ان تمام جگہوں کی تجویزوں کو مسترد کر دیا اور ایسی جگہ مناظرہ کے لیے زور باندھا، جہاں پر چار جانب حلقہ دیوبند ہی سے تعلق رکھنے والوں ہی کی آبادیاں تھیں، بالآخر کافی بحث و تمحیص کے بعد طے یہ پایا کہ مجلس مناظرہ کا انعقاد اسی گاؤں میں ہو جہاں سے مناظرہ کی بات پیدا ہوئی ہے۔ اس طرح مناظرہ کے لیے بالیر پور کا انتخاب عمل میں آیا، جس کے اطراف میں دیوبندی مسلک کے ملتے والوں کی تعداد غالب اکثریت میں تھی۔ حالانکہ یہ ایک نہایت ہی کوردہ گاؤں ہے جہاں آمد و رفت کی سہولتیں اس ترقی پذیر تہذیب میں بھی یکسر مفقود ہیں۔

آغاز مناظرہ ۱۲ جون ۱۹۲۲ء مطابق ۱۲ جون ۱۹۲۲ء بروز اتوار کی صبح ۸ بجے سے ہونا طے تھا اہل سنت کے ترجمان و مناظر، استاد گرامی فقیہ النفس حضرت مفتی محمد مطیع الرحمن صاحب رضوی مدظلہ العالی اپنے چند تلامذہ و علمایہ جن میں فقیر راقم الحروف بھی شامل تھا، کو ساتھ لے کر صبح ۷ بجے ہی اسٹیج پر رونق افروز ہو گئے۔ ہر چار جانب سے سامعین کا سیل رواں آٹا چلا آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ کا مجمع اکٹھا ہو گیا تھا۔ جب ۸ بجے میں ۵ منٹ رہ گئے تو دیوبندی مناظر مولوی طاہر حسین گیاوی اپنے معاونین مولوی اختر بھگت پوری، مولوی عبدالحکیم دینا چوری، مفتی شمشیر دارالعلوم کٹیہار وغیرہ کے ساتھ آکر اپنے اسٹیج پر بیٹھے۔

تلاوت قرآن پر دیوبندی مناظر کا اعتراض | جب دیوبندی مناظر اور ان کے

معاذین اسٹیج پر اگر بیٹھ گئے، تو طے شدہ وقت پر معمول کے مطابق اہل سنت کے اسٹیج سے قرآن کریم کی تلاوت شروع ہوئی۔ اس پر دیوبندی مناظر مولوی طاہر حسین کھڑے ہو گئے اور سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مولوی مطیع الرحمن صاحب نے قرآن کی تلاوت بے موقع شروع کرادی ہے۔ ابھی مضابط کی کاروائی نہیں ہوئی اور تلاوت کا آغاز کرادیا گیا۔ انھوں نے بنیادی مراہل طے کیے بغیر قرآن کی تلاوت کرادی۔ یہ انھوں نے غیر اصولی کام کیا۔ ہونٹنگ اور ہٹا کر لیا۔ مولانا مطیع الرحمن اس غلطی کا اعتراف کریں کہ قرآن کی تلاوت شروع کرنا انھوں نے فریب دینے کی کوشش کیوں کی؟ ابھی تو قرآن کی تلاوت کا کوئی عمل نہیں کیا۔

دیوبندی مناظر کی طرف سے حکم کی تجویز مولانا طاہر گیلوی نے سلسلہ کلام جاری رکھے ہوئے کہا:

پہلے یہ فیصلہ کیجئے کہ مناظرہ کا حکم کون ہوگا؟ یہ کون فیصلہ کرے گا کہ

دیوبندی حق پر ہیں یا بریلوی حق پر ہیں؟ اگر حکم مقرر نہیں کیا جاتا ہے تو کیسے معلوم ہوگا کہ کس کی جیت ہوئی اور کون ہارے؟ اسی لیے اختلاف کی صورت میں قرآن نے حکم مقرر کرنے کا اصول بتایا ہے۔ اللہ میاں فرماتے ہیں۔ **وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَأَرْبَعُوا مِنْ أَهْلِهِمْ وَكُلٌّ مِنْ أَهْلِهَا إِنَّ يُبْرِيْدَ إِصْلَاحًا يُؤْتِقُ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا** اور اگر تم میاں بیوی کے درمیان جھگڑے کا اندیشہ کرتے ہو تو ایک حکم میاں کی طرف سے اور ایک حکم بیوی کی طرف سے ہو جائے۔ یہ اصلاح چاہیں گے تو اللہ میاں ان کو ضرور توفیق دے دیگا بے شک وہ عظیم و خیر ہے۔ تو اللہ میاں کے ارشاد کے مطابق حکم مقرر کرنا ضروری ہے۔ اور میری تجویز یہ ہے کہ حکم کوئی ایسا آدمی ہو جو نہ ہمارا آدمی ہو نہ مولوی مطیع الرحمن کا آدمی۔ وہ دیوبندی بھی نہ ہو بریلوی بھی

ماہر۔ وہ کوئی تیسرا آدمی ہو جس پر مولوی مطیع الرحمن کو بھی اعتراض نہ ہو اور مجھے بھی اعتراض نہ ہو۔ بہر حال مناظرہ سے پہلے حکم مقرر کر لینا ضروری ہے۔

مناظر اہل سنت کا جواب دیوبندی مناظر مولوی طاہر حسین گیلوی نے اپنی تقریر ختم کی، تو حضرت مناظر اہل سنت کھڑے ہو گئے

اور فرمایا:

حضرات! آج آپ یہاں دور دراز سے اس لیے آئے ہیں کہ حق و باطل کے درمیان خط فاصل اور امتیازی نشان اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور واضح طور پر عرصہ کریں۔ اللہ سہلہ کرے کہ باقاعدہ مناظرہ شروع ہونے سے پہلے ہی دیوبندی مناظر مولانا طاہر صاحب گیلوی کی تقریر سے آپ پر واضح ہو گیا کہ حق پرستی کس جماعت کا شعار ہے اور حق سے فرار کس جماعت کا علامتی نشان؟ ہمارے اہل سنت کے اسٹیج سے خدا کے مقدس کلام قرآن کریم کی تلاوت ہوئی ہے، کوئی وید، رامائن اور گیتا کا پات نہیں ہوا ہے۔ مگر آپ نے دیکھ لیا کہ قرآن مقدس کی تلاوت سن کر دیوبندی مناظر مولوی طاہر گیلوی کے سینے پر صانپ لوٹ گیا، اور وہ یہ برداشت نہ کر سکے، اسے بے موقع اور ہونٹنگ ہٹکے لفظوں سے تعبیر کیا۔ مولانا طاہر مجھے بتائیں کہ کیا قرآن کریم کی تلاوت بھی دیوبندی مذہب میں ہونٹنگ اور ہٹا ہے؟

حضرات! جس جماعت کا نمائندہ اور مناظر قرآن کریم کو ہونٹنگ اور ہٹا کہے۔ کیا اس جماعت کا ایمان قرآن پر ہو سکتا ہے؟ کیا وہ جماعت حق پر ہو سکتی ہے؟ الحمد للہ! ہم سنی مسلمان، حق پرست مسلمان ہیں۔ قرآن پر ہمارا ایمان ہے۔ اسی لیے مضابط کی کاروائی شروع کرنے سے پہلے ہم قرآن کریم کی تلاوت کو تسخیر اور کاخیر سمجھتے ہیں اور کبھی سمجھ کر ہم نے قرآن کریم کی تلاوت کرائی ہے۔ دیوبندی حضرات قرآن کریم پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ اپنے امام مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب

تقویۃ الایمان پڑھنے کو عین اسلام سمجھتے ہیں۔ تو وہ قرآن کریم کی تلاوت کے بجائے تقویۃ الایمان پڑھ کر ضابطہ کی کاروائی شروع کریں۔ مگر ہم مسلمانوں کے قرآن کریم کی تلاوت کرانے پر اعتراض کا، ان کو حق کیا ہے؟ اور جہاں تک حکم مقرر کرنے کی بات ہے اور اس کے تعلق سے مولانا طاہر صاحب نے قرآن کریم کا حوالہ دے کر عوام کو فریب دینے کی کوشش کی ہے۔ تو اس سلسلہ میں عرض کروں گا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ میاں بیوی میں اختلاف اور جھگڑا ہو جائے اور دونوں گروپ کی طرف سے ایک ایک حکم مل کر میاں بیوی میں صلح کر دینا چاہیں تو خدا نے عظیم ذخیرہ توفیق عطا فرمائے گا۔ یہ نہیں فرمایا ہے کہ اسلام و کفر کا جھگڑا ہو جائے، عقیدہ و ایمان کا اختلاف ہو جائے تو ایک شخص کو حکم مان کر اس سے فیصلہ کر لو۔ وہ جسے اسلام کہہ دے، اسے اسلام مان لو، اور جسے کفر کہہ دے اسے کفر یقین کر لو۔

مولوی طاہر صاحب! ہمارا اور آپ کا جھگڑا میاں بیوی کا جھگڑا نہیں ہے۔ ہمارا اور آپ کا اختلاف میاں بیوی کا اختلاف نہیں ہے۔ ہم میاں بیوی کے جھگڑے اور اختلاف کا تصفیہ کرنے اور فیصلہ لینے نہیں آتے ہیں۔ ہمارا تہمیداً جھگڑا حق و باطل کا جھگڑا ہے۔ ہمارے تمھارے درمیان اختلاف کفر و اسلام کا ہے۔ ہم یہاں حق و باطل کا فیصلہ اور اسلام و کفر کا تصفیہ کرنے آتے ہیں۔ اور ایمان و کفر کا تصفیہ کے لیے اسلام نے دلیل و برہان کو حکم قرار دیا ہے۔ کسی فرد واحد کو نہیں۔ حضرات! مولانا طاہر صاحب کہتے ہیں کہ حکم کوئی ایسا آدمی ہو جو نہ دیوبندی جماعت کا فرد ہو نہ بریلوی جماعت کا۔ بلکہ دیوبندی و بریلوی دونوں جماعتوں سے الگ تھلگ اس کا عقیدہ ہو۔ تو عرض کروں گا کہ دیوبندی جماعت کے لئے دیکھیے فتاویٰ رشیدیہ از مولوی رشید احمد گنگوہی۔

عقیدے میں خدا کا جھوٹ بولنا ممکن ہے اور اہلسنت بریلوی جماعت کے عقیدے میں خدا کا جھوٹ بولنا محال ہے۔ اب اگر کسی ایسے آدمی کو حکم بنایا جائے جس کا عقیدہ دیوبندی و بریلوی دونوں جماعتوں کے عقیدوں سے الگ تھلگ ہو، تو لا محالہ اس کے عقیدے کے مطابق خدا کا جھوٹ بولنا واجب ہوگا، کیونکہ مفہوم کی تین قسمیں ہیں ممکن، محال اور واجب۔ جب ممکن اور محال نہیں ہوگا، تو لا محالہ واجب ہی ہوگا۔ مولانا طاہر صاحب! آپ کسی ایسے آدمی کو پیش کیجیے جو یہ کہے کہ میرا عقیدہ دیوبندیوں کے عقیدے کے مطابق ہے نہ بریلویوں کے عقیدے کے مطابق۔ میرے نزدیک خدا کا جھوٹ بولنا ممکن ہے نہ محال۔ بلکہ واجب ہے۔ جب تک آپ کسی ایسے آدمی کو پیش نہیں کر دیتے ہیں جو یہ اقرار کرے کہ خدا کا جھوٹ بولنا واجب ہے، اس وقت تک اسے اس عقیدے کے سلسلہ میں دیوبندی، بریلوی دونوں جماعتوں سے الگ تھلگ نہیں مانا جاسکتا۔ اس لیے حکم کی تجویز قطعی معقول نہیں۔

علاوہ ازیں یہ لاکھ سے زائد کا مجمع پورا کا پورا اتنا آن پڑھا اور جاہل نہیں ہے کہ وہ کفر و ایمان کے سلسلے میں یہ فیصلہ نہ کر سکے کہ کون گستاخ رسول ہے اور کون محبت رسول ہے؟ آج یہاں یہ مجمع خود اپنے کانوں سے سننے اور آنکھوں سے دیکھنے آیا ہے کہ اللہ و رسول کے تعلق سے کس جماعت کے عقیدے صحیح اور اسکا ہیں اور کس جماعت کے عقیدے غلط و باطل اور کفری۔ یہاں یہ لوگ اس لیے نہیں آئے ہیں کہ ایک آدمی کو حکم بنا دیا جائے اور وہ ایمان و کفر کے تعلق سے صحیح یا غلط جو بھی فیصلہ کر دے، لوگ اسے تسلیم کر لیں۔

دیوبندی مناظر مولوی طاہر حسین گیلانی اور حضرت مناظر اہل سنت، دونوں کے بیانات کو سننے کے بعد مناظرہ کمیٹی نے حکم کی تجویز کو مسترد کر دیا اور اعلان کیا کہ:

”یوں تو مومنوعات پانچ ہیں۔ لیکن پہلے مناظرہ ایمان و کفر کے موضوع پر ہوگا۔ اور مناظرہ چونکہ بریلوی عالم مولانا نعیم الدین صاحب کی اس تقریر کے نتیجے میں طے پایا ہے کہ ”علمائے دیوبند کا فرہیں“ ان کی اقتدا میں مسلمانوں کی نماز نہیں ہوگی۔“ اس لیے ہم پہلے بریلوی مناظرہ کو دعوت دیتے ہیں اور انھیں ۲۵ مہینہ کا وقت دیتے ہیں کہ وہ دیوبندیوں کے ایمان و کفر کے تعلق سے اپنا دعویٰ پیش کر کے اسے دلیل سے ثابت کریں۔

مگر دیوبندی مناظرہ مولوی طاہر حسین نے کمیٹی کے اس فیصلہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور بات طول پکڑ گئی۔ ایسے موقع پر مناظرہ کمیٹی کا فریضہ تھا کہ وہ مولوی طاہر کو اپنے اس اصولی فیصلہ پر عمل کرنے کے مجبور کرتے۔ لیکن اس میں چونکہ مقامی ہونے کے باعث سارے افراد ملت دیوبند سے تعلق رکھنے والوں کے ہی تھے۔ بالیر پور کے سید سے سادے ٹھی بھرتی مسلمانوں نے جس شخص کو اپنا نمائندہ مان لیا تھا، وہ تھا جو آبا و اجداد کے زمانہ سے چلی آ رہی میلاد و قیام کی مجلسوں میں مصلحتاً شریک ہو لیتا تھا ورنہ ایک دم سے وہ دیوبندیوں کے علاقائی مرکزی مدرسہ میں ملازم تھا اور وہاں سے تنخواہ پاتا تھا۔ اس لیے مناظرہ کمیٹی نے دیوبندی مناظرہ کو اپنے اس اصولی اور آئینی فیصلہ اور اعلان پر عمل کرنے پر مجبور کر دینے کے بجائے، قرعہ اندازی کی تجویز کی پیش کش کی۔

قرعہ فال مناظرہ اہل سنت کے نام مناظرہ اہل سنت، قرعہ اندازی کی اس تجویز ہوتی، اصول کے عین مطابق ہوتا۔ مگر انھوں نے محسوس فرمایا کہ دیوبندی مناظرہ، مناظرہ سے فرار کا بہانہ ڈھونڈ رہا ہے۔ اس لیے آپنے کمیٹی کی یہ تجویز منظور فرمائی کہ قرعہ اندازی ہو۔ اور جب قرعہ اندازی ہوئی تو الحمد للہ کہ قرعہ فال مناظرہ اہل سنت کے نام نکلا جس سے دیوبندی مناظرہ مولوی طاہر گیارہوی سمیت ان کے اسٹیج کے تمام معاون مولویوں

کے چہروں پر یاسیت کے بادل چھا گئے۔

اب مناظرہ اہل سنت نے مختصر خطبہ مسنونہ کے بعد مناظرہ کا آغاز کیا اور علمائے دیوبند کے تعلق سے کفر و ارتداد کا دعویٰ کرتے ہوئے ان کی اقتدا میں نماز پڑھنے کو ناجائز بتایا اور اسے دلائل و براہین سے مزین فرمایا۔ جس کے بعد اصولی طور پر دیوبندی مناظرہ مولوی طاہر گیارہوی پر لازم تھا کہ وہ اپنے اکابر کی صفائی دیتے اور مناظرہ اہل سنت کے دلائل کی تقلید کر کے ان کے دعویٰ کا بطلان ثابت کرنے کی کوشش کرتے۔ لیکن مناظرہ اہل سنت نے صفائی دینے کے لیے ان کی کوئی راہ باقی نہیں رکھی تھی اور اپنے دعویٰ کو ناقابل تردید دلائل سے اس طرح مبرہن کر دیا تھا کہ اس کے ابطال کی کوئی صورت ہی نہ تھی تو دیوبندی مناظرہ مولوی طاہر گیارہوی مجبور ہو کر صفائی دینے کے بجائے غیر متعلق باتیں اور لالچیں بکھاس کرنے لگ گئے۔ پہلے تو یہ کہا کہ۔

مکہ و مدینہ میں کافر کی حکومت نہیں ہو سکتی۔ وہاں جس کی حکومت ہوگی، وہ مسلمان ہوگا اور آج وہاں نجدیوں کی حکومت ہے تو نجدی مملکت کے لوگ مسلمان ہوئے اور علمائے دیوبند چونکہ ان ہی کے ہم مذہب و ہم عقیدہ ہیں۔ اس لیے علمائے دیوبند بھی مسلمان ہیں۔

پھر پریس اور کاتب کی بعض خامیوں کو صاحب کتاب کی طرف محول کر کے غلط سلاط احکام نافذ کرنے لگے۔ حالانکہ یہ کاتبوں سے عام طور پر ہوتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ قرآن کریم کی کتابت میں بھی ہو جاتی ہے۔ خود علمائے دیوبند کی کتابوں میں بھی اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔

اس کے بعد دارمی منڈانے یا ایک مشیت سے کم کرانے کے حکم شرعی پر پولیس کے افسران اور اس فعل کے مرتکب عام مسلمانوں کو برا بیگنہ کرنا چاہا۔ حالانکہ خود دیوبندی مسلک کی کتابوں میں بھی دارمی منڈانے یا ایک مشیت سے کم کرانے والوں کے تعلق سے یہی حکم موجود ہے۔

اسی طرح ایک مجہول الحال غیر معروف کتابچے سے کچھ اشعار پڑھ کر اہل سنت کے خلاف الزام قائم کرنے کی سعی لاحاصل کی۔ حالانکہ وہ کتابچہ اہل سنت کے کسی ذمہ دار عالم کی تصنیف نہیں کہ اس کی ذمہ داری اہل سنت پر عائد ہوتی ہے۔

دیوبندی مناظر مولانا طاہر حسین گیلانی کی تقریر کے بعد پھر مناظر اہل سنت کھڑے ہوئے اور اس طرح جواب پھر جواب الجواب کا سلسلہ تقریباً چار بجے تک جاری رہا۔

دیوبندی مناظر کا مناظرہ گاہ سے فرار اور مناظرہ کا اختتام مناظرہ کی ابتدائی کارروائی سب سے

۸ بجے سے شروع ہوئی تھی اور اب مناظر اہل سنت کی تقریر کے بعد، شام کے چار بجے والے تھے، ظہر کی نماز ادا نہیں کی جاسکتی تھی، اس لیے دیوبندی مناظر کے جواب کے لیے نماز کے بعد کا وقت رکھا گیا اور ظہر کی نماز ادا کی گئی۔ نماز کے بعد دیوبندی مناظر مولوی طاہر گیلانی کے جواب کا نمبر آیا اور مناظر اہل سنت نے جواب کا مطالبہ کیا تو معلوم ہوا کہ مولوی طاہر صاحب گیلانی موقع غیبت جان کر وضو کرنے کے بہانے اسٹیج کے پیچھے سے فرار ہو چکے ہیں اور اب دیوبندی اسٹیج اپنے مناظر سے خالی ہے۔

اہل سنت کی فتح مبین دیوبندی مناظر وضو کرنے کے بہانے فرار ہو چکے تھے، اور انکا خالی اسٹیج زبان حال سے اپنی بے بسی کا ماتم کر رہا تھا۔

تو مناظر اہل سنت نے، اہل سنت کی فتح مبین کا اعلان فرمایا اور صلوٰۃ و سلام پڑھ کر دعا مانگی۔ دھلکے بعد لوگ اہل سنت زندہ باد، مناظر اہل سنت پائندہ باد کے نعروں کے ساتھ مناظر اہل سنت سے معاف اور دست بوسی کے لیے ٹوٹ پڑے۔ مگر چونکہ عصر کا وقت بھی خیر کراہت میں داخل ہونے کے قریب آگیا تھا، اس لیے لوگوں کو اس سے روک دیا گیا، اور مناظر اہل سنت ہزاروں فدائیوں کے بھر مٹ میں قیام گاہ تشریف لائے اور عصر کی نماز ادا کی۔

دوسرے دن کے مناظرہ کے لیے مناظر اہل سنت کا اصرار اور دیوبندی مناظر کا انکار

عصر کی نماز سے فراغت پا کر مناظر اہل سنت نے، آئندہ کل کے مناظرہ کے لیے اہل سنت کا ایک وفد دیوبندی مناظر مولوی طاہر حسین گیلانی کے پاس روانہ کیا۔ مگر دیوبندی مناظر نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ حکومت کی طرف سے ایک دن کے مناظرے کا پریشن تھا اور وہ ہو گیا۔ آئندہ کل کے لیے پریشن نہیں ہے اس لیے کل اور مناظرہ نہیں ہو سکتا۔

مناظرہ کا نتیجہ الحمد للہ کہ اس مناظرہ کے نتیجہ میں سامعین کا وہ طبقہ، جو پہلے سے مسلک اہل سنت پر گامزن تھا، اسے اپنے مسلک کے حق اور دیوبندی

مذہب کے باطل ہونے کا اور پختہ یقین ہو گیا۔ اور وہ طبقہ جو تذبذب کی حالت میں تھا، اسے یقین آگیا کہ واقعی اہل سنت حق پرست ہیں اور دیوبندی باطل پرست۔ اسی طرح وہ طبقہ جسے کبھی دیوبندیوں کے گھنٹے عقائد کی بھٹک بھی نہیں ملی تھی۔ وہ دیوبندی مولوی کے ظاہر اعمال اور جہاد و دستار دیکھ کر ان کو مسلمان سمجھے ہوئے تھا، اس کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ کوئی مسلمان کھلا کر بھی اس طرح کے گندے عقیدے رکھ سکتا ہے، وہ دیوبندی کے ظاہری اعمال اور جہاد و دستار دیکھ کر ان کا معتقد ہو گیا تھا، تذبذب کی حالت میں آگیا۔ ہاں صرف وہ طبقہ جن کے دلوں میں دیوبندیت راسخ ہو چکی تھی اور وہ ارشاد رسول ﷺ لا یعودون، پھر وہ اسلام کی طرف پلٹ کر نہیں آئیں گے، کے مصداق ہو چکے تھے، اپنی دیوبندیت پر قائم رہا۔

عام سامعین کی تفہیم کے لیے مقامی الفاظ کا استعمال اور خطابي اندازِ بلاغت کا ایک حصہ ہے۔ یونہی سنجیدہ علمی سوال کا سنجیدہ علمی جواب۔ اور۔
ضد و عناد اور ہٹ دھرمی کا بروقت ٹیکھا الزامی جواب، علمی مہارت و مہارتِ خدا داد ذہانت و فطانت اور حاضر جوابی کے علاوہ خاص مناظرانہ تکنیک ہے۔
جس کے جلوے اس مناظرہ میں حضرت مناظر اہلسنت کی تقریروں کے درمیان آپ کو ہر جگہ نظر آئیں گے۔ اس کی ایک جھلک تو آپ قرآن کریم کی تلاوت پر دیوبندی مناظر کے اعتراض اور حکم کی تجویز کے جواب میں دیکھ چکے ہیں۔ اختصار کے ساتھ چیتند مثالیں یہاں بھی ملاحظہ فرمائیے۔

① مناظرہ میں سامعین کی زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی تھی جن کی بولی بنگلہ یا اس سے ملتی جلتی ہے اور اس بولی میں درخت کے لیے "گاچھ" برک" یقیناً کے لیے "نچوئی" کے الفاظ مستعمل ہیں۔ تو مناظر اہلسنت بطور ترادف یقیناً کے ساتھ "نچوئی" درخت کے ساتھ "گاچھ" برک" کے بھی الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اسی طرح اردو میں سرکائنات یا فخر و عالم کے الفاظ سے مراد کنیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہے۔ مگر وہاں کے لوگوں کے لیے ان کنائی الفاظ کا سمجھنا دشوار تھا، وہ لوگ اپنی بول چال میں "نونی صاحب" کہتے ہیں تو مناظر اہل سنت نے ان کی تفہیم کے لیے جا بجا اپنی صاحب کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔

② حضرت امام حسین کا حق پر۔ اور۔ یزید کا باطل پر ہونا۔ اسی طرح مدینہ منورہ پر یزید کی حکومت ہو جانا اور وہاں اس کا مظالم ڈھانا ایک عامی سے عامی مسلمان بھی جانتا ہے تو دیوبندی مناظر مولوی طاہر حسین گیاروی کے بنیادی جواب میں کہ عرب میں اہل باطل کی حکومت نہیں ہو سکتی اور آج بختری مسلک والوں کی حکومت ہے۔ تو ثابت ہوا کہ وہ اہل باطل نہیں اہل حق ہیں اور علماء دیوبند انہیں کے ہم مسلک ہیں تو یہ بھی حق پر ہوئے۔ حضرت مناظر اہل سنت نے علمی و تحقیقی جواب کے بجائے ارشاد فرمایا۔

مولوی طاہر نے کہا کہ عرب میں کافر کا تسلط نہیں ہوگا، کافر کی حکومت نہیں ہوگی۔ عرب میں جو حاکم ہوگا سنی مسلمان ہوگا۔ یہ بتایا انہوں نے۔ اجی، یزید کا قبضہ نہیں ہوا تھا وہاں؟ تو یزید ان کا پیشوا تھا، امام تھا۔ اس لیے یہ کہتے ہیں کہ وہاں غلط آدمی کی حکومت نہیں آئی جو وہاں کا حاکم ہوتا ہے بڑا نیک مسلمان ہوتا ہے۔ تو یزید ان کا پیشوا یزید ان کا گرد۔ اس لیے کہتے ہیں کہ وہاں جب بھی کوئی حاکم ہوگا وہ یکا سنی مسلمان ہوگا۔ جب یزید کا قبضہ وہاں ہوا تھا تو یہ کہتے ہیں کہ یزید بھی بچا پاک مسلمان ہے۔ الحمد للہ ہم بریلوی مسلمان امام حسین کے ماننے والے حسین مسلمان ہیں یزید کو نہیں مانتے۔ یزید کے ماننے والے یہ لوگ ہیں۔

③ مناظر اہل سنت نے علماء دیوبند کے کفریات و ہفوات شمار کرتے ہوئے "تقویۃ الایمان" کی وہ عبارت پیش کی تھی جس میں مولوی اسماعیل دہلوی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے محاذ الشمر کر مٹی میں مل جانے کی بات کہی ہے۔ تو دیوبندی مناظر مولوی طاہر گیاروی نے یہ صفائی دی کہ یہاں لفظ "میں" سے "کے معنی میں ہے اس لیے کوئی

توہین نہیں —

اس پر حضرت مناظر اہلسنت نے دو جوابات عطا فرمائے ایک تحقیقی
دوسرا الزامی تمثیلی۔ تحقیقی جواب میں لغت کے حوالہ سے یہ ثابت فرمایا کہ —

مرکب میں ملنے کا معنی جسم کا سڑ جانا گل جانا اور خراب ہو جانا ہے تو تقویۃ الایمان کی
عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ دھال کے بعد معاذ اللہ نبی کریم کا جسم اقدس سڑ گیا، گل گیا، خراب
ہو گیا اور یہ یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔

الزامی تمثیلی جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ —

اگر ”میں“ کا معنی ”سے“ لیکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مرکب میں مل جانے کا
جملہ بولنا صحیح ہو تو اس صورت میں جب ہم مثلاً اپنا یہ ڈنڈا مولانا طاہر کی صاحبزادی کو
امانت رکھنے دیں اور یہ ڈنڈا ان سے کھو جائے، گم ہو جائے تو مولانا طاہر کی اس
تاویل کے مطابق میرا یہ کہنا صحیح ہوگا کہ میرا یہ ڈنڈا مولوی طاہر کی صاحبزادی میں گم ہو گیا۔
پہلے مولانا طاہر اس جملہ کو صحیح قرار دے کر لوگوں کو یہ کہنے کی اجازت دیں کہ میرا ڈنڈا مولوی طاہر
کی بیٹی میں گم ہو گیا۔ اس کے بعد وہ تقویۃ الایمان کی عبارت میں لفظ ”میں“ کا معنی ”سے“
بتا کر تاویل کرنے کی کوشش کریں۔

(۴) دیوبندیوں کی کتاب تحذیر الناس میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ اس کفری
عبارت کو صحیح ثابت کرنے کے لیے دیوبندی مناظر مولوی طاہر حسین گیاوی نے نظیر کے طور پر

قرآن کریم کی آیت ”إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَنِ وَلَدٌ أَفَأَنَّا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ“ پیش
کی تھی — تو مناظر اہل سنت نے فرمایا کہ —

قرآن کریم کی آیت میں یہ نہیں ہے کہ خدا کا کوئی بیٹا ہو تو خدا کے خدا ہونے میں کوئی فرق
نہیں آئے گا۔ جبکہ تحذیر الناس کی عبارت میں ہے کہ آپ کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو
خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ قرآن کریم میں فرق نہ آنے کی بات نہیں ہے
اور تحذیر الناس میں ”فرق نہ آنے“ کی بات ہے اور کفر کا مدار اسی ”فرق نہ آنے“ کی
بات پر ہے۔ اس لیے قرآن کریم کا ارشاد حق اور سچا ہے اور تحذیر الناس کی عبارت کفر والحا
— مولوی طاہر! اپنے اکابر کے کفر کا الزام قرآن کریم کے سر رکھتے ہو اور تحذیر الناس
کی عبارت کو قرآن کریم کی نظیر بتا کر یہ ثابت کرنا چاہتے ہو کہ جس طرح دیوبندی دھرم میں
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں
آئے گا۔ اسی طرح معاذ اللہ خدا کا کوئی بیٹا ہو جائے تو اس کے خدا ہونے میں کوئی فرق
نہیں آئے گا الخ

(۵) دیوبندی مناظر مولوی طاہر گیاوی نے حفظ الایمان کی کفری عبارت کو بے غبار
ثابت کرنے کے لیے یہ کہا تھا کہ مولانا اشرف علی تھانوی کی عبارت ”پھر یہ کہ آپ کی ذات
مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید درست ہو الخ قضیہ شرطیہ ہے اور قضیہ شرطیہ
میں مقدم و تالی متکلم کا عقیدہ ہو یہ ضروری نہیں ہے — تو حضرت مناظر اہل سنت
نے ارشاد فرمایا —

مولوی طاہر! کیا تمہیں منطق کی ابتدائی کتابیں بھی یاد نہیں کہ قضیہ شرطیہ میں مقدم و
تالی متکلم کا عقیدہ ہو یہ اگرچہ ضروری نہیں۔ مگر مقدم کے لیے تالی کا لازم ہونا تو ضرور

منکمل کا عقیدہ ہوتا ہے — اور یہاں اس توہین والی عبارت میں "ایسا علم غیب
توزید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے" کے الفاظ
سے مولوی اشرف علی تھانوی نے مقدم کے لیے تالی کے لازم ہونے ہی کو بیان کیا ہے
اس لیے یہ توہین ان کا اپنا عقیدہ ضرور ہے۔

یہ مشتے از نمونہ خردای کے طور پر صرف چند مثالیں ہیں۔ باقی مطالعہ روداد
کے دوران آپ خود محسوس فرمائیں گے۔

اخیر میں محب گرامی حضرت مولانا قاضی شہید عالم صاحب مدرس مدرسہ
قادریہ بدایوں، مولانا نوشتا عالم حقی ایم اے، ریسرچ اسکالر بہار یونیورسٹی اور
صاحبزادہ گرامی حافظ محمد انور رضوی جنہوں نے پورے مناظرہ کو کیسٹوں سے صفحہ
قرطاس پر نقل کرنے میں مجھے پورا پورا تعاون دیا ہے۔ ان کے شکریہ کے ساتھ
سنی، دیوبندی دونوں مناظرین کی تقریریں نذر قارئین ہیں۔

محمد آل مصطفیٰ کیٹھاری

مدرس جامعہ امجدیہ گھوسی

ضلع مو (دیوبند)

مناظر اہل سنت

خطبہ ————— ابا بعد

حضرات! آج آپ یہاں دور دراز مقام سے یہ جاتنے کے لئے جمع
ہوئے ہیں کہ مسلمان کہلانے والے لوگ عام طور پر دو گروپ میں بٹے ہوئے
ہیں — ایک گروپ اپنے آپ کو "بریلوی" کہتا ہے۔ اور دوسرا گروپ
اپنے آپ کو "دیوبندی" کہتا ہے۔ — بریلوی گروپ کا یہ کہنا ہے کہ
دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوگی، پڑھنا ناجائز و حرام ہے۔
پہلے ذرا آپ ٹک کر یہ سمجھ لیجئے کہ دیوبندی کسے کہتے ہیں؟ — عام
لوگ جو اپنے آپ کو دیوبندی کہتے ہیں، مگر وہ بیچائے نہیں جانتے کہ
دیوبندی کیا ہے اور بریلوی کیا ہے؟ — وہ دیوبندی نہیں ہیں
گاؤں کا ایک مولوی "دیوبند" سے پڑھ کر آگیا، تو پوئے گاؤں والے
اپنے آپ کو "دیوبندی" کہنے لگے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے گاؤں کا مولوی
"دیوبندی" ہے تو ہم بھی دیوبندی ہیں — اسی طرح ایک مولوی بریلی
سے پڑھ کر چلا آیا، تو گاؤں کے لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا مولوی "بریلوی" ہے تو ہم
بھی بریلوی ہیں۔ مگر بیچارہ نہیں جانتا کہ بریلوی کیا اور دیوبندی کیا ہے؟
تو جو نہیں جانتا، یہ حکم اُن سے متعلق نہیں، عام بھولے بھالے سیدھے سادھے
مسلمانوں پر اس حکم کا نفاذ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ بیچائے دیوبندی، بریلوی کی
حقیقت جانتے ہی نہیں — ہمارا یہ حکم اُن سے متعلق ہے جو اس حقیقت سے
واقف ہیں۔

اور جانتا کون ہے؟ وہ، جو مولوی ہے دیوبندیوں کی کتابیں پڑھتا

ہے، سمجھتا ہے۔ پھر بھی صحیح مانتا ہے اور دوسروں کو بھی ماننے کی تلقین کرتا ہے۔

ہم بریلی والوں کا عقیدہ یہ ہے کہ عام لوگ، جو سیدھے سادھے مسلمان ہیں۔ جو دیوبندیوں کا عقیدہ جانے بغیر اپنے آپ کو دیوبندی بھی کہہ دیتے ہیں، وہ حقیقت میں "دیوبندی" نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقت میں "دیوبندی" وہ مولوی ہے، جو پڑھا ہے، لکھا ہے، سمجھا ہے وہ ہے دیوبندی۔ وہ مسلمان نہیں، کافر ہے۔ — یہ ہے بریلویوں کا عقیدہ۔ میں بھی یہی کہتا ہوں۔ رہا یہ سوال کہ ہم ان کو کافر کیوں کہتے ہیں؟ تو مسلمان بھائیو! بریلوی اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے، ہمارا اسلام ہمیں بتاتا ہے، ہمارا قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ ہمارے پیغمبر، ہمارے نبی سب سے آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ ہمارے نبی آخری نبی ہیں۔ قرآن نے کہا حاکمۃ النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر ہیں — اور میرے رسول، میرے نبی نے فرمایا لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا — تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ آخری نبی ہیں آخری پیغمبر ہیں۔ اور رسول نے بھی بتا دیا کہ میں آخری نبی ہوں، آخری پیغمبر ہوں، میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔

اب جو یہ کہے کہ رسول کے بعد پھر نیا نبی ہوگا یا نیا نبی شرعاً ہو سکتا ہے وہ مسلمان نہیں۔ کافر ہے اس لئے کہ وہ قرآن کو نہیں مانتا ہے۔ — حدیث کو نہیں مانتا ہے۔ — جو یہ کہے کہ نیا نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ پیدا ہو جائے تو کئی فرق نہیں پڑے گا، وہ مسلمان نہیں ہوگا۔ کافر ہوگا۔ اور جو ان (دیوبندیوں) کے بڑے گرو گھنٹال مولانا قاسم نانوتوی ہیں جن کو یہ لوگ دارالعلوم دیوبند کا بانی کہتے ہیں انہوں نے اپنی کتاب "تذییر الناس" جس کے ٹائٹل پیج پر لکھا

ہے "ازافاضات مبارکہ حجت الاسلام حضرت قاسم العلوم والخیرات بانی دارالعلوم دیوبند" اس کے ص ۱۳ پر لکھا ہے:

"اگر فرض کیجئے آپ کے زمانے میں بھی اس زمین میں یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ ہی کا محتاج ہوگا۔"

ص ۱۴ پر لکھا ہے:

"اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔"

ص ۲۵ پر لکھا ہے:

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

یعنی نبی صاحب کے زمانے میں بھی ممکن ہے کہ کوئی نبی "یو پی" میں پیدا ہو جائے۔ کوئی نبی "بہار" میں پیدا ہو جائے۔ کوئی نبی "بنگال" میں پیدا ہو جائے۔ کوئی نبی "پنجاب" میں پیدا ہو جائے۔

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ قیامت تک کہیں بھی کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا اور نہ شرعاً ہو سکتا ہے۔ جو نیا نبی مانے وہ مسلمان نہیں۔ کافر ہے۔ — دیوبندیوں نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے۔ کوئی فرق نہیں پڑے گا — اسی لئے ہم ان کو مسلمان نہیں، کافر سمجھتے ہیں۔

ہاں جو بیچاے بھولے بھلے، بغیر جانے بوجھے، اپنے آپ کو دیوبندی کہہ دیتا ہے، وہ کافر نہیں اس لئے کہ وہ یہ نہیں جانتا کہ دیوبندی عقیدے میں نیا نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ — مگر یہ مولوی حضرات، جو جانتے ہیں

پھر بھی اس کو صحیح مانتے ہیں، ہم اُن کو کافر کہتے ہیں کیونکہ انہوں نے مان لیا ہے کہ ہمارے نبی کے بعد نیا نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ نبی صاحب کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمت محمدی میں فرق نہیں آئے گا۔ یعنی اگر نبی ملی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہو جائے تو دیوبندی دھرم میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ حضرات! جب ان لوگوں نے یہ نظریہ دیا کہ نیا نبی پیدا ہو جائے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا تو قادیانی مذہب کا مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کر دیا کہ کوئی فرق نہیں پڑے گا تو، لو! میں نیا، نبی بن کر آگیا۔ مسلمانو! آپ سب کو معلوم ہو گا کہ قادیانیوں کو اسی بنیاد پر کافر کہا جاتا ہے اور پوری دنیا کے مسلمان انہیں کافر سمجھتے ہیں۔ پاکستان کی اسمبلی نے متفقہ طور پر اُن کو کافر قرار دیا ہے۔ کہ انہوں نے (قادیانی نے) منہ نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور ان کے ماننے والوں نے ان کو نیا، نبی مانا۔ مگر آپ کو معلوم ہے کہ اُن کو یہ نظریہ اور تھیوری ان دیوبندیوں نے دیا ہے۔ دیوبندیوں نے لکھا ہے کہ ”نیا نبی پیدا ہو جائے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔“ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس سے فائدہ اٹھا کر کہا کہ جب کوئی فرق نہیں پڑے گا، تو مجھے ہی نیا نبی مان لو۔

مسلمانو! غلام احمد کا جرم یہ ہے کہ اُس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مگر اس کو راستہ دکھایا کس نے؟ انہیں دیوبندیوں نے، موقع فراہم کیا، انہیں دیوبندیوں نے۔ مرزا غلام احمد وقوع کا قائل ہے اور دیوبندی امکان شرعی کے قائل ہیں۔ اس لئے جس طرح وہ کافر ہے اسی طرح دیوبندی بھی کافر ہیں۔ کیونکہ جیسے وقوع کا قائل ہونا کفر ہے ایسے امکان شرعی ماننا بھی یقیناً کفر ہے۔ اور قرآن کریم کی آیت کریمہ ”خاتم النبیین“ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور حدیث پاک ”لا نبی بعدی“ میرے بعد کوئی نبی نہیں، کو جھوٹا اور غلط قرار دینا،

الغرض۔ جب قادیانیوں ہی کی طرح دیوبندیوں کو بھی ہم کافر و مرتد کہتے ہیں تو ان کے پیچھے کسی سستی کی نماز نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ نماز مسلمان کے پیچھے، مسلمان کی ہوتی ہے۔ پادری کے پیچھے، مسلمان کی نماز نہیں ہوتی، پنڈتوں کے پیچھے، نہیں ہوتی، سکھوں کے پیچھے، نہیں ہوتی۔

مسلمانو! آپ کو معلوم ہے کہ کچھ دنوں پہلے ”مرشد آباد بنگال سے مولانا نعیم الدین صاحب آئے تھے یہاں تقریر کرنے کے لئے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ”دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ہے جس سے دیوبندیوں کو مرجع لگ گئیں۔ اور سوال کیا کہ دیوبندیوں کے پیچھے نماز کیوں نہیں ہوگی؟

مولانا نعیم الدین صاحب نے جواب دیا کہ دیوبندی مسلمان نہیں، کافر ہیں، اس لئے ان کے پیچھے نماز نہیں ہوگی۔ اسی سے بات بڑھی اور مناظرہ طے ہو گیا۔ آج آپ کے سامنے حق و باطل کا فیصلہ ہونے جا رہا ہے اب تک یہ لوگ مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتے رہے ہیں۔ اور آپ کو فریب میں ڈالتے رہے ہیں۔ کہ دیوبندی دہریہ کی اختلاف میلاد و فاتحہ کا اختلاف ہے، قیام و عرس کا جھگڑا ہے۔ مسلمانو! میلاد و عرس اور فاتحہ و عید کا بعض اختلاف ہے۔ مگر یہ اختلاف اصلی و بنیادی نہیں۔ فری ہے۔ بنیادی و اصلی اختلاف یہ ہے کہ ہم اہلسنت بریلوی مسلک والے، قرآن و حدیث کے مطابق اللہ کے نبی کو آخری پیغمبر اور آخری نبی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ”ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد از روئے شرع کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔“ مگر ان لوگوں نے یہ کہہ کر کہ ”نیا نبی پیدا ہو سکتا ہے۔“ قرآن و حدیث کو جھٹلایا ہے اللہ کو جھوٹا قرار دیا ہے۔ رسول کو جھوٹا بتلایا ہے۔ قرآن کہہ رہا ہے کہ رسول آخری رسول ہیں۔ یہ لوگ (دیوبندی) کہہ رہے ہیں کہ جھوٹ! آپ کے

بعد بھی کوئی پیغمبر پیدا ہو جائے تو فرق نہیں آئے گا۔ رسول فرماتے ہیں لَآ نَبِيَّ بَعْدِي میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ دیوبندی کہہ رہے ہیں غلط! آپ کے بعد بھی نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔

مسلمانو! دیوبندیوں کا عقیدہ تو پہلے ہی سے تھا کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے اسی لئے ان کے نزدیک ہو سکتا ہے کہ یہاں بھی خدا نے جھوٹ بول دیا ہو۔ اور قرآن کی یہ آیت خاتم النبیین جھوٹ ہو۔ اور جب خدا جھوٹ بول سکتا ہے تو نبی بدرجہ اولیٰ جھوٹ بول سکے گا۔

اس لئے ان کے نزدیک عین ممکن ہے کہ حدیث پاک لَآ نَبِيَّ بَعْدِي بھی جھوٹ ہو۔

حضرات! یہ ہے دیوبندی عقیدہ اور دھرم۔ اس لئے ہم اہلسنت بریلوی جماعت والے، دیوبندیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ ان کے پیچھے نماز ناجائز کہتے ہیں۔ لیکن عام مسلمان بھائیو! جو اپنے آپ کو نادانستہ دیوبندی کہتے ہو۔ دیوبندی کی حقیقت نہیں جانتے ہو۔ ہم آپ کو کافر نہیں کہتے ہیں۔ آپ مسلمان ہو۔ اس لئے کہ آپ جانتے ہی نہیں ہو کہ دیوبندیوں کا عقیدہ کیا ہے؟ آپ تو سمجھ رہے تھے کہ دیوبندی بریلوی کا اختلاف محض میلاد و قیام کا اختلاف ہے حالانکہ اصل جھگڑا یہ نہیں ہے اصل جھگڑا تو نبی کو آخری نبی ماننے نہ ماننے کا ہے۔ یہ لوگ نبی کو آخری نبی، آخری پیغمبر نہیں

مانتے ہیں۔ اور بریلوی جماعت جس کا ایک فرد میں محمد مطیع الرحمن بھی ہوں اور آج کے اس منافرد میں اپنی جماعت کا نمائندہ، وکیل اور مناظر بھی۔ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں۔ ہمارے نبی کے بعد پھر کوئی نبی نہیں ہوگا اور نہ پیدا ہونا شرعاً ممکن ہے۔ قرآن نے فرمایا خاتم النبیین محمد

علہ دیکھئے رسالہ یکروزہ۔ از مولوی اسماعیل دہلوی

صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ رسول نے فرمایا لَآ نَبِيَّ بَعْدِي میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور یہ دیوبندی لوگ قرآن کو نہیں مانتے ہیں۔ حدیث کو نہیں مانتے ہیں۔ ہمارے نبی کے بعد پھر نبی پیدا ہونے کو ممکن شرعی بتاتے ہیں۔ اس لئے ہم انھیں مسلمان نہیں کافر جانتے ہیں۔ ورنہ عوام بیچارے جو نادانستہ طور پر ان کے ساتھ ہیں ان کی حقیقت سے واقف نہیں وہ ان کی ظاہری شکل و صورت کو دیکھ کر ساتھ ہو گئے ہیں وہ مسلمان ہیں کافر نہیں۔ ہاں! یہ مولوی لوگ، جنھوں نے ایسا لکھا ہے اور جو اسے پڑھ کر سمجھ کر صحیح مانتے ہیں وہ کافر و مرتد ہیں۔ وہ مسلمان نہیں۔ ان کے پیچھے نماز نہیں ہوگی۔

حضرات! یہ تو میں نے آپ کو ابھی ایک بات بتائی۔ اور میں آپ کو بتاؤں ان کے عقیدے کیا ہیں؟

ہم مسلمان بریلویوں کا کلمہ ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اور ان دیوبندیوں کا کلمہ ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْرَفُ عَلَى رَسُولُ اللَّهِ۔ اسی طرح سنیوں کا درود ہے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَوَلَدِنَا مُحَمَّدٍ اور ان دیوبندیوں کا درود ہے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَوَلَدِنَا أَشْرَفُ عَلَى۔ یہ دیکھئے دیوبندیوں کی کتاب "الامداد" بابت ماہ صفر ۱۳۳۳ھ ۳۵ اس میں لکھا ہے:

و خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور (اشرف علی اکانام لیتا ہوں۔ اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن

زبان سے بے ساختہ بجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے
اشرف علی نخل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح
درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ یعنی
(لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ) 66

پھر لکھتے ہیں :

99 حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو
اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے۔ اس
واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے۔ بایں خیال بندہ بیٹھ گیا
اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں
رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں۔ لیکن پھر بھی
یہ کہتا ہوں : اللہم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا
اشرف علی الخ 66

تو ہم اپنے نبی کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ اپنے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اور
دیوبندی، اپنے نبی مولوی اشرف علی کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ اور ان پر درود بھیجتے ہیں۔
ہمارا کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ — دیوبندیوں کا کلمہ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْرَفُ عَلَى رَسُولُ اللَّهِ — ہمارا درود اللہم صل علی
سیدنا ونبینا ومولانا محمد — دیوبندیوں کا درود اللہم
صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی۔

حضرات ! پہلے تو ان دیوبندیوں نے یہ لکھا کہ ہمارے نبی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہو سکتا ہے۔ پھر کچھ دنوں کے بعد نبی
بنادیا اپنے مولوی اشرف علی تھا تو ہی کو۔ ان کا کلمہ بھی پڑھ لیا۔ ان پر درود

بھی پڑھ لیا۔ — تو جو کلمہ بدل دے۔ درود بدل دے۔ جو ہمارے نبی کا
کلمہ نہ پڑھے۔ ہمارے نبی پر درود نہ پڑھے۔ اپنے مولانا (اشرف علی) کو نبی
مان کر ان کا کلمہ پڑھے ان پر درود بھیجے ہم ان کو کیسے مسلمان مانیں ؟
اس لئے ہم ان دیوبندیوں کو مسلمان نہیں کا فر و مرتد سمجھتے ہیں۔ — ہمارا

عقیدہ ہے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ — اور ان کا عقیدہ ہے
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْرَفُ عَلَى رَسُولُ اللَّهِ — ہمارا درود ہے اللہم صل علی سیدنا
ونبینا ومولانا محمد — اور ان کا درود ہے اللہم صل علی
سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی — میں اپنی طرف سے گڑھ کے یہ بات
نہیں کہہ رہا ہوں۔ بلکہ یہ ان کے گھر کی کتاب ہے "الامداد" جس پر یہ لوگ
ایمان لائے ہوئے ہیں۔ اس میں یہ سب کچھ لکھا ہے۔ — تو جو

کلمہ بدل دے۔ درود بدل دے۔ وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم ان کو مسلمان
نہیں مانتے۔ ہمارا ایمان یہ ہے کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر
ہیں۔ خدا نے فرمایا ہے "خاتم النبیین" محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔
اور میرے رسول نے فرمایا ہے "لا نبی بعدی" میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا۔
اور ہمارے نبی نے ہمیں کلمہ بتایا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ — اور
اُن کا کلمہ ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْرَفُ عَلَى رَسُولُ اللَّهِ — ہمارے نبی
نے ہم کو درود بتایا ہے اللہم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا محمد —
— اور ان کے نبی نے - یا- انہوں نے خود اپنی طرف سے گڑھ کر نیا درود
بنالیا ہے اللہم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی۔ —

مسلمانو ! جن کا کلمہ بدلا ہوا ہو، جن کا درود بدلا ہوا ہو، جن کے ہاں
نبی نبی پیدا ہو سکتا ہو۔ ہم انہیں کیسے مسلمان مانیں ؟ — اس لئے

ہم ایسے شخصوں کو مسلمان نہیں مانتے ہیں تو ان کے پیچھے نماز کیسے پڑھیں؟ —
اور یہ عوام بیچارے جن کو یہ معلوم نہیں کہ دیوبندی پیشواؤں نے ایسا ایسا لکھا ہے۔
نبی کا کلمہ بدل دیا ہے۔ درود بدل دیا ہے۔ نیابتی آنے کو شرعاً جائز قرار دیا ہے۔
وہ بیچارے تو بس مسلمان ہیں۔ وہ کافر نہیں ہیں۔ ہاں! جو
جان کے ان باتوں کو مانتا ہے وہ کافر ہے۔ جو جانتا ہی نہیں ہے بس دیکھا دیکھی
اپنے آپ کو دیوبندی کہتا ہے، وہ مسلمان ہے حقیقت میں دیوبندی نہیں —
ہم تو بس ان گندے عقائد رکھنے والے مولویوں کو کافر کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ جلنے
کے باوجود ان باتوں کو مانتے ہیں۔ —

اسی پر بس نہیں۔ بلکہ ان (دیوبندیوں) کا عقیدہ آپ کو ہم اور سنائیں
دیکھئے یہ ان کی کتاب ہے "تخذیر الناس" اس میں چوتھا عقیدہ ان کا دیکھئے۔
— مگر پہلے ہمارا عقیدہ سن لیجئے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے نبی کا علم
بھی ہم سے زیادہ ہے اور ہمارے نبی کا عمل بھی ہم سے زیادہ۔ نبی کا علم بھی ساری
دنیا سے زیادہ۔ نبی کا عمل بھی ساری دنیا سے زیادہ۔ — نبی کے برابر امتی کا عمل
بھی نہیں ہو سکتا اور نہ ہی نبی کے برابر کسی کا علم ہو سکتا ہے۔ — مگر
ان دیوبندیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ امتی کا عمل نبی سے بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ
"تخذیر الناس" کے صفحہ ۱۷ میں ہے:

۹۹ انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم الٰہی میں ممتاز ہوتے

ہیں۔ باقی رہا عمل۔ اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے

ہیں۔ بلکہ بڑھ جاتے ہیں ۶۶

لے ہی کا لفظ اردو میں حصر کے لئے آتا ہے۔ یعنی علوم میں ممتاز ہوتے ہیں اور علوم کے علاوہ
اعمال میں ممتاز نہیں ہوتے ہیں۔ اور علوم میں ممتاز ہونا ظاہر و باطن دونوں اعتبار سے ہے تو اعمال میں
ممتاز ہونا بھی ظاہر و باطن دونوں اعتبار سے ہوگا اس لئے بظاہر ہر کے لفظ سے دھوکا نہ ہو۔

استغفر اللہ! ثم استغفر اللہ! ان دیوبندیوں کا دھرم یہ ہے کہ امتی عمل میں
نبی سے بڑھ جاتا ہے — ہم کہتے ہیں کہ کوئی لاکھ عبادت کرے۔ لاکھ بندگی
کرے۔ مگر کسی کا عمل بھی ہمارے آقا و مولیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر نہیں
ہو سکتا۔ اس لئے کہ کوئی آدمی عبادت کے لئے زندگی بھر ماتھاٹھیکا ہے اور اللہ
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک سجدہ کر لیں۔ تو رسول اللہ کا وہ ایک سجدہ اس
آدمی کی زندگی بھر کی عبادت پر بھاری ہوگا۔ اس لئے کہ یہ سجدہ رسول کا سجدہ
ہوگا۔ نبی کا سجدہ ہوگا۔ — مگر ان دیوبندیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ عمل
میں امتی نبی کے برابر ہو جاتا ہے بلکہ بڑھ بھی جاتا ہے۔ اس لئے ہم ایسے لوگوں
کو مسلمان نہیں مان سکتے۔

اس کے علاوہ یہ ان کی تیسری کتاب ہے "براہین قاطعہ" یہ کتاب
ان کے ایک اور بڑے عالم خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھی ہے اور تصدیق کی ہے
مولوی رشید احمد گنگوہی نے۔ اس کے صفحہ ۳۳ پر لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے دیوبند کے مدرسہ میں آکر اردو دیکھی حالانکہ میرے پیارے نبی کو اللہ تعالیٰ
نے خود پڑھا کر بھیجا تھا۔ ہمارے نبی اُمّی تھے۔ کسی مدرسہ میں آپ نے تعلیم نہیں
پائی۔ کسی آدمی سے آپ نے نہیں پڑھا۔ مگر دیوبندیوں کا دھرم یہ ہے کہ
نبی نے دیوبند کے مدرسہ میں اردو سیکھی۔ نبی کو اردو زبان دیوبند سے
آئی۔ براہین قاطعہ کی عبارت یہ ہے:

۹۹ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف

ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام

کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسہ

دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس

ہماری داڑھی کے برابر۔ یا۔ کچھ کم و بیش ہوگی لیکن سردار جی کی داڑھی تو ان سے بڑی ہوتی ہے۔ تو کیا ان کے پیچھے بھی نماز ہو جائے گی؟ — ہرگز نہیں، اس لئے کہ امامت کے لئے مسلمان ہونا اولین شرط ہے۔

مولوی طاہر! پہلے مسلمان تو ہو لو، پھر امامت کی خواہش کرنا اور مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے پرانے گندے عقائد سے توبہ کرو اور از سر نو کلمہ پڑھو۔ ایک طرف تو نبی کو برا بھلا کہتے ہو۔ ہمارے نبی کے بعد دنیا نبی پیدا ہونے کا عقیدہ رکھتے ہو۔ ہمارے نبی کو چھوڑ کر اپنے نبی مولوی اشرف علی کا کلمہ پڑھتے ہو، ان پر درود بھیجتے ہو، ہمارے نبی سے امتی کا عمل بڑھا ہوا مانتے ہو، ہمارے نبی کو اپنا شاگرد، اور دیوبندی مولویوں کو ان کا استاد بتاتے ہو۔ اور دوسری طرف اس بات کی بھی ہوس رکھتے ہو کہ تم سنی مسلمانوں کی امامت کرو۔ تم تو مسلمان ہی نہیں ہو۔ اور جب مسلمان نہیں ہو تو تمہارے پیچھے سنی مسلمانوں کے نماز پڑھنے کا سوال ہی کیا پیدا ہوتا ہے۔ تمہارے پیچھے ان کی نماز ہی نہ ہوگی اس لئے کہ نماز مسلمان کی، مسلمان کے پیچھے ہوتی ہے۔ کافر و مرتد کے پیچھے نہیں۔ کوئی پندت جی۔ یا۔ سردار جی نماز پڑھا دے ان کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی نماز کسی پادری کے پیچھے نہیں ہوگی۔ نماز تو کسی مسلمان کے پیچھے ہوگی۔ جو مسائل نماز سے واقف ہو، اس کی ضروریات کو جانتا اور نماز میں اس کی رعایت کرتا ہو۔ تم مسلمان نہیں ہو۔ اس لئے تمہارے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتے۔ اور ہم صاف صاف یہ واضح کر دیں کہ ان دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہ صرف یہ کہ ناجائز ہے بلکہ ان کے پیچھے سب سے نماز ہوگی ہی نہیں۔ جو نمازیں ان کے پیچھے پڑھی گئیں وہ سب بیکار اور اکارت گئیں جیسے کسی پندت کے پیچھے ہاتھ باندھ کے کھڑے ہے کسی سردار جی کے پیچھے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہے۔ ویسے ہی اگر کوئی شخص دیوبندیوں کے پیچھے انجانے

سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا ۶۶

جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ نبی نے دیوبند کے مدرسہ میں آکر پڑھا۔ ان لوگوں سے تسلیم پائی۔

مسلمانو! یہ ہے دیوبندیوں کا عقیدہ کہ نبی نے دیوبند میں اردو سیکھی اس لئے ان کا مرتبہ بہت بڑا ہے۔

میرے بھائیو! جو شخص نبی کو اپنا شاگرد بتائے اور اپنے آپ کو نبی کا استاذ۔ کیا وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟ اس لئے ہم ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتے۔ ہم ایسے آدمی کو مسلمان نہیں مان سکتے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ساری دنیا، ساری کائنات میں اللہ تعالیٰ کے بعد اگر کسی کا علم سب سے زیادہ ہے تو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ہے۔ سب سے زیادہ علم والے، سب سے بددوآن، سب سے زیادہ پڑھے ہوئے ہمارے نبی ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی نے دیوبند آکر اردو سیکھی۔ اردو زبان، دیوبند آکر حضور کو آئی۔ وہ پہلے اردو نہیں جانتے تھے سبحان اللہ ہمارے مدرسہ کا بڑا مرتبہ ہے۔ نبی نے ہمارے مدرسہ میں آکر پڑھا۔ نبی نے ہمارے ہاں سیکھا۔

مسلمانو! جو نبی کو پڑھانے کا دعویٰ کرے، جو نبی کو شاگرد اور اپنے کو استاذ بتائے وہ قرآن کو جھٹلانے والا ہے۔ قرآن نے نبی کو امی فرمایا ہے۔

بہر حال مسلمان بھائیو! جو قرآن کو جھٹلائے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا جو نبی کی توہین کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جو نبی کو شاگرد بتائے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم ان دیوبندیوں کو کافر کہتے ہیں۔ مسلمان نہیں سمجھتے ہیں۔ جب ہم ان کو کافر مانتے ہیں تو ظاہر ہے کہ کافر کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ امامت کے لئے ضروری ہے کہ امام مسلمان ہو۔ کوئی کتنی ہی داڑھی والا ہو اگر وہ مسلمان نہیں ہے تو اس کے پیچھے نماز نہیں ہوگی۔ مولوی طاہر حسین کی داڑھی تو

میں ہاتھ باندھ کر نماز پڑھ لے تو ان کی نماز نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ دیوبندی مسلمان نہیں ہیں، انہوں نے جہور کے خلاف، اسلام کے خلاف، قرآن و حدیث کے خلاف عقیدہ بنالیا ہے اس لئے یہ مسلمان نہیں ہیں۔

اب ان پر ضروری ہے کہ میں نے جن کتابوں سے ان کی گندی عبارتیں دکھائی ہیں وہ ان کی صفائی دیں کہ یہ ان کے عقیدے پر یا نہیں، یہ کتابیں ان کی ہیں یا نہیں؟ اگر یہ کتابیں ان کی ہیں تو ماننا پڑے گا کہ ان سے دیوبندیوں کا عقیدہ اسلام کے خلاف ہے اس کی صفائی مولوی طاہر کے لئے ضروری ہے وہ اس کی صفائی دیں اور اپنا اور اپنے نمرنگوں کا مسلمان ہونا پہلے ثابت کریں جب تک وہ اپنا اور اپنے پیشواؤں کا مسلمان ہونا ثابت نہیں کرتے اس وقت تک ان کے پیچھے نماز پڑھنے اور نماز ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بس میرا وقت پورا ہو رہا ہے۔ اب مولوی طاہر جواب دیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ صحیح جواب نہیں دے پائیں گے کیونکہ کوئی صحیح جواب ہے ہی نہیں کہ وہ دیں۔

دیوبندی مناظر

خطبہ محترم بزرگو! ہمارے حریف مناظر مولوی مطیع الرحمن صاحب نے اگرچہ سوالات کئے ہیں، وہ اصول سے ہٹے ہوئے ہیں۔ لیکن میں ان سوالات کو سن کر اس سلسلے میں چند باتیں آپ حضرات کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں اور آپ ان کو غور سے سنئے گا۔ ٹیپ بھی ہو رہا ہے۔ جو کچھ مولانا نے فرمایا ہے وہ سب ٹیپ میں آگیا ہے۔ احمد بشد! دن کے اجالے میں کوئی آنکھ میں دھول نہیں جھونک سکتا ہے۔

سب سے پہلے سوال مولانا نے اٹھایا کہ ہمارے پیچھے علمائے دیوبند کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے اور جائز نہ ہونے کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ کافر ہیں۔

میرے دوستو! علمائے دیوبند یا علمائے بریلی صرف آپ کے اسی علاقے میں نہیں رہتے۔ اس پورے ملک کے اندر دونوں مسلک کے علماء ہیں اس ملک کے باہر بھی مسلمان ہیں۔ اہلسنت والجماعت، مصر میں بھی اہلسنت والجماعت، انڈونیشیا، میں اہلسنت والجماعت، تبت، چین، جاپان، ملایا، حلب، شام، سائے ممالک میں اہلسنت والجماعت، اللہ کے نبی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری کائنات کا نبی بنا بھیجا گیا اور آپ کا دین سائے عالم میں پھیلا۔ کم یا زیادہ تقریباً دنیا کے ہر ملک، ہر خطہ میں مسلمان آباد ہے۔ اور آپ جلتے ہیں کہ دیوبند کا مدرسہ ہندوستان میں ہے۔ بریلی ہندوستان میں۔ ہندوستان کے باہر نہ دیوبند ہے نہ بریلی۔ جب دیوبند کا مدرسہ قائم نہیں ہوا تھا جب بھی ساری دنیا کے سائے ملک میں مسلمان آباد۔ جب بریلی میں خالصا جب بریلوی پیدا نہیں ہوئے تھے، جب بھی ساری دنیا میں مسلمان آباد۔ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات پاک کے اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت، پردہ فرماتے وقت، دنیا کے مسلمانوں کو اہلسنت والجماعت کے عقیدے پر چھوڑا۔ اور صحابہ نے ساری دنیا میں اسلام کو پھیلایا، اب آپ دیکھئے ساری دنیا کے مسلمان چاہے دیوبندی ہوں یا بریلوی۔ یا اس ملک کے باہر رہنے والے مسلمان ہوں، بڑے بڑے دنیا میں غوث، قطب، ابدال، اللہ کے ولی اور ایک سے ایک سینئر بڑے بڑے علماء ہیں ساری دنیا کے مسلمانوں کا حج کہاں ہوتا ہے؟ دیوبند میں ہوتا ہے یا بریلی میں ہوتا ہے؟ بولئے بولو بھائی! ایمانداری سے بولو، حج کہاں ہوتا ہے؟ مکہ شریف میں ہوتا ہے۔ اور مدینہ طیبہ میں رسول پاک

صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ اقدس ہے، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا عقیدہ ہے کہ حیات سے ہیں۔ اپنے روضہ اطہر کے اندر آرام فرما ہیں۔ ساری دنیا کے مسلمان ساری دنیا کے مسلمان چاہے وہ جس ملک میں رہتے ہوں اہلسنت والجماعت سب کے سب وہاں ایک املاک کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ نماز سب کی جائز ہوتی ہے۔ یا جان بوجھ کر سارے قطب، ولی، غوث، ابدال، علماء، ساری دنیا کے لوگ جا کر اپنی نماز چوپٹ کرتے ہیں؟ سب کی نماز ہوتی ہے۔ ساری دنیا کا مسلمان ایک صف میں کھڑا ہے۔ نماز نہیں ہوتی ہے بریلوی کی نہیں ہوتی ہے پتہ یہ چلا کہ ساری دنیا کا جو مسلمان ہے وہ ہمارا ایمان ہے۔ ہمارا ایمان ساری دنیا کے مسلمانوں کے ایمان والا ایمان ہے۔ اور آپ کا ایمان ساری دنیا سے کٹا ہوا ایمان ہے۔ کفر تو آپ پر عائد ہوتا ہے۔ پہلے آپ کو اپنا ایمان ثابت کرنا چاہیے، جو ہندوستان میں ایمان مانا جائے، جو مکہ، مدینہ کے اندر ایمان مانا جائے۔ آپ ایسے عاشق ہیں اور آپ ایسے جعلی دعویٰ دار ہیں محبت کے کہ رسول پاک سرور کونین جناب محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب آپ جاتے ہیں تو آپ بیکٹ کئے جاتے ہیں۔ سرور کونین جب آپ کے عقیدے کے مطابق مختار کل ہیں، زندہ اور حیات ہیں ہمارا بھی عقیدہ ہے تو وہاں کافر کو اللہ کے نبی اپنا اقتدار سونپ نہیں سکتے۔ آپ کے مولوی احمد رضا بریلوی نے خود لکھا ہے تمہید ایمان کے اندر ہے کہ

(بروایات صحیحہ یہ ثابت ہے کہ مکہ اور مدینہ میں کفر کا غلبہ نہیں ہو گا)

علامہ تمہید ایمان امام احمد رضا کے زمانے سے آج تک برابر چھپ رہی ہے اس میں یہ عبارت نہیں ہے اسی سے روایتی مناظر کا قریب اور جھوٹ ظاہر ہو جاتا ہے۔ عکس کسی روایت میں یہ نہیں ہے کہ وہاں کافر کا اقتدار اور حکومت نہیں ہوگی بڑا اور دین کے علاوہ کئی ایسے لوگوں کا اقتدار اور حکومت ہو چکی ہے جن پر ائمہ و علماء نے کفر کا فتوہ دیا ہے۔

یعنی مکہ اور مدینہ میں کافر کا اقتدار اور کافر کی حکومت نہیں ہوگی۔ تو پتہ چلا کہ مکہ مدینہ میں جو اس وقت حکومت ہے جو وہاں امام ہے، جو وہاں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم کا پاسبان ہے جو ساری دنیا کو نماز پڑھاتا ہے وہ کافر نہیں ہو سکتا ہے۔ احمد رضا خاں صاحب کا یہ دستخطی فتویٰ موجود ہے۔ وہ ایمان جس پر خاں صاحب کا بھی فتویٰ ہے۔ وہی ہمارا ایمان ہے۔

رہی آپ کی یہ بات کہ یہ لکھا "وہ لکھا" میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ یہ دن کا اجالا ہے اور محمد اللہ آپ کتابیں لے کر آئے ہیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں آپ نے پہلا سوال یہ کیا ہے کہ مولانا قاسم نانوتوی نے یہ لکھا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی پیدا ہو سکتا ہے اور دیوبندی کا یہ عقیدہ ہے۔ ان کے کہنے کے مطابق کہ حضور کے بعد بھی نبی آجائے تو دیوبندی لوگوں کو ماننے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور یہ لوگ مانتے ہیں کہ حضور کے بعد بھی نبی آئے گا، حضور آخری نبی نہیں ہیں۔ یہی تو آپ کہنا چاہتے ہیں؟

میں پوچھتا ہوں کہ بات کو سمجھنے کی کوشش کی کیجئے۔ اور آپ! اللہ نے آپ کو عقل دیا ہے۔ دیکھو ایک بات ہوتی ہے واقعی، جو ہو چکی۔ اور ایک بات ہوتی ہے فرضی۔ فرض کر کے یہ بات کہی جائے۔ یہ بہت دور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں آپ کے سامنے قرآن پاک بھی پیش کرتا ہوں۔ اور مولوی احمد رضا خاں صاحب کا ترجمہ بھی۔ جو ان کو مانا ہے۔ جس سے یہ انکار نہیں کر سکتے۔ یہ خانہ صاحب بریلوی کا ترجمہ ہے "کنز الایمان" اب آپ لیجئے اور سن لیجئے کہ مولانا نانوتوی نے کیا لکھا ہے؟ ٹیپ میں آپ سن لیجئے مولانا کا قریب۔ کتنا بڑا انہوں نے فساد کیا ہے؟ اور مولانا نانوتوی کی کتاب ان سے مانگ لیجئے اور اردو جاننے والوں سے آپ پوچھئے کہ اس میں کیا چیز لکھی ہوئی ہے؟ سمجھنے کی کوشش کیجئے، سمجھنے کی کوشش کیجئے۔

اگر کالج کا پروفیسر کوئی لکچر دیتا ہے اور پرائمری شیکشن کے طالب علم کی سمجھ میں نہیں آتا ہے اس کا غلط مطلب نکالتا ہے تو قصور اس پروفیسر کا نہیں ہے۔ قصور اس کا ہے۔ تم بریلوی شیکشن کا طالب علم ہو۔ ابھی مڈل میں آؤ اس کے بعد ہائی اسکول اسٹینڈ کرو۔ اس کے بعد تم دارالعلوم دیوبند اور مولینا قاسم نانوتوی اور مولینا اشرف علی تھانوی اور ایسے ایسے دیدہ ویر علماء کی گفتگو کو سمجھنے کے اہل ہو گے۔ جو بات کہی گئی ہے اسے اُلٹ رہے ہیں آپ۔ ہم آپ سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ مولینا نانوتوی نے یہ کہاں لکھا ہے؟ کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی آئے تو میں حضور کے بعد بھی نبی مانتا ہوں۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ "فرض کر لو"۔ بالفرض۔ دیکھو عبارت۔ "اگر، مگر" سے بات کہی گئی ہے۔ وہاں یہ بات نہیں کہی گئی ہے کہ حضور کے بعد بھی کوئی نبی آئے گا۔ اور حضور کے بعد نبوت دی جائے گی اور حضور کے بعد ہم کسی کو نبی مانتے ہیں۔ یہ بات نہیں کہی گئی ہے۔ کیا بات کہی گئی ہے؟ "اگر"۔ ایک بات بتاؤ۔ سارے مسلمانوں کا ایمان اس قرآن پر ہے۔ جو قرآن پاک کو نہیں مانتا ہو، مسلمان ہے گا؟ نہیں رہے گا۔ بحمد اللہ، اب دیکھئے قرآن پاک۔ قرآن پاک کیا کہتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قرآن پاک کے اندر "قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین" قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین۔ احمد رضا خان صاحب کا ترجمہ لے لیجئے۔ "تم فرماؤ! بفرض محال الرحمن کے کوئی بچہ ہوتا، اللہ کا کوئی لڑکا ہوتا۔ رحمن کے کوئی بچہ ہوتا، تو سب سے پہلے میں پوچھتا، تو کیا انہوں نے اللہ کے لئے بچہ مان لیا؟ اللہ کا بیٹا مان لیا؟ اللہ کے بیٹے کی عبادت شروع کر دی؟ بالفرض اگر مان لیا جائے کہ ہوتا۔ مولینا نانوتوی نے لکھا ہے کہ "اگر"۔ بالفرض۔ بالفرض حضور کے بعد۔ ابھی تو آپ اردو نہیں سمجھتے کہ بالفرض کا کیا معنی ہوتا ہے؟ "اگر" کا

کیا معنی ہوتا ہے۔ اور آسمان میں دھول اڑاتے چل رہے ہیں آپ۔
مجمع سے آوازیں اگر مگر نہیں۔ یہ بتائیے کہ دیوبندیوں کے نزدیک نیا نبی پیدا ہو سکتا ہے یا نہیں؟ بکو اس چھوڑئے۔
 جواب دیجئے۔ بکو اس چھوڑئے۔ جواب دیجئے۔

دیوبندی مناظر آرام سے سکون سے رہیں آپ۔ یہ منافہ گاہ ہے یہ علم کا بازار ہے پرسکون رہئے۔ آج مولانا مطیع الرحمن صاحب کوننگار دوں گا۔ آج بریلوی علماء کوننگار دوں گا۔ آج ان کے علم کا بھانڈا چھوڑ دوں گا۔ دیکھئے کس کا ایمان بحث میں آئے گا۔ ہمارا ایمان تو بحمد اللہ وہ ایمان ہے جو مکہ میں چلتا ہے، مدینہ میں چلتا ہے، ساری دنیا کے اسلام کے اندر چلتا ہے۔ اور انشاء اللہ، اللہ کے پیارے حبیب سرور کو نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات ہر ذی کے اندر جس ایمان کو یہاں اپنے قریب بلایا ہے۔ جس کے قبضے میں اللہ کے نبی نے اپنا حرم دیا ہے۔ انشاء اللہ وہ ایمان قیامت کے میدان میں بھی کھڑا ثابت ہوگا۔ فخر تو آپ کو کرنی چاہئے کہ اپنا ایمان آپ بتائیں۔ اور میں بتاتا ہوں یہ بھی فراڈ ہے ہم علماء دیوبند صرف اس لئے کہ مسلمان آپس میں لڑیں نہیں، صرف اس لئے کہ مسلمان اختلاف کا شکار نہ ہو۔ اس ملک کے حالات ایسے نہیں ہیں کہ مسلمان کو آپس میں لڑایا جائے دنگے فساد میں مبتلا کیا جائے۔ صرف اس لئے ہم لوگ جاہل کو بھی عالم مان کر چل رہے ہیں۔

مولوی مطیع الرحمن صاحب سے میں گزارش کروں گا کہ آپ مولوی احمد رضا خان بریلوی کا اور جو آپ کے عالم لوگ ان کے متبع ہیں۔ وہ لوگ پہلے اپنا ایمان ثابت کریں۔ ساری دنیا کے اسلام ہمارے ایمان کے ساتھ ہے اور آپ کی نماز حرم نبوی

میں نہیں ہوگی، حرم کعبہ میں نہیں ہوگی تو آپ صرف دیوبندیوں ہی کو کیوں بتلا رہے ہیں؟ کہو کہ ہم ایسے مسلمان ہیں کہ ہماری دنیا میں کسی کے پیچھے نماز جائز نہیں ہوتی ہے۔ مکہ میں جائز نہیں ہوتی ہے۔ مدینہ میں جائز نہیں ہوتی ہے۔ اور آپ کی نماز کیا ہوگی؟ ہم پوچھتے ہیں آپ سے کہ آپ مسلمان ہی کب ہیں؟ ذرا آپ اپنے ایمان کی تو خبر لو۔ یہ قرآن مقدس ہے جو شخص قرآن پاک کو نہ مانے مسلمان ہے گا؟ بولو! اگر قرآن پاک میں مان لیجئے، فرض کیجئے ایک ہزار باتیں ہیں۔ ایک ہزار باتیں میں سے نوسو ننانوے بات کو مان لے لیکن قرآن کی ایک بات کا انکار کرے۔ مسلمان ہے گا؟ نوسو ننانوے کو ماننے سے مسلمان نہیں ہے گا صرف ایک کے انکار سے ایمان چلا جائے گا۔ بحمد اللہ یہ قرآن مقدس ہے اور مولوی احمد رضا خاں کا ترجمہ ہے۔ دیکھئے خاں صاحب نے قرآن کے مرتبہ نص کا انکار کیا ہے۔ یہ قرآن پاک ہے۔ اور یہ دیکھئے میں آپ کے سامنے آیت بھی تلاوت کر دے رہا ہوں اور اس کا ترجمہ جو خاں صاحب نے کیا ہے وہ بھی پڑھ لے رہا ہوں۔ ذرا آپ اپنے ایمان کی خبر لیجئے۔ خاں صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو جب پیدا کیا تو زمین کو کتنے دنوں میں پیدا کیا اور آسمان کو کتنے دنوں میں پیدا کیا؟ قرآن کہتا ہے "فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ" یہ جو بیسواں پارہ ہے سورہ حم سجدہ ہے جو بیسویں پارہ کے اندر یہ آیت ہے۔ کیا آیت ہے؟ "فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ" دیکھو اوپر سے پڑھ لے رہا ہوں "ثُمَّ اسْتَوَىٰ اِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْآرْضِ اَتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَا اتَيْنَا طَائِعَتَيْنِ" فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ، پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اللہ نے پھر آسمان کی طرف ارادہ فرمایا۔ وہ دھواں تھا تو اس سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں

حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے۔ انہوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے تو پورے پورے سات آسمان کر دیا۔ بھی! غور سے سنئے! سمجھا پتی صاحب، غور سے سنئے! کیا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ" تو انھیں پورے پورے سات آسمان کر دیا دو دن میں۔ کون بول رہا ہے؟ دیوبندی بول رہا ہے؟ قرآن بول رہا ہے اور بریلوی مولوی اس کا ترجمہ کر کے اقرار کر رہا ہے۔ اب بتاؤ جو قرآن کا انکار کرے وہ مسلمان رہے گا؟ دیکھئے "المفوض" اعلیٰ حضرت بریلوی کی۔ بریلوی صاحب نے پہلے یہ ترجمہ کیا۔ جب مرنے کا ٹائم آیا تو اس ترجمہ کرنے کے بعد۔ تو دیکھئے انہوں نے کیا کرشمہ دکھایا۔؟ احمد رضا خاں صاحب کے "المفوضات" جو خود انہوں نے ارشاد فرمایا۔ ان سے سوال کیا گیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ وہ اس کتاب کے اندر، انہیں کجا جبرائے نے جمع کیا ہے۔ اور خاں صاحب نے اس کی تصدیق و تائید کی ہے۔ یہ ہے "المفوض حصہ اول"، دیکھئے خاں صاحب سے کوئی سوال کر رہا۔ عرض کر رہا ہے۔ سوال کر رہا ہے۔ حضور! سب سے پہلے کیا چیز پیدا فرمائی گئی؟ اللہ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا؟ ارشاد! احمد رضا خاں صاحب بریلوی فرماتے ہیں "حدیث میں ارشاد فرمایا یا جابر ان اللہ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ" اے جابر! بے شک اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ عرض۔ پھر سوال کرنے والے نے پوچھا حضور! میری مراد دنیا کی ہر چیز سے پہلے ہے۔ سوال کرنے والا کیا پوچھ رہا ہے؟ دنیا کی ہر چیز سے پہلے کیا چیز پیدا کی گئی یہ بتائیے؟ خوب ٹھنڈے طریقے سے سنئے۔ مناظرہ ہے یہ۔ ہوٹنگ، ہٹل ہنگامہ نہیں۔ گرم

نہیں ٹھنڈے رہو تو سمجھو گے بات کو۔ پھر ڈر گے سچائی ملے گی۔ کیا پوچھا؟ عرض۔ حضور! میری مراد دنیا کی ہر چیز سے پہلے ہے۔ ارشاد!۔ قرآن میں بڑھا دینا حدیث میں بڑھا دینا، اپنے من سے مسئلہ بنا دینا۔ یہاں بھی انہوں نے قرآن کو جھٹلایا آسانی کے ساتھ۔ اب تو بولنے نہیں آیا۔ بول دیا چار دن ہم نہ جانتے ہیں صحیح، ہم صاحب نظر، ہم نے دیکھا۔ چار دن۔ اللہ نے فرمایا دو دن۔ میں کہتا ہوں قرآن کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ لہذا احمد رضا خاں صاحب کافر۔ اور جو اس کافر کو مسلمان مانتا ہو اس کے پیچھے نماز نہیں ہوگی۔ اس لئے ہم آپ کی جہالت پر پردہ ڈالے ہوئے تھے تاکہ مسلمان گلی کوچہ میں لڑیں نہیں۔

اور دوسرا فساد آپ نے یہ برپا کیا کہ ایک اور فرارڈ۔ آپ نے کہا کہ علمائے دیوبند نے یہ سمجھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ وہ کتاب دراپیش تو کر دیجئے تاکہ اتنا بڑا جو جمع ہے اس میں کوئی بھی تو اردو جاننے والا ہوگا اس کو پڑھ لے۔

بات کو سمجھو! پہلے میں نے کہا۔ جو بات ”اگر مگر“ سے کہی جاتی ہے وہ واقعی نہیں ہوتی ہے فرضی ہوتی ہے۔ ہم کہتے ہیں اگر کوئی ہاتھ میں، پاخانہ ہاتھ میں لے کر چاٹ لے تو بے وقوف ہوگا۔ تو اس کا معنی کیا ہوا؟ کہ اس نے چاٹ لیا؟ اتنا بھی مطیع الرحمن صاحب نہیں سمجھتے۔۔۔۔۔ اب میں کہتا ہوں ذرا اپنے اعلیٰ حضرت کی خبر لیجئے۔ احمد رضا خاں صاحب کی کتاب ”سبحان السبوح“ یہ ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ”بنظر نفس ذات، بنظر نفس ذات انبیاء علیہم السلام چھوٹا بولنا بھی ممکن ہے۔۔۔ بولئے! جو نبی کو چھوٹ بولنے والا بتائے وہ مسلمان نہیں؟

ایک نہیں امتداد کتابوں میں دیوبندیوں نے خدا کے لئے جھوٹا لوٹا ممکن لکھا ہے جیسے رسالہ کیروزی - از مولوی اسماعیل دہلوی، جہد المقل - از مولوی محمود الحسن دیوبندى، وغیرہ

یہ دیکھو نبی کے عاشقوں کا چہرہ۔ سبحان السبوح کے ص ۳۲۔ کس کی لکھی ہوئی کتاب نہ ہے؟ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی۔ وہ ایک نبی کو نہیں۔ سارے نبیوں کو کہتے ہیں۔ انبیاء کا جھوٹ بولنا بنظر نفس ذات ممکن ہے۔ ہاؤ، اگر خدا کا جھوٹ بولنا ممکن ماننے کی وجہ سے دیوبندی کو کافر کہتے ہو۔ تو نبی کے لئے جھوٹ بولنا ممکن مان کر مسلمان رہ سکتے تھو؟۔ اور اگر اگر کی وجہ سے تم بیچ سکتے ہو تو اگر کی وجہ سے ہم بھی بیچ سکتے ہیں۔ اس دنیا میں دوسرا انصاف نہیں چلتا ہے۔ اکہرا انصاف چلتا ہے۔ پتہ یہ چلا کہ آپ قوم کی آنکھ میں دھول بھونچنا چاہتے ہیں تو میں ایک ایک

چیز کا جواب دوں گا انشاء اللہ موقع سے اگر وقت ملے گا۔ پہلے میں نے دو چیزوں کا جواب دیا ہے۔ اور تم کہتے ہو۔ انشاء اللہ مولوی صاحب کو بھی پتہ لگ جائے گا کہ مناظرہ کتنا مہنگا مناظرہ ہے، یہ ایسا معاملہ نہیں ہے کہ اندھیرے میں آپ دھول جھونک دیں گے۔ ہم احمد رضا خاں صاحب کو کافر کہتے ہیں اور جو آپ لوگ ان کو سچا مانتے ہوں، اُن کو بھی کافر کہتے ہیں۔ قرآن کو انہوں نے ہٹلایا ہے۔ اس کا انکار کیا ہے۔ قرآن نے کہا ساتوں آسمانوں کو دو دن میں پیدا کیا۔ احمد رضا خاں صاحب نے کہا نہیں۔ چار دن میں پیدا کیا۔

اب اور دیکھئے۔ جو چیز قرآن میں نہ ہو۔ اس کو کوئی کہہ دے کہ یہ بھی قرآن میں ہے جو غیر قرآن کو قرآن مان لے۔ گیتا، رامائن کو قرآن مان لے۔ مہابھارت کو قرآن مان لے۔ شیخ چلو کے قصہ کو قرآن بتا دے۔ بتاؤ! جو قرآن کو قرآن مانتا ہے اور جو قرآن نہیں ہے اس کو بھی قرآن مانتا ہے تو گویا حضور کے بعد پھر نبی وہ مان رہا ہے کہ یہ تو نبی پر آیا تھا۔ حضور پر — اور اب ان کے بعد والے پر یہ آیا ہے۔ اگر محمد اللہ آپ مناظر ہیں۔ کچھ بڑھ لکھ کر آئے ہیں۔ تو انشاء اللہ آپ

انبیاء انسان ہیں اور ان کے لئے جھوٹ بولنا عقلاً ممکن نہیں۔ حجت الہیاء کا جھوٹ بولنا بھی عقلاً ممکن نہیں۔ اللہ نے انہیں نبوت سے نوازا ہے تو ان کے لئے جھوٹ بولنا محال شرعی ہوا۔ دہریہ دیوبندی منطقی۔ خدا کے لئے نبوت ممکن نہ تھی۔ والا کافر ہے تو اس دیوبندی قاعدہ کے مطابق لازم کہ انبیاء کے لئے بھی نبوت ممکن نہ تھی۔ والا کافر ہے۔ لاجل ولا توہد الما باللہ العظیم

کوشش کریں گے کہ اپنا ایمان ثابت کریں گے۔ دیکھئے یہ احمد رضا خاں صاحب کی کتاب احکام شریعت حصہ دوم ایک کتاب ہے۔ احکام شریعت حصہ دوم اس کے ۳۲ پر ہے "ڈاڑھی منڈانے والے۔ ڈاڑھی کو منڈانے والے اور کترانے والا فاسق معلن ہے۔ اعلانیہ شریعت کا مخالف ہے۔ اسے امام بنانا گناہ ہے فرض ہو یا تراویح کسی نماز میں امام بنانا جائز نہیں، کسی کا فتویٰ ہے یہ؟۔ خاں صاحب بریلوی کا۔

اس پر ابھی اعتراض نہیں ہے آگے۔ اس کے بعد کیا لکھتے ہیں؟۔

حدیث میں اس پر غضب اور ارادہ قتل وغیرہ کی وعیدیں ہیں۔

حدیث میں ڈاڑھی منڈانے والے، اور کترانے والے پر ارادہ قتل۔ حضور نے قتل کرنے کا حکم بھی دیا اور غضب نازل ہونے کی بھی بددعا فرمائی۔ یہ کس کی دھمکی حدیث میں ہے؟ خاں صاحب اگر آپ کے بہت بڑے عالم تھے اور رسول اللہ پر فراد نہیں کیا ہے تو مطیع الرحمن صاحب وہ حدیث ذرا پیش کریں۔ وہ کون سی حدیث ہے؟ کس کتاب میں ہے؟ کہ اللہ کے پھول نے ڈاڑھی منڈانے والے کو اپنے سے قتل کرنے کی دھمکی دی ہو اور خدا کے غضب و قہر کے نازل ہونے کی دھمکی دی ہو۔ اور صرف حضور ہی پر فراد نہیں کیا۔ آگے سنئے۔ اور قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے۔

ڈاڑھی منڈانے والے اور کترانے والے پر قرآن عظیم میں کیا ہے؟ پوچھتے ہیں وہ کون سا قرآن ہے؟ وہ کون سی آیت ہے؟ ذرا آپ دن کے اجالے میں قرآن کی وہ آیت پڑھ کر سنا دیجئے جس میں ڈاڑھی منڈانے والے پر اللہ نے لعنت بھیجی۔ اگر یہ قرآن نہیں ہے تو غیر قرآن کو قرآن کہنے والا کافر ہے اور اس کا کھلا ہوا عقیدہ ہے۔ ایک قرآن تو وہ ہے جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں اور ایک وہ بھی قرآن ہے جو

لے حاشیہ اگلے صفحہ پر۔ لے اس کا جواب اور تران کی آیت ۱۵۸ پر دیکھئے

گذشتہ صفحہ کا حاشیہ ۱۔ قرآن کریم کے پارہ ۱۸ سورہ نور کی آیت ۲۳ میں ہے یٰٰلِیٰہِذِہ الذین یٰٰخافون عن امرہ ان یتصیبہم فتنہ ڈریں وہ جو رسول کے حکم کا خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے۔ اس کے تحت تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۰۴ میں ہے ای اموی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو سبیلہ ومنہا جہد طہ لقیۃ و سنتہ و شریعتہ۔ امر سے مراد امر رسول ہے اور وہ آپ کی راہ، آپ کا منہاج، آپ کا طریقہ، آپ کی سنت اور آپ کی شریعت ہے۔ یعنی جو رسول کی سنت کا خلاف کرتے ہیں وہ فتنہ سے ڈریں۔ اور ڈاڑھی منڈانا

یقیناً سنت کے خلاف ہے تو معنی یہ ہو کہ جو لوگ ڈاڑھی منڈاتے ہیں وہ فتنہ سے ڈریں۔ اور یہ فتنہ کہاں ہوگا؟ تو تفسیر کبیر ج ۳ ص ۲۴ میں امام رازی فرماتے ہیں المراد بالفتنۃ العقوبۃ فی الدنیا فتنہ سے مراد دنیاوی سزا ہے۔ اور وہ سزا کیا ہے تو تفسیر کبیر کے اسی مقام پر امام رازی نے صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عباس کی حدیث نقل کی ہے کہ الفتنۃ فی القتل فتنہ سے مراد قتل ہے۔ اب معنی یہ ہو کہ ڈاڑھی منڈانا جو یقیناً سنت کے خلاف ہے اس کے مرتکب دنیا کی سزا سے قتل سے ڈریں۔ تو ثابت ہو کہ ڈاڑھی منڈانے پر صحابی رسول کی حدیث بلکہ آیت کریمہ میں بھی قتل کی وعید ہے۔

خاں صاحب بریلوی فرمادیں ————— میرے بھائیو! جب تم نے نبی کے بعد پھر نبی مانا ہے۔ ہم نے نہیں مانا ہے۔ سوا کہتا ہوں نہیں مانا ہے کہیں پر اگر لکھا ہے تو ————— اگر مگر ”بالفرض“ کے ساتھ لکھا ہے جس طرح قرآن میں اگر کے ساتھ لکھا ہے کہ اگر اللہ کو بچہ ہوتا۔ تو خاں صاحب کہتے ہیں میں سب سے پہلے اس کی پوجا کرنے والا ہوتا۔ میں نے سوال کا دو جواب دیا ہے اور دو سوال کئے ہیں۔ انشاء اللہ سلسلہ چلتا رہے گا سوال کا جواب بھی دیتا رہوں گا اور آپ بھی اپنا ذرا ایمان ثابت کیجئے۔

منظر اہلسنت

حضرات! آپ نے دیکھ لیا کہ میں نے ان کا عقیدہ ان کی کتاب سے دکھا دیا کہ وہ نیانی آنے کی بات کرتے ہیں ————— ان کے نزدیک نیانی پیدا ہو سکتا ہے۔ ان کا کلمہ نیا ہے۔ ان کا درود نیا ہے۔ ان کے نزدیک امتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتا ہے۔ وہ نبی کو اپنا شاگرد بتاتے ہیں ————— میں نے دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب میں دکھا دیا۔ دو جگہ سے، کہ یہ لوگ نیانی کے آنے کی بات کرتے ہیں۔ ان کے ہاں نیانی آجائے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ انہوں نے اس کے جواب میں کوئی صحیح بات تو کہی نہیں ————— اور کہتے کہاں سے؟ جب چوری پکڑی گئی تو اب کیا کرتے؟ ایچ بیج کرنے لگے۔ اور کہا کہ قرآن شریف میں یہ ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ اے نبی کہہ دو! اگر خدا کا کوئی بیٹا ہوتا تو میں اس کی عبادت کرتا۔ ————— اگر ہوتا، تو کرتا۔ اور ہے ہی نہیں۔ تو کریں کہاں سے؟ ہوتا، تو کرتا۔ ہے ہی نہیں۔ تو کریں کہاں سے؟ ————— بات تو بالکل صحیح ہے۔ بات بالکل صحیح ————— ہوتا تو کرتا۔ ہے ہی نہیں، تو کریں کہاں سے؟ اور وہ کتاب میں کیا لکھتے ہیں؟ کہ ”پیدا ہو جائے نیانی، تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ یعنی ٹھیک رہے گا۔ تو انہوں نے لکھا کہ نیانی پیدا ہو جائے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔“

جب فرق نہیں پڑے گا، تو ٹھیک رہے گا۔ تو انہوں نے اچھا مان لیا نیانی ہونے کو ————— اور قرآن نے جو فرمایا جس کا ترجمہ علی حضرت نے کیا۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر اللہ کا بچہ ہوتا تو میں اس کی عبادت کرتا۔ اللہ کا بچہ ہے ہی نہیں، تو اس کی عبادت بھی نہیں ————— یہاں پر انکار ہے ————— اور وہاں پر تحذیر الناس میں اقرار ہے کہ نیانی آجائے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا، کوئی خرابی نہیں ہوگی۔ اچھا ہوگا۔ تو نیانی آنے کا عقیدہ ان کا اپنا عقیدہ ہوا اسلئے یہ مسلمان نہیں کاہن۔ اور دوسری بات انہوں نے یہ کہی ————— ہمارے نبی کے بارے میں کہا کہ نبی حیات سے ہیں الحمد للہ آج انہوں نے بھی ہمارے نبی کو زندہ مان لیا۔ اقرار کر لیا۔ ————— یہاں تو پکڑے نہ گئے ہیں۔ مانیں کیسے نہیں ————— مگر ان کے گرو جسے اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب ”تقویۃ الایمان“ ص ۳۳ پر لکھا۔ اور نبی پر جھوٹا الزام دیا کہ نبی نے فرمایا ہے

”میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں“

تو جو مرکز مٹی میں مل جائے۔ سڑ نہیں جائے گا؟ ————— تو نبی کے بارے میں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی سڑ، گل کر مٹی میں مل گیا۔ اور ابھی کیا بول رہا ہے؟ ————— ہمارے سامنے پکڑا گیا ہے تو کہتا ہے کہ نبی مدینہ میں زندہ ہیں حیات سے ہیں۔ جب پکڑا جاتا ہے تو مجبوراً اقرار کرتا ہے۔

حق وہ ہے جو سر چڑھ کر بولے۔ یہ میرے زندہ نبی کا زندہ معجزہ ہے کہ آج منکرین سے بھی بھرے مجمع میں اقرار کر لیا ہے۔ یہ میرے زندہ نبی کا زندہ معجزہ ہے کہ آج منکرین سے بھرے مجمع میں اپنی حیات کا اقرار کر لیا ہے۔

اور انہوں نے ایک بات اودھی کہ عرب میں کسی کا فر کا تسلط نہیں ہوگا، کافر کی حکومت نہیں ہوگی عرب میں جو حاکم ہوگا سنی مسلمان ہوگا۔ یہ بتایا انہوں نے۔

اجی یزید کا قبضہ نہیں ہوا تھا وہاں؟ تو یزید ان کا پیشوا تھا، امام تھا۔ اس لئے یہ کہتے ہیں کہ وہاں غلط آدمی کی حکومت نہیں ہوگی۔ جو وہاں کا حاکم ہو جائیگا وہ بڑا نیک مسلمان ہوگا۔ تو یزید ان کا پیشوا، یزید ان کا گرو۔ اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں جب بھی کوئی حاکم ہوگا وہ بالکل پرکاشا مسلمان ہوگا۔ جب یزید کا قبضہ وہاں ہو گیا تھا تو یہ کہتے ہیں کہ یزید بھی سچا پرکاشا مسلمان ہے۔ الحمد للہ ہم بریلوی مسلمان، امام حسین کے ماننے والے حسینی مسلمان ہیں۔ یزید کو نہیں مانتے ہیں۔ یزید کو ماننے والے یہ لوگ ہیں۔

ایک بات انہوں نے اور کہی کہ آسمان کتنے دن میں بنے؟ تو اعلیٰ حضرت نے "الملفوظ" میں جواب دیا کہ آسمان چار دن میں بنے۔ اس پر ان کا کہنا ہے کہ قرآن کے مطابق آسمان دو دن میں بنا۔ تو اعلیٰ حضرت نے چار دن کی بات کہہ کر قرآن کا انکار کر دیا۔ مگر معلوم ہے ان کو۔ یہ قرآن پلنے من سے پڑھتے ہیں پلنے من سے ترجمہ کر کے مطلب نکالتے ہیں۔

قرآن اللہ کے رسول پر اترا۔ اللہ کے رسول نے اپنے صحابہ کو بتایا صحابہ نے تابعین کو بتایا، تابعین سے ہوتے ہوئے ہم تک پہنچا تو قرآن کی تفسیر میں جو لکھا ہے وہ مطلب صحیح ہوگا۔ جو مطلب ان کے گھر کا ہے وہ مطلب صحیح ہوگا؟ تفسیر میں جو لکھا ہے وہ صحیح ہوگا، ورنہ قرآن میں تو یہ بھی لکھا ہے کہ لا تقربوا الصلوٰۃ۔ نماز کے قریب مت جاؤ، نماز مت پڑھو۔ پھر آگے ہے وانتم سکران جب تم نشے میں رہو۔ تو نشے میں رہو چھپا لیتے ہیں اور نماز کے قریب مت جائیں کرتے ہیں حضرات! قرآن کی مختلف آیتیں ہیں۔ قرآن میں یہ مسئلہ کئی جگہ بیان فرمایا گیا ہے اور تفسیروں میں اس کی پوری وضاحت آئی ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے کہ زمین چار دن میں بنی اور آسمان دو دن میں۔

اصل بات یہ ہے کہ ایک ہے دھرتی۔ ہے نا؟ ایک ہے گاچھ، بریک، درخت، آدمی، جانور جو زمین پر رہتا ہے۔ اور ایک ہے آسمان اور آسمان میں جو چیزیں ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ قول راجح کے مطابق زمین بنی دو دن میں۔ دو دن میں زمین۔ اور زمین میں بننے والے پہاڑ، گاچھ، بریک کتنے دن میں بنے؟ دو دن میں۔ کئی دن ہوئے؟ چار دن۔ اور آسمان دو دن میں۔ چھ دن۔ قرآن نے بتایا کہ دنیا چھ دن میں بنی۔ چھ دن میں سے دو دن میں زمین دو دن میں پہاڑ، گاچھ، بریک اور دو دن میں آسمان۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے اسی کو بتایا کہ زمین اور جو کچھ زمین میں ہے کتنے دن میں بنے؟ چار دن میں۔ بالکل صحیح بات کہی۔ اور آسمان دو دن میں۔ اور یہ بات اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنے گھر سے نہیں کہی ہے؟ کہاں سے کہی ہے؟ سنو! یہ کتاب ہے حاشیہ صاوی۔ قرآن شریف کی تفسیر ہے "جلالین" اس کا حاشیہ ہے یہ "حاشیہ صاوی" اس میں روایت ہے مسلم شریف کے حوالے سے۔ رواہ مسلم والحاکم عن ابن عباس ان اللہ خلق الارض یوم الاحد والاثنين وخلق الجبال وما فیہن من منافع یوم الثلاثاء وخلق یوم الاربعاء الصخر والماء والتین والعمران والخراب وخلق یوم الخميس السماء وخلق یوم الجمعة النجوم والشمس والقمر والملائکة۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا زمین کو، یوم الاحد والاثنين، اوار اور پیر کے دن۔ اوار اور سووار کو زمین۔ اور پہاڑ کو اور جو کچھ زمین کے اندر ہے ان سب کو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے

لے مقامی بولی میں بمعنی درخت۔

مشکل کے دن اور بدھ کے دن۔ تو کل چار دن ہوئے۔ اوار، پیر، منگل، بدھ۔ سب ملا کے ہوئے چار دن۔ چار دن میں اللہ عزوجل نے ان چیزوں کو پیدا فرمایا۔ اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا آسمان، تو آسمان پیدا فرمایا ایک دن میں۔ اور جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ستارہ، سورج، چاند، تو ایک دن میں آسمان ایک دن میں آسمان کی چیزیں، دونوں کو ملا کر کہہ دیا دو دن میں آسمان۔ پھر دو دن میں زمین اور دو دن میں زمین میں رہنے والی چیزیں۔ تو دونوں کو ملا کر کہہ دیا چار دن میں زمین۔ یہ حدیث میں خود موجود ہے۔ اللہ کے رسول نے فرمایا ہے۔ مسلم شریف جو صحاح ستہ کی کتاب ہے اس میں راوی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ہے۔ اسی طرح بہت سی تفسیروں میں ہے۔ اگر ضرورت ہوئی اور آپ نے وقت دیا تو میں پھر آپ کو مزید بتاؤں گا۔

اس کے بعد انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہم بریلویوں کو کافر کہتے ہیں۔ کہا ہے نا بھائی! — کہا کہ بریلوی والے دیوبندیوں کو کافر کہتے ہیں۔ دیوبند والے بریلی کو کافر کہتے ہیں۔ مگر۔ بریلی والوں کو کافر کہنے کا دیوبندیوں کو حق کیا ہے؟ — ان کے بڑے بزرگوں نے جو لکھا ہے وہ ان کو ماننا پڑے گا اور ہمارے بزرگوں نے جو لکھا ہے ہم کو ماننا پڑے گا۔ ہماری ان کی لڑائی، ہماری ان کی لڑائی نہیں۔ لڑائی عقیدہ کی چل رہی ہے۔ مجدد اعظم سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے جو لکھا ہے ہم اس کے وکیل ہیں۔ ان کے مولویوں نے جو لکھا ہے یہ ان کا وکیل ہے۔ ان کا مولوی مولانا عزیز الرحمن مفتی اول دارالعلوم دیوبند نے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۱ ص ۲۷ میں بریلوی کے بارے میں لکھا ہے۔

لے کالات اشرفیہ میں ۱۲۲ بر مولانا اشرف علی تھانوی کا بھی یہ اعتراف موجود ہے کہ بریلی والوں کے پیچھے ہماری نماز ہو رہی ہے۔ ہمیں کافر کہتے ہیں لیکن ہم انہیں کافر نہیں کہتے۔

وہ ان کے پیشوا اور گرو ہیں۔ جب وہ مانتے ہیں تو یہ کیوں نہیں مانتیں گے؟ — اب اگر یہ ان کا دھرم چھوڑ دیئے ہوں تو یہ کس لئے ہوں تو اعلان کریں کہ ہم ان کا دھرم چھوڑ چکے ہیں وہ لکھتے ہیں۔ — (دیوبندی کی عبارت جلدی نکلتی بھی نہیں) — ٹر کے مارے دیوبندی عقیدہ چھپ کے رہتا ہے۔ جلدی نکلتا ہی نہیں ہے) — ہاں سنئے۔ وہ لکھتے ہیں:

”جو شخص علم غیب کا قائل ہو اور احمد رضا سے عقیدت رکھتا ہو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔“

الجواب: — وہ شخص مبتدع ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

یعنی، مسلمان ہے وہ۔ اس لئے کہ مکروہ تحریمی ہوتی ہے نماز مسلمان کے پیچھے۔ تو وہ ہم کو فاسق کہتا ہے۔ مگر مسلمان مانتا ہے۔ اس کا گرو تو مسلمان مانتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ کافر ہے۔ تو پہلے تو یہ کہہ کر کہ ہمارے گرو نے غلط لکھا ہے۔ یا — تم کہو کہ ہم نے غلط کہا ہے۔

ہاں بھائیو! آپ نے جو تحذیر الناس مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے اوپر تہمت، جو الزام رکھا

دیوبندی مناظر

ہے مولانا نانوتوی کی یہ کتاب ہے ص ۱۳ سے آپ نے یہ عبارت پڑھی تھی اور یہ اردو کی کتاب ہے۔ اردو جہانے والا اسٹیج سے کتاب لے کر دیکھ سکتا ہے مطبع الرحمن صاحب کافراٹ۔ اور ان کی چال کو پکڑ سکتا ہے۔ دیکھئے کیا لکھا ہوا ہے ”اور اگر اسی طرح، — اگر فرض کیجئے، — اسی طرح اگر فرض کیجئے، اور اگر اسی طرح فرض کیجئے، — تو دو جگہ پر اگر ہے ”فرض کیجئے۔ اس نے کہی یہی بات، ”فرض کیجئے اس زمین میں یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ کا محتاج ہو گا۔“ پھر بھی وہ حضور کا محتاج ہو گا۔ — اگر مگر

کے باوجود۔ تو آپ اس کتاب کو دیکھئے سبھا پتی کو اس میں "اگر" اور "بالمقرب" ہے یا نہیں؟ اگر دیکھ کر فیصلہ کریں کہ انہوں نے اس کو چھوڑ کر، ملا کر اپنے گھر سے مطلب بیان کر دے کہ یہ مطلب نکلتا ہے۔ میں پوچھتا ہوں۔ آپ سے مطلب کون دریافت کرتا ہے؟ کتاب موجود ہے۔ اس سے ہی مطلب نکالا جائے گا۔ سیدھی سی بات یہ ہے کہ اپنے اعلیٰ حضرت کا ایمان ثابت کیجئے۔ آپ نے اس میں بھی فراڈ کیا ہے۔ مطلب۔ مطلب۔ میں پوچھتا ہوں کہ آپ کو مطلب بیان کرنے کا حق کس نے دیا اور ہم کو مطلب کس نے دیا؟ جو چیز لکھی ہوئی ہے اس کو پیش کیجئے۔ آپ نے دیکھا اب تو آسمان، زمین مولوی صاحب کو دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ بے چارے آسمان، زمین بھی بدحواسی میں بھول گئے۔ آئے تھے بہت گرجتے ہوئے۔ مگر اب قدم ڈگمگا رہا ہے۔ نکلے کیوں نہیں دیوبندی۔ گھس گیا آپ کے گھر میں بھی دیوبندی؟ یہ بدحواسی کیوں طاری ہو رہی ہے آپ پر؟ آپ نے یہ بتایا کہ احمد رضا خاں صاحب نے یہ لکھا ہے کہ چار دن میں زمین بتائی گئی۔ تو چار دن کا مطلب کیا ہوا؟ کہ دو دن میں زمین اور دو دن میں زمین کے سارے تعلقات۔ میں نے یہ کب کہا تھا؟ ٹیپ ہو رہا ہے۔ اور اس میں دیکھئے زمین کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ آسمان کی۔ یہی مولوی صاحب کو زمین آسمان نظر نہیں آ رہا ہے۔ حدیث دکھاؤ۔ آئے تھے بڑے مناظرہ میں گرج کر۔ مناظرہ کا ڈھونگ رپتے تھے کہ کوئی مناظرہ کرے۔ مناظرہ کر لے۔ یہ کوئی آٹا چاول کی دکان ہے؟ پڑھ لکھ کر آیا ہوتا۔ پگڑی باندھتے عالم ہو جاتا ہے؟ شیروانی پہننے سے عالم ہو جاتا ہے؟ دیکھنے سے عالم ہو جاتا ہے؟ علم سینہ میں ہوتا ہے نور نبوت..... شیر گرجتا ہے پوری دُنیا اُسے اسلام کے اندر کہ ہمارا ایمان کہ

دنیا کے جس کونے میں جاؤ ہمارا ایمان ثابت ہوگا۔ تمہارا وہ ایمان ہے کہ مرنے کے درجے میں ہی بند رہے گا۔ تم ہندوستان کے باہر نہیں نکل سکتے تم مدینہ میں اپنا ایمان نہیں ثابت کر سکتے، تم مکہ میں ایمان نہیں ثابت کرتے۔ انڈونیشیا میں نہیں کرتے۔ تبت و جاپان میں نہیں کرتے اور عالم آخرت میں حوض کوثر پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے۔ ان کو نکالو سحقا سحقا۔ انہوں نے میری شریعت کو دنیا میں ملایا میٹ کیا تھا۔ میرے خلاف نئی شریعت بنائی تھی۔ نکالو فرشتو! کیونکہ ایسوں کو ہم حوض کوثر کا پیالہ نہیں پلائیں گے۔ تو یہ وہاں سے نکلیں گے۔ کیا؟

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے جام کوثر کا پلا احمد رضا بریلی کا کیا عقیدہ ہے کہ قیامت کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے کوثر نہیں پئیں گے۔ اس لئے حضور تو ان کو پہچانتے ہیں نا۔ کہ یہ فراڈی لوگ ہیں۔ نکالو ان کو۔ نکالو۔ یہاں سے نکالو! یہ کہاں سے پاگل بن کر آ گیا ہے۔ یہ فراڈ کرنا چاہتا ہے۔ یہ میرا نہیں۔ نکالو! تو یہ کہیں گے کہ اچھا اب حوض کوثر کا جام ہم کہاں سے پئیں گے؟

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے جام کوثر کا پلا احمد رضا تم تو ساقی کوثر احمد رضا کو ماننے والے ہو۔ تم نے حضور کے مقابلے میں ایک ساقی کوثر بنا رکھا ہے۔ عام مسلمانوں کو تم کہتے ہو کہ وہ اعلیٰ حضرت تھے حضور پر نور تھے۔ ہم کہتے ہیں ہمارے حضرت سب سے بڑے آقائے نامدار سرور کو نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان سے اعلیٰ کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہ المفوظ ہے اس پر یہ الزام نہیں تھا کہ زمین چار دن میں پیدا کی گئی اور یہ خالص صاحب نے نہیں لکھا ہے۔ یہ دیکھئے ارشاد۔ یہ حصہ اول ہے۔ المفوظ میرے ہاتھ میں۔

کھلی دعوت ہے سبھا پتی صاحب اردو جاننے والے کو۔ آپ خود پڑھ لیجئے۔
مطلب آپ خود سے نکال لیجئے۔ مطلب یہ ہے۔ مطلب یہ ہے۔ اب مطلب نکلنے
لگا۔ گرج برس اب کہاں چلی گئی؟ اے تم بھی اگر پڑھ رکھتے ہو تو ہاتھ کنگن کو
آرسی کیا ہے؟ دعوت دیجئے یہ کتاب ہے پڑھ لیجئے، دیکھ لیجئے۔ یہی مطلب
نکلتا ہے۔ اور جو کچھ آپ بول رہے ہیں، ٹیپ ہو رہا ہے، اور جو کچھ میں بول
رہا ہوں، ٹیپ ہو رہا ہے۔ میں نے زمین کے بارے میں سوال
نہیں کیا تھا۔ آسمان کے بارے میں۔ خاں صاحب نے آسمان کے اوپر حملہ
کیا ہے۔ آسمان پر جو حقو کتاب ہے، اس کا حقو آسمان پر نہیں پہنچتا ہے۔ چہرے
پر آتا ہے۔ علمائے دیوبند پر جو کفر کا فتویٰ لگا کتاب آسمان پر حقو کنے کسے
کوشش کرتا ہے، وہ حقو کہاں آکر گرے گی؟ چہرے پر گرے گی۔ چہرے مسخ
ہو جائیں گے تمہارے۔

یہ دیکھئے۔ ارشاد! رب العزت تبارک وتعالیٰ نے چار دن میں آسمان
چار دن میں آسمان، مطیع الرحمن صاحب! زمین و آسمان پہچانتے ہیں کہ نہیں
پہچانتے؟ نہیں پہچانتے تو طاہر حسین پہچان کر اداے گا۔ بدحواس نہ ہوئے۔
آپ کے احمد رضا خاں صاحب دعویٰ کر رہے ہیں آسمان کے چار دن میں پیدا کرنے
کا۔ رب العزت تبارک وتعالیٰ نے چار دن میں آسمان اور دو دن میں زمین۔
زمین کو کس دن میں؟ دو دن میں۔ یہ بھی جھوٹ۔ اس لئے کہ زمین کو اللہ نے
چار دن میں۔ دو دن میں زمین۔ دو دن میں پہاڑ دریا وغیرہ، تو زمین کو کل ملا کر
چار دن میں۔ پتہ چلا کہ اس کا بھی انکار کیا انہوں نے۔ یہاں دو۔ دو
کفر ہے۔ خانصاحب پر ڈبل کفر پڑھا ہوا ہے۔ حدیث کا دونوں جگہ انکار کیا ہے
انہوں نے۔ قرآن کی دونوں آیتوں کا انکار کیا ہے۔ حدیث میں کہا کہ زمین کو

کل ملا کر چار دن میں ہم نے بنایا۔ انہوں نے کہا زمین دو دن میں۔ حدیث
میں کہا کہ آسمان کو دو دن میں۔ "نقصہ من سبع سموات فی یومین" دو دن
میں اللہ نے آسمان کو پیدا کیا ہے۔ کل دو دن۔ ایک دن میں آسمان۔ ایک
دن میں چاند ستارے وغیرہ۔ دو دن میں آسمان یہ قرآن کا فیصلہ ہے۔ اس کے
خلاف کوئی حدیث نہیں۔ دو دن میں آسمان اور دو دن میں زمین۔ یکشنبہ تا چہار
شنبہ آسمان۔ مولوی مطیع الرحمن صاحب بولو! کتاب ذرا پڑھ لو! یہ مکتب عشق
ہے۔ یہاں فراڈ نہیں چلے گا۔ یہ میلاد کی مجلس نہیں ہے۔ یہ بیروں۔ مریدوں کا حلقہ
نہیں ہے۔ یہ طالب علموں کی جماعت نہیں ہے۔ کچھ پڑھ لکھ کر آئے ہو؟ آسمان
زمین بھی نظر نہیں آتا۔ چشمہ تو انا کر دیکھ لو۔ نہیں سمجھ میں آتا تو پلنے مولویوں سے
پوچھو۔ پوچھو! یہ ہے "الملفوظ" سبھا پتی صاحب اور ہر اردو جاننے والے
سے میرا دعویٰ ہے۔ احمد رضا خاں صاحب نے کیا لکھا؟ چار دن میں آسمان۔ اور
چار دن میں جو آسمان پیدا کیا۔ وہ خاں صاحب بریلوی تشریح کرتے ہیں۔ چہار
شنبہ، یکشنبہ، تا چہار شنبہ۔ یکشنبہ تا چہار شنبہ۔ یکشنبہ ایک، دو شنبہ دو، سہ شنبہ
تین، چہار شنبہ چار۔ چار دن میں کیا لکھا ہے خانصاحب نے؟ آسمان اور یہ
کیا دکھا رہے ہیں؟ حدیث میں ہے کہ چار دن میں زمین۔ تو ہم کہاں کہتے ہیں
کہ چار دن میں زمین نہیں۔ فراڈ مت کرو۔ دھوکہ نہ دو۔ کافر بنانے والو! کفر
کے دلدل میں پھنسے ہو۔ آسمان پر حقو کنے والو، آسمان پر حقو کیا جانا نہیں کرتا،
حقو کنے والے کے چہرے پر آیا کرتا ہے۔ بہت دنوں تک ہم نے تمہاری جہالت کو
چھپایا۔ بہت دنوں تک ہم نے تمہارے فراڈ پر پردہ ڈالا۔ تاکہ ہندوستان
کے مسلمان، ٹکڑیوں میں نہ بٹے۔ تلواروں میں نہ آجائے۔ میدان میں ہچکیاں
نہ چھوٹنے لگے۔ فراڈی نہ بننے لگے۔ لیکن افسوس تم نے اپنی جہالت سے

اپنی دال، روٹی کے لئے، اپنی دکان چلانے کے لئے عمامہ پگڑی باندھ کر تم مولوی بنے رہے۔ بڑے قابل ہو۔ آج تمہیں آٹے دال کے بھاؤ کا پتہ لگ جائے گا۔ آج ظاہر کیا وی سے پالا پڑا ہے۔ اس ملک میں کون ہے بریلی جماعت میں جو طاہر حسین کے مقابلہ میں کھڑا ہو جائے۔ مطیع الرحمن صاحب ہوش ٹھیک کر لو، ہوش ٹھیک کر لو۔ خانصاحب پر دو کفر عائد ہوا اسی بنیاد پر۔ پہلی بنیاد تو یہ کہ قرآن میں حدیث میں بتایا کہ زمین چار دن میں۔ خانصاحب نے کہا آسمان دو دن میں۔ قرآن نے کہا آسمان دو دن میں۔ خانصاحب نے کہا چار دن میں۔ یہ دیکھ لیجئے یہ ہے "الملفوظ" سبھانپتی صاحب اس کو دیکھ لیجئے ذرا۔ ارے دیکھ لو بھائی! طاہر حسین مطلب نہیں بیان کرے گا۔ مطلب ہے۔ مطلب نہیں مطلب کسی کی بات کا تم مطلب بیان کرو۔ کیا حق پہنچتا ہے؟ جس کی بات ہے وہ مطلب بیان کرے گا۔ یہ خانصاحب نے کیوں لکھا ہے چار دن میں آسمان؟ اور چار دن کون؟ یکشنبہ تا چہار شنبہ۔ چار دن میں آسمان دو دن میں زمین۔ اور قرآن نے کہا دو دن میں آسمان۔ لہذا جو اس کا انکار کیا تو کافر۔ پھر قرآن نے کہا۔ حدیث نے کہا چار دن میں زمین۔ خانصاحب نے کہا دو دن میں۔ یہ بھی انکار کیا تو کفر ہوا۔ غرض شریعت کے فیصلہ کو جھٹلانے والا کیسے مسلمان ہو سکتا ہے؟ یکے ہم اس کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ مسلمان ہے؟ اگر کسی عالم نے اس کو کافر نہیں کہا تو اس عالم تک ان کی یہ بات پہنچی کہ نہ پہنچی۔ کوئی گھر میں بیٹھ کر حدیث و قرآن کا انکار کرتا رہے تو ہم کو کیا پتہ؟ جب ہمارے پاس آئے گا تب ہمیں فتویٰ لگانے کا حق ملے گا۔ بات کو سمجھنے کی کوشش کیجئے

اور میں نے یہ بھی کہا تھا کہ ڈاڑھی منڈانے والے پر وہ کون سی قرآن

کی آیت ہے۔ جس میں اللہ نے لعنت بھیجی ہو۔ اس کو تو مطیع الرحمن صاحب بھول گئے۔ بے چارے بھول گئے۔ یہ ہے احکام شریعت حصہ دوم ص ۳۳ یہاں اسٹیج پر موجود ہے۔ خانصاحب کا اپنا فتویٰ ہے ڈاڑھی منڈانے والے اور کترانے والے پر۔ خانصاحب کہتے ہیں کہ قرآن میں لعنت ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں ڈاڑھی منڈانے والے اور کترانے والے پر قتل کی وعید ہے۔ قتل کرنے کی دھمکی اللہ کے رسول نے دی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ فراڈی آدمی ہے۔ یہ حدیث قرآن کے خلاف کرتا رہتا ہے اپنے گھر سے باتیں نکالتا ہے۔ دکھاؤ مولوی مطیع الرحمن صاحب ہتھار اسٹیج پر جتنے علماء ہیں وہ اللہ کے رسول کی کون سی حدیث ہے؟ حدیث کی کس کتاب میں ہے؟ کہ ڈاڑھی منڈانے والے پر اللہ کے رسول نے قتل کی دھمکی دی ہے۔ غضب کی بددعا دی ہے قرآن کی وہ کون سی آیت ہے؟ جس میں اللہ تعالیٰ نے ڈاڑھی منڈانے والے پر لعنت بھیجی ہے تو جو سچا قرآن ہے اس کا انکار کر کے کافر ہوئے اور جھوٹی چیز کو قرآن بتا کر اس کا اقرار کر کے کافر ہوئے۔ بتاؤ ابھی تو تین ہی کفر آئے ہیں اور کفر تو آپ کے بہت سے نظر آرہے ہیں۔ اللہ اللہ ان دلائل سے نکلو تو آگے دیکھو تو کیا کیا مطلب سامنے آتا ہے؟۔۔۔ ابھی تو بے چارے آسمان، زمین تانچنے لگے۔ آسمان کو زمین، زمین کو آسمان ایسی بدحواسی ایسی بدحواسی کی کیا بات ہے؟۔۔۔ ذرا دل و دماغ کو کنٹرول میں کیجئے۔ ہوش و حواس میں رہئے۔ اور پھر میں ایک بار سبھا پتی سے بھی اور جو لوگ سمجھدار ہیں ان سے بھی، مطلب نہیں۔ کتاب پیش کرو۔ اور دیکھ لیجئے۔ ہاتھ میں اردو کتاب ہے۔ کیا اس میں لکھا ہوا ہے؟ لکھا ہوا ہے۔ اگر، بالفرض۔

مناظر اہل اہلسنت حضرات! آپ لوگ دیکھ رہے ہیں کہ سب سے پہلے میرا سوال تھا کہ نبی کے بعد پھر نبی کے آنے کی بات

کہی ہے انہوں نے۔ نیابی آنے کی بات کہی ہے۔ اس کا صحیح جواب نہیں دیا۔ البتہ یہ کہا کہ ”اگر لکھا ہے۔ بالفرض لکھا ہے۔ ارے لکھا تو ہے کہ نیابی ہوگا۔“ اگر لکھا ہے کہ ”بالفرض لکھا ہے۔ مگر نیابی کے آنے کی بات لکھا ہے یا نہیں لکھا ہے؟“ تم نیابی مانے یا نہیں مانے؟ اور لکھا ہے کہ نیابی آجائے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ جب فرق نہیں پڑے گا تو خرابی نہیں ہوگی، اچھا ہوگا۔ تو تمہارا دھرم یہ ہوا کہ نیابی آنا اچھا ہے۔ اور جو کہے کہ نیابی آنا اچھا ہے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

دوسری بات میں نے یہ کہی تھی کہ ان کا کلمہ ”نیا ہے“ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اشرف علی رسول اللہؐ اس کا کوئی جواب دیا؟ نہیں دیا۔

تیسری بات یہ کہی تھی کہ ان کا درود نیا ہے ”اللہم صل علی سیدنا محمدؐ“ مولینا اشرف علیؑ اس کا بھی کوئی جواب نہیں دیا۔

چوتھی بات یہ کہی تھی کہ یہ لوگ امتی کے عمل کو نبی کے عمل سے زیادہ بتاتے ہیں اس کا بھی کوئی جواب نہیں دیا۔

پانچویں بات یہ کہی تھی کہ یہ لوگ اپنے کو استاد اور نبی کو اپنا چیلہا بتاتے ہیں اپنے کو گرو اور نبی کو شاگرد بتاتے ہیں۔ اور ایسا کرنے والا مسلمان نہیں۔ تو وہ ان باتوں کو مان لیا کہ نہیں مانا؟ ابھی تک مانے رہا۔ ابھی تک ان باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔

اور انہوں نے زمین والی جو بات کہی تھی کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے یہ لکھا ہے کہ چار دن میں آسمان اور دو دن میں زمین۔ ہے نا بھائی! — ایک بات بولو! یہ ہے ہماری کتاب ”الملفوظ“ جس کا انہوں نے حوالہ دیا۔ جس کتاب کا نام لیا انہوں نے۔ یہ ہے اس کتاب کا حصہ اول اور یہ بھی ہے

کہاں؟ مکتبہ مشرق کا نمبر ٹولہ بریلی شریف۔ سمجھ میں آئی بات۔ یہ ہے ہماری کتاب۔ یہ کتاب بریلی شریف میں چھپی ہے۔ اور یہ بھی ”الملفوظ“ اس کو چھاپا ہے کون؟ مکتبہ الجیلانی محلہ کوٹ غزنی سنبھل ضلع مراد آباد۔ اس کو دوسرے لوگوں نے چھاپا ہے۔ تو کتاب تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی ہے مگر چھاپا ہے دوسرے لوگوں نے۔ آپ لوگ بتاؤ! کبھی کبھی پرنٹ کی غلطی ہوتی ہے کہ نہیں؟ پرنٹ کی غلطی ہو جاتی ہے۔ ورنہ یہی کتاب ہماری جو بریلی میں چھپی ہے اس میں صاف لکھا ہے۔

”و رب العزت تبارک و تعالیٰ نے چار روز میں زمین اور دو دن میں آسمان یکشنبہ تا چہار شنبہ زمین، پنجشنبہ تا جمعہ آسمان۔ نیز اس جمعہ میں بین العصر والمغرب آدم علی نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا (مٹ)“

یہی قرآن کی تفسیر اور حدیث میں ہے کہ چار دن میں زمین اور دو دن میں آسمان۔ تو ہماری کتاب جو چھاپ لی سنبھل والوں نے۔ یا ہو سکتا ہے انہی لوگوں نے چھاپ لیا ہو۔ پیسہ دے کر کاتب کو سمجھا دیا ہو۔ اور لکھ دیا ہو اللہ! — ہم کہتے ہیں وہ غلط چھپا ہے تم بھی اپنی کتاب کے بارے میں کہہ دو کہ قاسم نانوتوی نے غلط لکھ دیا ہے۔ ذرا کہہ کے دیکھو۔ ہم تو کہتے ہیں کہ کاتب نے غلط لکھ دیا ہے۔ جو صحیح ہے وہ، یہ ہے۔ اور جو غلط ہے وہ، وہ ہے۔ تم بھی بول دو کہ یہ صحیح ہے وہ غلط ہے۔

حضرات! انہوں نے فراڈ کرنے کی کوشش کی ہے جو بات غلط چھپ گئی ہے ہم کہتے ہیں کہ وہ ہمارے گھر کی بات نہیں۔ کاتب نے، پرنس والے نے غلط چھاپ دیا ہے۔ ہمارے گھر کی بات یہ ہے جو قرآن کے، حدیث کے، تفسیر کے مطابق ہے۔ اگر تمہاری کتاب غلط ہے تو لکھ دو کہ وہ باتیں جو لکھی ہیں کاتب نے غلطی کی ہے۔

اور میرے بھائی! انھوں نے یہ کہا کہ بریلی والوں کا عقیدہ ہے کہ جام کوثر نبی نہیں پلائیں گے۔ مولانا احمد رضا پلائیں گے۔ یہ جھوٹ ہے کہ نبی نہیں پلائیں گے، اور امام احمد رضا پلائیں گے۔ پتہ نہیں کس ایرے غیرے کی بات کی ہے ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہیں وہ ہمارے ذمہ دار علماء کی کتاب دکھائیں، میں تو اُن کی کتاب دکھاتا ہوں۔ اُن کے گرو کی۔ اُن کے پیشوا کی، اُن کے مقتدر کی۔ دکھاتا ہوں۔ اور یہ، یہاں وہاں سے پلٹا بازی کھاتے ہیں اور زبانی بات کرتے ہیں۔ ارے پڑھے لکھے ہوتے، تو کتاب کی بات کرتے۔ سُن سُنائی بات نہیں کرتے۔ پتہ نہیں کہاں سے سُن لیا۔؟ کہیں سے قوالی سُن لی۔ یا۔ ڈفلی کی آواز؟ آگیا مناظرہ کرنے کے لئے۔ کتاب لے کے آئے ہوتے۔ جیسے میں آیا ہوں۔ جو بات کہتا ہوں کتاب کی روشنی میں کہتا ہوں۔ کتاب دکھاتا ہوں کہ کتاب میں کیا لکھا ہے؟

اب اس کے بعد اور سُنو! اب ان کی کتاب اور دیکھو! میرے بھائی! یہ ان کا رسالہ ہے۔ ”ہفت روزہ الجمعیت“ دہلی ۱۵ فروری ۱۹۴۲ء ص ۱۲ کالم ۲، مسلمانو! پہلے ذرا یہ سن لو، یہ سمجھ لو۔ بوجھ لو کہ گوتم بدھ، رام، کرشن کنہیا پیغمبر نہیں تھا۔ پیغمبر حضرت آدم تھے، حضرت موسیٰ تھے، حضرت عیسیٰ تھے، گوتم بدھ کو ہم نبی نہیں مانتے، رام اور کرشن کو نبی نہیں مانتے۔ مگر ان کا دھرم یہ ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

”دیوبند کے علماء کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ رام کرشن اور گوتم بدھ مسلمانوں کے لئے اتنے ہی مقدس ہیں۔ جتنا کہ حضرت محمد ہیں۔“

توبہ توبہ استغفر اللہ۔ معاذ اللہ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی اور رام، کرشن گوتم بدھ برابر ہونگے؟۔ ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ آگے لکھتے ہیں:

”انہوں نے کہا چونکہ قرآن میں تمام پیغمبروں کے نام نہیں دیئے گئے ہیں اس لئے یہ اغلب ہے کہ رام، کرشن وغیرہ بھی پیغمبر ہوں اور کم سے کم ان میں سے ایک یعنی گوتم بدھ تو ضرور پیغمبر ہیں۔“

یعنی نیچوٹی نبی ہیں۔ یسے ان کا دھرم کہ گوتم بدھ تو ضرور پیغمبر ہے۔ نیچوٹی نیچے۔ میرے بھائیو! یہ ہے ان کا دھرم۔

اور ان کا دھرم ابھی کیا دیکھے ہو۔ ابھی تو پیغمبر کی بات کر رہے تھے۔ آگے بڑھو۔ چلنے مولوی کے بارے میں لکھا ہے کہ ”ظلی و مجازی خدا تھے،۔ جیسے ہندوؤں کے ہاں ہے۔ کہ خدا رُوپ بدل کے آجاتا ہے۔ ایسے ہی ان کا دھرم ہے کہ خدا رُوپ بدل کے آگیا تھا۔ دیکھو کتاب ان کی۔ ”شیخ الاسلام نمبر مولانا حسین احمد کے مرنے کے بعد الجمعیت نے ان کی سوانح حیات پر شکل ایک نمبر نکالا ہے۔ اس میں لکھا ہے ص ۵۹ کالم ۱۱

”تم نے کبھی چلنے خدا کو بھی پانے گلی کوچوں میں چلتے پھرتے دیکھا ہے؟ کبھی خدا کو بھی اس عرش عظمت و جلال کے نیچے فانی انسانوں سے فروتنی کرتے دیکھا ہے؟ تم کبھی مقصور بھی کر سکتے کہ رب العالمین اپنی کربالیوں پر پردہ ڈال کے تمہارے گھروں میں بھی آکر رہے گا؟ تم سے ہمکلام ہوگا؟ تمہاری خدمتیں کرے گا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ایسا نہ کبھی ہوا ہے نہ کبھی ہوگا۔ تو پھر کیا میں دیوانہ ہوں۔ مجذب ہوں کہ بڑا ناک رہا ہوں؟ نہیں بھائیو۔ یہ بات نہیں ہے۔ سڑی ہوں نہ سودائی۔ جو کچھ کہہ رہا ہوں سچ ہے حق ہے مگر سمجھ کا ذرا سا بھیر ہے۔ حقیقت و مجاز کا فرق ہے محبت کا معاملہ ہے محبت میں اشاروں کنایوں سے ہی کام لینا پڑتا ہے۔ محبت بے پردہ سچائی کو کبھی گوارہ نہیں کرتی۔ کچھ بند بند، ڈھکی ڈھکی، چھپی چھپی باتیں

ہی محبت کو اس آتی ہیں۔

مسلمانو! ان کے دھرم کے مطابق ان کا خدا گلی کوچوں میں گھومتا پھرتا ہے آدمی کے سامنے عاجزی کرتا ہے۔ ہاتھ جوڑتا ہے ان کی خدمت کرتا ہے اور پیر دبا دیتا ہے۔ مگر یہ باتیں یہ کھل کر نہیں کہتے۔ اشاروں کنایوں میں کہتے ہیں۔ کیونکہ کھل کر بولیں گے تو پبلک بگڑ جائے گی۔

اولیٰ مولیٰ بن احمد ہی نہیں، ان کے لگاتار کئی خدا ہیں۔ جو روپ بدل کے بھیس بدل کے ہندوؤں کے بھگوان کی طرح ان کے ہاں آتے جتے ہیں۔ یہ دیکھئے ان کی دوسری کتاب ہے "امداد المشتاق" ص ۱۸۳ اس میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ فلاں جگہ ایسا ہوا کہ ایک جہاز الٹ رہا تھا جس میں ہم بھی تھے تو ہم نے اپنے پیر کو پکارا۔ تو جیسے ہمارا پیر چلا آیا اور آنے کے بعد ایسا لگا کہ خیب سے آکر اس نے ہمیں بچالیا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد جب ہم پیر کی بارگاہ میں پہنچے اور پیر سے بتایا کہ ایک موقع پر ہم نے آپ کو پکارا تھا تو ایسا ہوا تھا اس کے جواب میں پیر نے کیا کہا سنو!

و مجھ کو کیا معلوم فاعل حقیقی خداوند کریم ہے کیا عجب ہے کہ صحیح ہو

دوسروں کے لباس میں آکر خود مشکل آسان کر دیتا ہے اور نام ہمارا اٹھاتا

ہوتا ہے۔ (امداد المشتاق)

مسلمانو! کیا سمجھ آپ؟ یہ دوسرے کے لباس میں کون آتا ہے؟ اللہ!

اُن کا دھرم ہے کہ اللہ دوسرے کے لباس میں آکر، دوسرے کا بھیس بدل کر، دوسرے کی شکل بنا کر، دوسرے کا کپڑا پہن کر آتا ہے اور مدد کرتا ہے یعنی تم نے ہم کو جو مدد کرتے ہوئے دیکھا تھا وہ ہم نہیں تھے بلکہ خدا تھا۔ خدا نے ہمارا بھیس بدل کر تمہاری مدد کی تھی۔ ہم، ہم نہیں۔ بلکہ ہم، خدا ہیں۔ یہ

ہے اُن کا دعویٰ۔ کہیں تو مرید پیر کو خدا کہتا ہے اور کہیں پیر اپنے کو خدا کہتا ہے۔ لوگو! دیوبندی وہ ہے کہ ان کا نبی نیا، کلمہ نیا، درود نیا اور خدا بھی نیا۔ مولوی اشرف علی ان کا نبی، حسین احمد ان کا خدا۔ اب بتاؤ ہم کیسے ان کو مسلمان مانیں؟ اور کیسے اُن کے پیچھے نماز پڑھیں؟ بہر حال میرے بھائی! اب پھر میری باتوں کو یاد کر لیجئے۔ کلمہ سے متعلق بات کا جواب ابھی تک نہیں دیا ہے۔ درود سے متعلق بات کا جواب ابھی تک نہیں دیا ہے۔ نیا نبی کے بارے میں کہا کہ لکھا تو ہے۔ لیکن "اگر مگر" کے ساتھ لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں "اگر مگر" ہی کے ساتھ لکھا ہے۔ لیکن یہ بھی لکھا ہے کہ "فرق نہیں پڑے گا"۔ اگر یہ لکھتے کہ ہو جائے تو فرق پڑ جائے گا۔ خاتمیت محمدی ختم ہو جائے گی، تب کوئی بات ہوتی۔ جیسے قرآن نے فرمایا ہے۔ اگر کسی خدا ہوتے تو زمین آسمان فنا ہو جاتے۔ ایک خدا ہے تو زمین و آسمان ہے۔ کسی خدا ہوتے تو ختم ہو جاتے۔ اسی طرح یہ لکھتے کہ نیا نبی آجائے تو فرق پڑ جائے گا۔ خاتمیت محمدی ختم ہو جائے گی، تب بات ہوتی۔ مگر تم لکھتے ہو کہ فرق نہیں پڑے گا یعنی نبی آجائے تو اچھا ہو گا۔ تم تو نئے نبی کے آنے کو اچھا مان رہے ہو۔ ٹھیک مان رہے ہو۔ اسی لئے حقیقتاً اس کا بھی جواب نہیں ہوا۔ اور میں نے ان کی کتاب سے ان کے خدائی دعویٰ کرنے کے بارے میں دکھا دیا۔ اس کا بھی جواب اس کے ذمہ ہے۔ میں نے اردو سکھانے کے تعلق سے جو بات کہی تھی اور کتاب میں دکھا دیا تھا کہ انہوں نے نبی کو

اسی طرح لوگ ان کو نبی بھی کرتے تھے جیسا کہ شیخ الاسلام نمبر ۱۱ میں ہے

مختصر الہامات محمد و جہانم ————— تاہو اولاد اللہ ذاتان خضر و استجد

یعنی لوگوں نے حضرت کے بعد وہی لوگوں اور بیانیوں کو جکایا یا تلبسوا اور منہ کے بل کو کہہ کر پڑے۔

محبت کرتا ہے وہ اسی کے علم کو زیادہ بتاتا ہے اور اسی کا گن گاتا ہے — ہم نبی سے محبت کرتے ہیں، نبی کا علم زیادہ بتاتے ہیں — وہ شیطان کے پیجاری ہیں، تو شیطان کا علم زیادہ بتاتے ہیں — مسلمانو! فرق سمجھ جاؤ! بریلوی و دیوبندی میں فرق سمجھ لو۔ ہم نبی کے ماننے والے ہیں نبی کا علم زیادہ بتاتے ہیں۔ وہ شیطان کے ماننے والے ہیں شیطان کا علم زیادہ بتاتے ہیں۔

اور سنو! یہ ان کی ایک نئی کتاب ہے۔ نام ہے "حفظ الایمان" کتاب کا نام ہے "حفظ الایمان" اس کتاب کے ص ۱ میں لکھا ہے؟

وہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید درست ہو تو دریافت طلب امر یہ کہ اس غیب سے مراد بعض ہے یا کل۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ایسا علم تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و عیون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے،

یعنی نبی کی طرح علم بچہ کو بھی ہے، پاگل کو بھی ہے تمام جانوروں کو بھی ہے۔ بیل کو بھی ہے، گدھے کو بھی ہے استغفر اللہ! ثم استغفر اللہ! نبی کا علم اور جانور کی طرح ہو۔ ارے! جانور کا علم جانور کی طرح ہوگا۔ نبی کا علم جانور کی طرح نہیں ہو سکتا، اور جانور کا علم نبی کی طرح نہیں۔ اور جو آدمی ہوگا وہ نبی کا علم جانور کی طرح نہیں مانے گا، اسی طرح جانور کے علم کو نبی کے علم کی طرح نہیں مانے گا۔ ہاں! جو جانور ہوگا وہ نبی کا علم جانور کی طرح۔ یا۔ جانور کا علم نبی کی طرح مانے گا۔ — الحمد للہ اہل سنت والجماعت النسان ہیں۔ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ ان کا کلمہ پڑھنے والے ہیں اس لئے ان کے

اپنا شاگرد اور اپنے کو نبی کا استاد بتایا ہے اس کا بھی کوئی جواب نہیں دے سکے۔

اب اس کے بعد ایک نیا انکشاف کرنے جا رہا ہوں۔ آج دنیا میں سب اپنے اپنے باپ کی تعریف کرتا ہے۔ چور کا بیٹا اپنے باپ کی تعریف کرتا ہے اور ایماندار کا بیٹا اپنے باپ کی تعریف کرتا ہے۔ ہم سنی بریلوی مسلمان اپنے نبی کی تعریف کرتے ہیں — اور دیوبندی اپنے نبی اشرف علی تھاوی کا گن گاتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم سب سے زیادہ ہے اور وہ اپنے نبی تھاوی جی کی تعریف کرتا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ جو جس سے محبت کرتا ہے وہ اس کی تعریف و توصیف کرتا ہے۔ ہم نبی سے محبت کرتے ہیں تو ہم کہتے ہیں سہ

بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر

اے میرے رسول! خدا کے بعد سب سے بڑے آپ ہیں آپ کے برابر کسی کا مرتبہ نہیں — مگر وہ نکھتے ہیں براہین قاطعہ مفہمیں۔

وہ احوال غور کرنا چاہئے کہ شیطان دملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسد سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے؟ شیطان دملک الموت کو یہ وسعت نفس سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کے وسعت علم (یعنی علم کی زیادتی) کی کون سی نفس قطعی ہے؟ کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔،

میرے بھائی! ان کا عقیدہ یہ ہے کہ شیطان کا علم زیادہ۔ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی کا علم زیادہ — واضح ہے کہ جو جس سے

علم کو جانور کے علم کی طرح نہیں مان سکتے۔ اور جانور کے علم کو ان کے علم کی طرح نہیں مان سکتے۔ — مولوی طاہر کے گرو جی نے لکھا ہے۔

”آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید درست ہو تو دریافت طلب امر یہ کہ اس غیب سے مراد بعض ہے یا کل۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص؟ — ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے۔“

اس کا مطلب اُردو میں واضح ہے کہ انہوں نے نبی کے علم کو جانور کے علم کی طرح کہا ہے۔ گدھے کے علم کی طرح کہا ہے — میرے بھائی! جو نبی کے علم کو جانور کے علم کی طرح کہے۔ وہ مسلمان نہیں ہو سکتا وہ قطعاً کافر ہوگا۔ اس لئے اس کتاب کا لکھنے والا اور اس کا ماننے والا اور اس کی طرف سے وکالت کرتے ہوئے مناظرہ کے لئے آنے والا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ کافر و مرتد ہے اور اس کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔

تم کہتے ہو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا پر بھی کفر عائد ہوتا ہے۔ مولوی طاہر! پہلے میں نے تم، اور تمہارے اکابر پر جو کفر عائد کیا ہے تمہاری کتابوں کی روشنی میں، پہلے اس کی صفائی تو دے دو۔ — اپنا ایمان تو ثابت کر دو۔ پھر اعتراف کرنا۔ اور کفریات کی صفائی نہ دے کر اور اپنا ایمان ثابت نہ کر کے سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ پر اعتراف کرنا۔ راہ فرار اختیار کرنا ہے۔ — تم پہلے اپنا ایمان ثابت کر دیتے پھر اعتراف کرتے۔ اپنا ایمان ابھی تک ثابت کر سکتے نہیں۔ — الٹے ہیں سے کہہ رہے ہو کہ اپنا ایمان ثابت کریں۔ — اے ہم تو

مدعی ہیں۔ ہم نے جو دعویٰ کیا تھا کہ تم اور تمہارے اکابر کافر ہیں۔ اسے ثابت کر دکھایا — تم مدعی علیہ ہو۔ تم انکار کرتے صفائی دیتے۔ یا پھر اقرار کر لیتے۔ مگر نہیں۔ الٹے اعتراف کرتے ہو۔

وہی تمہاری یہ بات کہ تمہارے مولینا عزیر الرحمن کو اس کا پتہ نہیں تھا۔ اس لئے انہوں نے ہم کو مسلمان لکھ دیا۔ تو کھل کر کہہ دو کہ ہمارے بڑے مولینا بڑے جاہل تھے۔ دارالعلوم دیوبند کے مفتی اعظم، اتنے بڑے جاہل تھے کہ ان کو پتہ نہیں تھا اور ہم ان سے بڑے قابل ہیں اس لئے ہم کو پتہ چل گیا۔ اے تمہارے گرو جی نے تو فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں لکھ دیا ہے کہ مولینا احمد رضا کے ماننے والوں کے پیچھے نماز جائز ہے اور تم انہیں کافر کہتے ہو۔

میں کہتا ہوں۔ پورے مجمع سے پوچھو۔ پوری دنیا سے پوچھو! وہ بتائیں گے کہ جہاں جھگڑا ہوتا ہے جہاں اختلاف ہو جاتا ہے، وہاں بریلوی امام کے پیچھے دیوبندی مولوی نماز پڑھ لیتا ہے۔ مگر دیوبندی امام کے پیچھے بریلوی کبھی نماز نہیں پڑھتا۔ اس لئے کہ بریلویوں کو دیوبندی مسلمان سمجھتے ہیں اور دیوبندیوں کو بریلوی کافر جانتے ہیں۔ دیوبندی ہمارے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہے اس لئے کہ وہ ہیں مسلمان سمجھتا ہے اگر وہ ہیں مسلمان نہیں سمجھتا تو ہمارے پیچھے نماز نہیں پڑھتا۔ بولو! بریلویوں کے پیچھے نماز بھی پڑھتے ہو اور انہیں کافر بھی کہتے ہو۔ تو کیا تم کافر کے پیچھے نماز پڑھتے ہو؟ جس کی نماز کافر کے پیچھے ہو جائے اس کی نماز نماز ہی کیا ہے۔ ہماری نماز کافر کے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ اس لئے تمہارے پیچھے ہم نماز نہیں پڑھتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک تم کافر ہو۔ پہلے تم اپنا ایمان ثابت کر دو۔ — جب تک تم اپنا ایمان ثابت نہیں کر دیتے۔ اس وقت تک تم کو، ہم پر اعتراف کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ جب تک تم اپنی کفریات کی صفائی نہیں دیتے ہو اس وقت

تک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا پر اعتراض کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔

مسلمانو! یہ لوگ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے میں کس قدر جبری ہیں اور کتنا دلیر ہیں کہ ذرا بھی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ ان لوگوں نے ہمارے نبی کے بارے میں لکھا ہے کہ

”ہر مخلوق بڑا ہوا یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہے“

یہ کتاب تقویۃ الایمان ہے اس کا ص ۳۲ ہے۔ اس کے لکھنے والے دیوبندیوں کے سب سے بڑے گرد و گھنٹال مولوی اسماعیل دہلوی ہیں۔ اس کا واضح مطلب یہ ہوا کہ ما و شما، حتی کہ انبیائے کرام، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی معاذ اللہ جملہ سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔ اور چار عزت والا ہے۔

مسلمانو! جو انبیائے کرام حتی کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چار سے زیادہ ذلیل کہے۔ وہ کیسے مسلمان ہو سکتا ہے؟ اور ہم ان کے پیچھے کیسے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ اس لئے ہم ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ہیں۔

دیوبندی مناظر ہمارے فریق مناظر نے یہ کہا کہ فلاں چیز کا جواب نہیں۔ فلاں چیز کا جواب نہیں ملا تو میں عرض کروں گا کہ جتنا آپ مجھے وقت دیتے جائیں گے اسی کے مطابق ایک ایک چیز کا جواب دیتے جاؤں گا۔ لیکن اس قسم کی گفتگو اور بکواس پر ایک ہی بار جھار ڈو پھیر دی جائے۔ آپ اپنے سوال کا جواب سن لیجئے۔

آپ نے درود پڑھنے کا مسئلہ اٹھایا تھا۔ آپ نے لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کا سوال اٹھایا تھا آپ نے اردو زبان بولنے کا سوال اٹھایا تھا تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ سے میں بار بار کہتا ہوں کہ جن جن کتابوں پر آپ اعتراض کرتے ہیں وہ کتابیں ذرا لوگوں کو دے دیجئے تاکہ وہ لوگ ملائیں

کہ آپ جو بول رہے ہیں وہی الفاظ ان میں ہیں یا اس میں الفاظ کچھ نہیں۔ اور آپ اس کا مطلب بیان کر رہے ہیں۔

مولوی صاحب! ابھی تو آپ کو آسمان کا پتہ نہیں چل رہا تھا۔ میں نے آسمان سے زمین پر اتارا۔ ہوش پر آئے۔ آپ فریب پر فریب دے رہے ہیں ابھی ہوش میں آئیں گے اور کہیں گے کہ پر نظر اور پریس کی غلطی ہے۔ اب میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی آدمی خواب میں یہ دیکھ رہا ہے کہ میری بیوی سامنے ہے اور زبان سے کہہ رہا ہے۔ طلاق دے دیا۔ طلاق دے دیا۔ طلاق دے دیا۔ تو کیا جاگنے کے بعد اس کی بیوی پر طلاق پڑ جائے گی؟ تو خواب دیکھنے والے نے خواب دیکھا۔ خواب بول رہے ہیں۔ ارے آپ کچھ سمجھتے بھی ہیں۔ خواب کو لے کر کود رہے ہیں۔ خواب کی بات نہ کیجئے۔ بیداری کی بات کیجئے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اردو میں بات کیا۔ تو علمائے دیوبند نے یہ کہاں کہاں کہا کہ وہ میرے شاگرد ہو گئے اور میں ان کا استاذ؟ انہوں نے تو یہ کہا کہ اس سے اس مدرسہ کی عظمت کو سمجھو۔ اس مدرسہ کے اندر جو زبان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زبان کو پسند فرمایا۔ جب کسی غلام کو آقا پسند کرے تو غلام کو فخر کرنے کا موقع ہے یا نہیں؟ میں نے تو اپنے آقا کی غلامی پر فخر کیا ہے کہ اردو زبان میں کہاں پڑھایا جاتا ہے؟ دیوبند میں دیکھا کہ سرور کنین صلی اللہ علیہ وسلم اردو بول رہے ہیں۔ اس سے مدرسہ کی عظمت کا پتہ چلا کہ نبی پاک معلم کی نگاہ کرم ہے اس مدرسہ پر۔ اور اس مدرسہ کو شرف قبولیت حاصل ہو گیا۔ اس میں کہاں لکھا کہ آقا غلام ہیں، اور معاذ اللہ اردو میں ہمارے شاگرد ہیں۔ یہ تو تم نے اس میں گھسیرا ہے۔ اپنا گھسیرا چھوڑ دو۔ ہند کرو۔ ورنہ یہاں سے گھسیٹ کر رخصت کئے جاؤ گے۔ اس کتاب کو دکھاؤ۔

ابھی تو آپ ایک ہی کتاب میں پھنسے ہیں۔ آپ نکل نہیں سکتے۔ آپ کو معلوم تھا پہلے سے کہ یہ پرنٹر پریس کی غلطی ہے تو کیوں کہا تھا کہ جو خالص صاحب لکھا ہے وہ حدیث کے اندر موجود ہے۔ پھر آپ یہ سمجھتے ہیں۔ لیکن آج یہ ظاہر عین ہے جس کے چمگل سے نکل نہیں سکتے۔

مجھ سے وہ چھپ سکے بھلا ایسا کہاں کے ہیں

جلوے مری نگاہ میں کون و مکاں کے ہیں
مولوی مطیع الرحمن صاحب پگڑی سنبھالو! چالیس سال سے چھپتا رہا۔ جب علمائے دیوبند نے پکڑا تو اپنی غلطی پریس پر حقوب ہے ہو۔ یہ دیکھو "الملفوظ" ہے دیکھ لیجئے اقبال احمد مہتمم رضوی کتب خانہ بریلی نے چھاپا ہے دیکھئے سوال اور یہ دیکھئے جواب۔ سوال کیا ہے ص ۷ پر جواب ہے "رب العزت تبارک و تعالیٰ نے چار روز میں آسمان" اب دیکھئے یہ وہی کتاب ہے اور اس کی دوسری طباعت ہے۔ مکتبہ کلیمی اہل سنت کا پنور۔ یہ دیکھو! کہاں سے چھپا ہے؟ مکتبہ کلیمی اہل سنت کا پنور۔ یہاں بھی کیا لکھا ہے۔ یہاں بھی دیکھ لیجئے صاف لکھا ہوا ہے اس کے صفحہ ۷ پر لکھا ہوا ہے "رب العزت تبارک و تعالیٰ نے چار دن میں آسمان اور دو دن میں زمین یکشنبہ تا چہار شنبہ آسمان، پنجشنبہ تا جمعہ زمین"۔ یہ دو ہوا اور یہ دیکھو تیسرا نسخہ ہے۔ بجا دو تالی مولوی مطیع الرحمن کے نام پر۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ خاں صاحب کے اوپر ہمالہ جیسا کفر کا پہاڑ کھڑا ہے اور یہ سارے رضا خانی مسلک کے مولوی کفر کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور نکل نہیں سکتے قیامت کی صبح تک۔ وہ قطعاً قرآن کو انہوں نے جھٹلایا اور دونوں چیزیں قرآنی بات کی انکار کی ہیں۔ اب لے بھائیو! اب ایک تیسری چیز جس پر میں نے اعتراض کیا تھا۔

اور ہمارے مولوی مطیع الرحمن صاحب نے کتاب بھی دکھلایا۔ ہمارے لئے ہی فائدہ ہے۔ مولوی مطیع الرحمن صاحب آنکھیں کھول کر دیکھئے۔ یہ ہے "نعمۃ الروح" کہاں کی چھپی ہے یہ؟ دیکھ لیجئے۔ رضوی کتب خانہ مندل خاں بازار بریلی۔ دیکھئے اس کتاب کے اندر احمد رضا خاں صاحب کا مرتبہ بتایا گیا ہے۔ خالص صاحب بریلوی کا کیا درجہ تھا؟ یہ دیکھئے۔ اس کا ص ۱ ہے کتاب کا نام "نعمۃ الروح" مندل خاں بازار بریلی۔

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے جام کوثر کا پلا احمد رضا قرآن نے کہا۔ اللہ نے کہا۔ انا اعطیناک الکوثر۔ اے میرے محبوب! اے میرے پیارے نبی! حوض کوثر آپ کو عطا کیا ہے، اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ قیامت کے روز حشر کے میدان میں پیارے آقا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جام کوثر پلائیں گے۔ تم بریلویوں کا عقیدہ کیا ہے؟ احمد رضا خاں صاحب جام کوثر پلائیں گے۔ اللہ کے پیارے رسول کے مقابلے پر احمد رضا خاں صاحب کو جام کوثر دے دیا ہے۔ اور اتنا ہی نہیں۔ تم اخبار دکھاتے ہو "الجمعیۃ" اخبار ہے۔ مضمون کس کا لکھا ہوا ہے؟ وہ اپنے مسلک کا آدمی نہیں ہے۔ دوسرے اخباروں میں لکھا ہوا ہوتا ہے کہ مضمون نگار کی رائے سے ایڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔ اس کے مضمون نگار کا نام لیا ہوتا۔ مولوی عبدالرزاق طبع آبادی۔ تم نے فراڈ کی راہ اپنایا ہے۔ اس سے بات ثابت نہیں ہو سکتی ہے۔ اور یہ ہے "نعمۃ الروح"۔ چھپی ہوئی کہاں کی ہے؟ بازار مندل خاں بریلی کی۔ یہ لکھتا رضا خانی کھلا ہوا ہے اردو کا شعر، معنی مطلب ہم بیان نہیں کریں گے کہ مطلب یہ ہے مطلب وہ ہے۔ سمجھو اس کا ص ۱ نمبر کیا ہے؟ لکھتا ہے رضا خانی کہ ہمارا عقیدہ کیا ہے؟

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا تیرا اور سب کا خدا احمد رضا
بتاؤ! بریلویوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ان کا خدا احمد رضا ہے۔ ان کا نبی
جام کوثر پلانے والا احمد رضا ہے۔ ہم محمد اللہ ساری دنیا کے اہل سنت،
ساری دنیا کے مسلمان اپنا آخری پیغمبر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو مانتے ہیں۔ جام کوثر ان کے ہاتھ سے نہیں گئے۔ احمد رضا خاں کے ہاتھ سے
نہیں پٹیں گے۔ میرے نبی کو اللہ نے کوثر دیا ہے۔ قرآن نے اعلان کیا ہے
”اَنَا اعطيتُكَ الْكَوْثَرَ“ رضا خانی کہتا ہے۔ جام کوثر کا پلا احمد رضا
بتاؤ! تمہارے مولوی نے اس کا تو بہ نامہ شائع کیا ہے۔ تمہارے خانصاحب
نے اس کے منہ میں لگام ڈالی ہے؟ جو رضا خانی بول رہا ہے تعریف میں۔
کبھی تم نے کہا ہے کہ ہم سے چوک ہو گئی ہے۔ یہاں بھی کہہ دو کاتب دیوبندی
تھا۔ یہاں بھی کہہ دو پریس دیوبندی کا تھا۔ یہاں بھی سر جھکا لو۔ بریلویت
کی کتنی غلطی ہے؟ ارے دن کے اُجالے میں طاہر حسین ننکا کر دے گا۔ محمد اللہ
بڑھا لکھا طبقہ یہاں موجود ہے۔ تمہارا عقیدہ ہے۔

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا تیرا اور سب کا خدا احمد رضا
احمد رضا کو علمانے والو! تمہارا ایمان کہاں سلامت رہ گیا ہے؟
احمد رضا کو ساقی کوثر ماننے والو! تمہارا ایمان کہاں سلامت رہ گیا ہے؟
اسی لئے علمائے دیوبند کہا کرتے ہیں، ”کفر نہیں تو کم سے کم مکروہ تحریمی سے ان
کے پیچھے“ کیونکہ ان کا ایمان سلامت نہیں رہ گیا ہے۔ یہ افترا کرتے ہیں۔ یہ
قرآن کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ قرآن نے کہا دو دن میں اللہ نے آسمان پیدا
کیا۔ احمد رضا خاں نے کہا چار دن میں پیدا کیا۔ قرآن نے حدیث نے کہا۔
چار دن میں زمین اور اس کے متعلقات بنائے۔ احمد رضا نے کہا دو دن میں۔

قرآن نے کہا حوض کوثر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا ہے اور وہی
جام کوثر پلائیں گے مسلمانوں کو۔ اور یہ کہتے ہیں کوثر پلائیں گے احمد رضا خاں
پلائیں گے۔ ساری دنیا کا مسلمان جانتا ہے کہ ہمارا کلمہ ہے
”لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ“ کوئی بھی مسلمان ایک کو چھوڑ کر
دوسرے کو خدا نہیں مان سکتا۔ اور رضا خانی بولتا ہے۔

میرا اور تیرا خدا احمد رضا
تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

یہ کون سی کتاب ہے؟ ہاتھ میں لے کر دیکھو۔ یہ کتاب نعتہ الروح
ہے۔ کہاں کی چھپی ہوئی ہے؟ صندل خاں بازار بریلی دیوبند کی چھپی ہوئی
نہیں ہے۔ ایسے گندے عقیدے دیوبند سے سپلائی نہیں ہوا کرتے ہیں۔
ایسے گھنٹے عقیدے دیوبندیوں کے ہوا نہیں کرتے۔ ہم تو سب کے عاشق و
دیوانے ہیں۔ جان دے سکتے ہیں نبی پر۔ ہم فراڈی نہیں ہیں۔ ہم مکار نہیں
ہیں۔ ہم دغا باز نہیں ہیں۔ ہم اپنے ہاتھ کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اذہاں ہیں
یہ ہمارا طریقہ نہیں اس لئے تمہارا ایمان مکہ میں چلتا ہے۔ ہمارا ایمان
مدینہ میں چلتا ہے۔ ہمارا ایمان نبی پاک کی بارگاہ میں چلتا ہے۔

آپ نے کہا اگر مگر کر کے سہی، خانصاحب نے خدا کا بیٹا مانا تو ہے
بولو! خدا کا بیٹا ماننے والو! بتاؤ تمہارا ایمان کیسے سلامت رہے گا؟ بتاؤ
تمہارا قرآن پر کیسے ایمان ہے۔
ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور ان کا اپنا نکل آیا۔ یہ دیکھئے

ہمیں کافر کہتے تھے — الحمد للہ ثم الحمد للہ — ہمارا ایمان کتنا کلیر ہے۔ اور یہ کیسے کفر کے دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں۔ اب کلنا مشکل ہو رہا ہے۔ — میرے بھائیو! صرف یہی باتیں نہیں ہیں۔ اور بھی باتیں آپ کے سامنے آئیں گی۔ اب جو بھی سوال ہے اس کا جواب میں دوں گا، انشاء اللہ۔ آپ دیکھتے جائیں گے۔ جیسے جیسے میں آگے بڑھوں گا اس کا حلیہ بگڑتا جائے گا۔ یہ مجلس بھنگ کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے کہ میرا سسٹم ان کو معلوم ہو چکا ہے۔ ان کو اپنا نتیجہ سامنے نظر آ رہا ہے۔

میں نے جو سوال کیا ہے اس کا بھی جواب دیجئے۔ قرآن کی وہ آیت دکھائیے جس میں دارمی منڈانے والے پر اللہ نے لعنت بھیجی ہو۔

مناظر اہل سنت مناظرہ کمیٹی سے میری گزارش ہے کہ آپ جو کچھ مجھ سے کہتے ہیں۔ میں اس پر عمل کرتا ہوں میں مضابطہ اصول و آئین کے مطابق چلتا ہوں۔ مگر انہوں نے ابھی لوگوں کو درغلا یا کہ تالی پیٹو! تو کیا انہوں نے یہ آئین کے مطابق کیا یا غلط کیا؟ مناظرہ کمیٹی والے مجھے جواب دیں۔

پبلک کیوٹ سے آوازیں غلط کیا — آئین کے خلاف کیا۔

مناظر اہل سنت میں پبلک سے نہیں پوچھ رہا ہوں۔ مناظرہ کمیٹی والے مجھے جواب دیں۔

مناظرہ کمیٹی خیر جانے دیجئے۔

مناظر اہل سنت نہیں میں پوچھ رہا ہوں صحیح کیا کہ غلط کیا؟ اچھا کیا کہ خراب؟ بتائیے! اس نے

پبلک سے کہا "تالی پیٹو" یہ پولس افسران موجود ہیں۔ مناظرہ کمیٹی کے افراد موجود ہیں میں ان مناظرہ کمیٹی اور پولس کے باوقار افسران سے پوچھ رہا ہوں کہ اگر میں مجمع کو آرڈر لے دوں اور درغلاؤں کہ لوگو! مولانا طاہر کو پکڑ کے مارو۔ تو کیا یہ آئین کے مطابق صحیح ہوگا؟ اگر صحیح نہیں ہوگا تو جب طاہر لوگوں سے کہہ رہا ہے کہ تالی پیٹو! تو یہ آئین کے مطابق صحیح ہے یا غلط؟ جواب دیں۔

مناظرہ کمیٹی آپ آگے بولئے۔

مناظر اہل سنت نہیں۔ آپ فیصلہ کیجئے کہ مولوی طاہر نے صحیح کیا یا غلط؟ پہلے یہ بتائیے کہ انہوں نے صحیح کیا یا غلط؟ انصاف کا خون نہ کیجئے۔ انصاف سے کام لیجئے اور بتائیے کہ انہوں نے صحیح کیا یا غلط؟

مناظرہ کمیٹی یہ کام انہوں نے غلط کیا۔

مناظر اہل سنت اور جب غلط کام کیا تو ان کو معافی مانگنی چاہیئے یا نہیں؟ مولوی طاہر معافی مانگے۔ ہم پھوڑنے والے نہیں ہیں۔ مجمع سے آوازیں! معافی مانگو۔ معافی مانگو۔

مناظر اہل سنت مسلمانو! جانے دو۔ معاف کر دو ان کو۔ تمہارے ساتھ کمیٹی والے اور پولس افسران نے بھی دیکھ لیا کہ انہوں نے قانون کے خلاف کیا۔ ان کو معافی مانگنی چاہیئے۔ مگر ہم پھوڑ دیتے ہیں۔ یہ مولوی طاہر کی پیرانی عادت ہے کہ وہ جہاں جاتے

ہیں، قصداً ایسی بات کرتے ہیں جس سے ہنگامہ ہو جائے۔ یہ مناظرہ بھنگ کر دیتے ہیں تاکہ ان کی حقیقت کوئی سمجھنے نہ پائے اور ان کا

بھرم باقی رہ جائے — میرے مسلمان بھائیو! دیکھو ہم نے ان پرسلس
سوالات کے انبار لگائے ہیں۔ اور ان کی کتابوں سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ
مسلمان نہیں۔ ان سب کا جواب ان پر قرض رہ گیا ہے وہ ابھی تک ایک کا
بھی بوجھ نہیں اتار سکے ہیں۔ میرے تمام سوالات ان کے سر پر مسلط ہیں۔ ایک
کا بھی جواب نہیں دیا۔

وہ کیا کر رہا ہے؟ بدلے میں "نعمۃ الروح" پڑھ رہا ہے۔ میں پوچھتا ہوں
مولوی طاہر! مناظرہ کرنے آئے ہو تو کچھ پڑھ لکھ کے بھی آئے ہوتے؟ نعمۃ الروح
کو آگ لگا کر جلادو، نعمۃ الروح کے لکھنے والے پر جی چاہے لاجول پڑھو۔ وہ
ہمارا مقتدا نہیں ہے۔ وہ ہمارا کوئی پیشوا نہیں کہ ان کی بات ہمارے لئے
جست ہو۔ اے ہمارے خلاف ہماری کوئی کتاب پیش کرو۔ میں صاف کہتا
ہوں کہ نعمۃ الروح ہماری کتاب نہیں ہے۔ — کھٹی والو! یہ جو
کتاب پیش کر رہا ہے یہ کتاب ہماری نہیں ہے۔ یہ جھوٹا ہے۔

اور جیسے ہم کہتے ہیں کہ وہ ہماری کتاب نہیں ہے۔ تم بھی کہہ دو کہ
"براہین قاطعہ" ہماری کتاب نہیں ہے۔ اس میں آگ لگا دو۔ اس کے لکھنے
والے پر لاجول پڑھو۔ تم بھی کہہ دو کہ "تذیر الناس" ہماری نہیں۔ اس میں
آگ لگا دو اور اس کے لکھنے والے کو جہنم رسید کرو۔ — اور
تم تو نہیں کہو گے۔ مگر یہ بات تمہارے ہی گھر کے ایک بھیدی نے بہت پہلے
کہہ دی ہے۔ یہ دیکھو مولانا عامر عثمانی نے بہت پہلے ہی تمہارے اندر رہ کر
تمہاری بات جان کر، تمہاری حقیقت بیان کر دی ہے۔ اور واضح کر دیا ہے۔ یہ
۱۹۷۷ء کے تجلی دیوبند کا ڈاک نمبر ہے۔ اس کے ص ۹۳ پر لکھتے ہیں:

وہ ہم اپنا دیانت دارانہ فرض سمجھتے ہیں کہ حق کو حق کہیں۔ اور حق یہی

ہے کہ متعدد علمائے دیوبند پر تضاد پسندی کا جو الزام
(بریلویوں کی) اس کتاب (زلزلہ) میں دلیل و شہادت کے
ساتھ عائد کیا گیا ہے وہ اٹل ہے۔
اور آگے لکھتے ہیں:

علمائے دیوبند کے اس تضاد کا جواب کیا ہے؟ انصاف تو یہ
ہے کہ اس سوال کا جواب مولانا منظور نعمانی یا مولانا محمد طیب صاحب
کو دینا چاہئے مگر وہ کبھی نہ دیں گے کیونکہ جو اعتراض ایک ناقابل تردید
صداقت کی حیثیت رکھتا ہو۔ اس کا جواب دیا بھی کیا جاسکتا ہے؟
پھر ص ۹۴ پر لکھتے ہیں:

”بات تلخ ہے مگر سو فیصدی درست کہ دیوبندی مکتب فکر کے خیر میں
بھی اندھی تقلید اور مسلکی تعصبات کی اچھی خاصی مقدار گندھی ہوئی ہو،“
پھر ص ۹۵ پر لکھتے ہیں:

”ہمارے نزدیک جان چھڑانے کی ایک ہی راہ ہے کہ تقویۃ الایمان اور
فتاویٰ رشیدیہ اور فتاویٰ امدادیہ اور ہشتی زیور اور حفظ الایمان جیسی
کتابوں کو چور ہے پر رکھ کر آگ دے دی جائے۔ اور صاف اعلان
کر دیا جائے کہ ان کے مندرجات قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔“

۷ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

انہی کے مولوی نے مجبور ہو کر آخری راہ یہ بتائی ہے۔ — بہر حال
میرے بھائی! انہوں نے میرے ایک سوال کا بھی جواب نہیں دیا اور صفائی
کے نام پر نعمۃ الروح کا نام لیا۔ — میں کہتا ہوں ہماری کوئی کتاب
دکھاؤ جو ہمارے اکابر نے لکھی ہو۔ — نعمۃ الروح ہمارے کسی مومند نے

نہیں لکھی ہے۔ پتہ نہیں کس نے کیا لکھا ہے؟ ہم اس کے ذمہ دار نہیں۔ تم خود ہمارے بارے میں کچھ لکھ دو، تو کیا وہ ہمارے خلاف جنت ہو جائے گا؟ — میں کہتا ہوں وہ ہماری کتاب نہیں ہے۔ مگر یہ دیکھو! فتاویٰ رشیدیہ، براہین قاطعہ، الامداد، تحذیر الناس، یہ یقیناً تمہاری لکھی ہوئی کتابیں ہیں۔ ہمت ہے تو تم بھی کہہ دو کہ یہ ہماری کتابیں نہیں۔ کہہ کے تو دیکھو۔ ابھی اپنی حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔ میں یہ آج تمہیں، تمہارا ہی آئینہ دکھا رہا ہوں۔ اپنے ہی آئینہ میں اپنی صورت دیکھو اور حقیقت سمجھو۔

مسلمانو! یہ اور دیکھو۔ یہ ان کی کتاب 'تقویۃ الایمان' ہے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ کو مانے۔ رسول کو مانے۔ قرآن کو مانے۔ فرشتوں کو مانے۔ تمام ضروری چیزوں کو مانے تب مسلمان ہوگا۔ اور جو ایک چیز کا بھی انکار کرے وہ مسلمان نہیں کافر ہوگا۔ مرتد ہوگا۔ سب کو مانے۔ صرف ایک چیز کو نہ مانے۔ اسلام نے بتایا ہے کہ سب چیزوں کو مانو تب مسلمان ہوگے۔ ان میں سے ایک کو نہ مانو تو کافر ہو جاؤ گے۔ مگر یہ ان کی کتاب 'تقویۃ الایمان' ہے۔ لکھنے والا مولوی اسماعیل دہلوی۔ لکھتے ہیں:

اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو

یعنی نبی کو نہ مانو کیونکہ وہ بھی اللہ کے سوا ہے پیغمبر کو نہ مانو وہ بھی اللہ کے سوا ہے۔ فرشتوں کو نہ مانو وہ بھی اللہ کے سوا ہے۔ جنت کو نہ مانو وہ بھی اللہ کے سوا ہے۔ غرض کچھ نہ مانو صرف اللہ کو مانو۔ بولو جی! کوئی صرف اللہ کو مانے اور کسی کو نہ مانے وہ مسلمان ہوگا؟ — جو قرآن کو نہ مانے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانے وہ مسلمان نہیں ہوگا جو لا الہ الا اللہ کو مانے، محمد رسول اللہ کو نہ مانے وہ مسلمان نہیں۔ مسلمانوں کے لئے

ضروری ہے کہ اللہ کو مانے، نبی کو بھی مانے، قیامت کو بھگانے، جنت و جہنم کو بھی مانے۔ جب تک سب کو نہیں مانے گا اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے۔ — مگر دیوبندی کہتے ہیں۔ صرف اللہ کو مانو، کسی نبی کو، پیغمبر کو، فرشتے کو، قیامت کو، جنت کو، جہنم کو نہ مانو۔ صرف اللہ کو مانو۔ — ہمارے نزدیک صرف اللہ کو ماننے والا ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جب تک نبی کو نہ مانے۔ جب تک فرشتے کو نہ مانے، جب تک قرآن کو نہ مانے، جب تک جنت کو نہ مانے، جب تک جہنم کو نہ مانے، جب تک قیامت کو نہ مانے۔ — مگر دیوبندیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کو مانو۔ اللہ کے سوا سب کو چھوڑ دو۔ کسی کو نہ مانو۔ نبی کو بھی نہیں۔ فرشتے کو بھی نہیں، قرآن کو بھی نہیں، قیامت کو بھی نہیں، جنت و جہنم کو بھی نہیں۔ — میں کہتا ہوں اللہ کو بھی مانو۔ اللہ کے رسول کو بھی مانو۔ تمام ضروریات دین کو مانو۔

مسلمانو! ایک چیز اور۔ ان کے دھرم میں اللہ تعالیٰ بھی گویا گود وال ہے۔ — لکھتے ہیں:

"مولوی محمد قاسم صاحب نے ایام طفلی میں یہ خواب دیکھا تھا"

ان کو تو سب کچھ خواب ہی میں نظر آتا ہے۔ ابھی انہوں نے کہا کہ نبی کو اردو سکھانے والی بات خواب میں دیکھی تھی میں پوچھتا ہوں خواب میں دیکھا تھا چھاپا تو نہیں تھا۔ چھاپا تھا تو بیداری میں۔ خواب کی بات تھی تو کاہے چھاپا تھا؟ چھاپتے وقت تو خواب میں نہیں تھا۔ چھاپا ہے جاگنے میں۔ اور فخر سے لکھا ہے:

کہ الحمد للہ اس سے رتبہ ہمارے مدرسہ کا معلوم ہوا ہے!

انہوں نے کہا کہ نبی اردو میں بولے۔ میں کہتا ہوں بولے نہیں لکھا ہے۔ لکھا ہے کہ نبی نے کہا "ہم کو یہ زبان آگئی" — بھائیو! ایک ہے علم ہوتا اور جاننا

اور ایک ہے آنا۔ دونوں میں فرق ہے۔ کیا میں کل تمہارے گاؤں میں تھا؟
 نہیں تھا۔ آج آگیا۔ یہ پولس کے افسران کل یہاں تھے؟ نہیں تھے۔ آج
 آگئے۔ آگئے کا معنی یہ ہے کہ پہلے نہیں تھے۔ بعد میں ہوئے۔ براہین قاطعہ میں بکھا
 بنے کہ ہم کو یہ زبان آگئی۔ یعنی پہلے نہیں تھی۔ اب آگئی۔ یہاں سیکھی۔

مولوی طاہر! استاد بننے کا دعویٰ کرتے ہو نہی کا۔ اور اپنی بات آپ نہیں سمجھتے۔ اسے ایک جھوٹ کو سچ کر دکھانے کے لئے سٹو جھوٹ بولنے پڑتے ہیں مگر پھر بھی وہ جھوٹ جھوٹ ہی رہتا ہے۔ سچ ثابت نہیں ہوتا۔ گہری نظر رکھنے والے، سات پردوں میں پھپھے رہو گے، پھر بھی دیکھ لیں گے۔ تمہیں چھپنے نہیں دیں گے۔ گھسیٹ کر پردہ سے باہر نکالیں گے۔ بولو! تم پردہ سے باہر آئے۔ — ہاں تو میں دیوبندیوں کا ایک خواب سن رہا تھا۔ تو لکھا ہے انوار الحسن مبلغ دارالعلوم دیوبند نے کتاب "مبشرات دارالعلوم" میں۔

مولوی محمد قاسم صاحب نے ایام طفلی میں یہ خواب دیکھا تھا کہ
گويا میں الشجرہ کی گود میں بیٹھا ہوا ہوں۔

استغفر اللہ۔ اللہ کی گود ہے جس میں جا کے بیٹھ گیا ہے، ارے! اللہ کوئی ہماری طرح جسم والا ہے کہ اس کی گود ہو، اور اس میں جا کر کوئی بیٹھے۔
گو یا ان کا خدا بھی جسم و جہانیت والا ہے جس کی گود ہے، اس لئے یہ گود میں جا بیٹھا۔———— مولوی طاہر! کیا کسی مہادیو کو خدا مانتے ہو جس کی گود میں تمہارا مولوی قاسم بیٹھا تھا؟

اور میرے بھائی! دیکھو۔ یہ پولس کے افسران ہیں نا! ان میں جو انسپکٹر ہے ان کا مرتبہ زیادہ ہے داروغہ سے۔ داروغہ کا مرتبہ زیادہ ہے حوالدار سے۔ اور حوالدار کا مرتبہ زیادہ ہے عام پولس مین سے۔

تو پولیس مین بھی مرتبہ والا۔ اس سے بڑا مرتبہ والا، حوالدار۔ اس سے زیادہ مرتبہ والے دروغہ۔ اس سے زیادہ مرتبہ والے انسپکٹر۔ علیٰ ہذا القیاس چھوٹے بھائی سے زیادہ مرتبہ اس کے بڑے بھائی کا۔ اس سے بڑا مرتبہ اس کے باپ کا۔ اس سے زیادہ مرتبہ اس کے دادا کا۔ _____ مگر یہ دیوبندی لکھتے ہیں نبی کے بے میں۔ کہ نبی نے خود ارشاد فرمایا تھا کہ مجھ کو بھائی کہو۔ _____ اے مولوی طاہر! دوسروں کی آنکھ میں تنکا تلاش کرنے والے! ذرا اپنی آنکھ کی شہتیر بھی دیکھو۔ تمہارا مولوی لکھتا ہے فتاویٰ رشیدیہ ۱۵۵ء میں کہ رسول نے فرمایا۔

”مجھ کو بھائی کہو“

کون سی حدیث ہے کہ رسول نے فرمایا: ”مجھے بھائی کہو“۔ کس حدیث میں ہے؟ دکھاؤ جس میں رسول نے فرمایا ہے کہ مجھے بھائی کہو۔

تو حضرات! ان کے نزدیک رسول کا مرتبہ بھائی کی طرح ہوا اور بھائی کا مرتبہ دیوبندی مولوی کے باپ سے کم — تو جو رسول کا مرتبہ اپنے باپ سے کم بتائے۔ بڑے بھائی کے برابر کہے۔ کیا وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔ ہمارا عقیدہ، اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ کھائے نبی کا مرتبہ سب سے زیادہ ہے۔ اور دیوبندیوں کا عقیدہ یہ ہوا کہ نبی کا مرتبہ بڑے بھائی کے برابر، بڑے بھائی کی طرح۔

انہوں نے کہا کہ خانہ کعبہ میں ہمارا امام ہے، مدینہ میں ہمارا امام۔ اس لئے! تم سے بڑا نمازی شیطان تھا، وہ تم سے بڑا نمازی تھا، زمین کے چپے چپے پر سجدہ کیا تھا۔ مگر پھر بھی وہ شیطان۔ تو نماز کا گھنٹہ دکھاتے ہو۔

بہر حال میرے بھائی ! ایک اور بات غور سے سنو ! مسلمان جب

حج کرنے جاتا ہے۔ حاجی جب حج کرنے جاتا ہے تو حج ادا کرنے کے بعد کیا کرتا ہے؟ مدینہ جاتا ہے۔ اور جب تک مدینہ نہیں جاتا ہے تو دل مدینہ کے لئے بے قرار رہتا ہے اس لئے کہ اگر اللہ کے نبی نہ آتے تو خانہ کعبہ کا حج ہم کو معلوم نہیں ہوتا۔ ہم کیسے جانتے کہ حج کرنا ہوگا؟ مدینہ والے پیغمبر نے بتادیا۔ مدینہ والے نبی نے ہمیں بتادیا کہ حج کرنا فرض ہے۔ حج ایسے کیا جاتا ہے۔ تو سنی مسلمان حج کر کے مدینہ شریف جاتا ہے۔ علی حضرت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

حاجی مکہ سے مدینہ شریف جاتا ہے۔ مدینہ کی یاد دل میں بسائے رکھتا ہے۔ مگر دیوبندی مولوی مدینہ نہیں، گنگوہ کے لئے بے قرار رہتا ہے۔ وہ مکہ میں مدینہ کا راستہ تلاش نہیں کرتا۔ گنگوہ کا راستہ ڈھونڈتا پھر تا ہے۔ مولوی محمود الحسن نے مرثیہ رشیدیہ میں لکھا ہے :-

پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا راستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

کہہ دو کہ مرثیہ رشیدیہ کی جاہل کا لکھا ہوا ہے کسی گمراہ، بے دین کا لکھا ہوا ہے۔ کہہ دو کہ وہ ہماری کتاب نہیں۔ ہم اسے نہیں مانتے۔ جیسے ہم نے کہا کہ نعمۃ الروح ہماری کتاب نہیں۔ وہ ہمارے عالم کی کتاب نہیں۔ تم بھی کہہ دو کہ مولوی محمود الحسن کوئی جاہل تھا۔ ہم اسے نہیں مانتے۔ مرثیہ رشیدیہ جلا دو۔ اس پر لا حول پڑھو۔ تم بھی کہہ دو۔ تمہارے اندر کہنے کی ہمت؟ تمہاری بات سچ ہوتی تو ہمت بھی ہوتی۔

ہماری بات سچ ہے اس لئے ہم نے ہمت کے ساتھ کہا، بلند بانگ دعویٰ کے ساتھ کہا۔ تو تمہارے مولوی جب حج کرنے گئے تو کعبہ میں جا کر بھی خدا اور رسول کو یاد نہیں کیا۔ گنگوہ کو تلاش کرنے لگے کہ لوگو! گنگوہ کہاں ہے؟ گنگوہ جانے کو متن کرتا ہے۔ گنگوہ جانے کو دل بے قرار ہے۔ یہاں جی نہیں لگتا۔ مکہ میں دل نہیں لگتا اور گنگوہ کے لئے دل بے قرار ہے۔

سنی حاجی کو مکہ شریف میں اگر کہیں کی یاد آتی ہے تو مدینہ منورہ کی۔ وہ مکہ شریف میں پوچھتا ہے تو مدینہ کا راستہ پوچھتا ہے اور دیوبندی مولوی کو مکہ میں یاد ستاتی ہے تو گنگوہ کی۔ وہ راستہ ڈھونڈتا ہے تو گنگوہ کا یہ اپنی خانقاہ تلاش کرتا ہے۔ یہ ہے ان کا دھرم۔ یہ ہے ان کا دین۔ یہ ہے ان کا ایمان۔ اس لئے دوستو! ان کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوگی۔ مسلمانو! اور دیکھو ان کی کتاب "تقویۃ الایمان" ان کے سب سے بڑے گرو، سب سے بڑے مولینا اسماعیل دہلوی نے کیا لکھا ہے۔ لکھتے ہیں نبی کی تعریف کے بارے میں،

جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو بلکہ اس میں بھی اختصار
ہی کرو۔ ۱۳۲۵

کیا سمجھ؟ یعنی نبی کی تعریف آدمی کی طرح کرو۔ جیسے کسی آدمی کی تعریف کرتے ہو۔ ایسے ہی نبی کی تعریف کرو بلکہ آدمی سے بھی کم کرو نبی کی تعریف۔ تو بولو جی! نبی کی تعریف آدمی سے کم ہے لے؟۔ نبی کی تعریف آدمی سے کم ہرگز نہیں۔

ع۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ اللہ کے بعد اگر کسی کا مقام ہے تو ہمارے آقا روحی فداہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کا ہے — کسی عیسائی سے پوچھو کہ اللہ کے بعد کس کا مرتبہ ہے؟ تو وہ اپنے پیغمبر کا نام لے گا — کسی یہودی سے پوچھو تو وہ اپنے پیغمبر کا نام لے گا۔ ہندو سے پوچھو تو وہ اپنے ہی اوتار کا نام لے گا — مگر یہ کیسے نبی کے ملنے والے ہیں دیوبندی؟ جو کہتے ہیں کہ نبی کی تعریف آدمی کی طرح کرو۔ بلکہ اس میں بھی اختصار کر دو۔ زیادہ نہ ہونے پائے — بولو جی! جو نبی کی تعریف آدمی سے بھی کم کرے وہ مسلمان ہوگا؟ اے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ ان کو نبی سے نفرت ہے۔ نبی سے دشمنی ہے۔ اس لئے ہم ان کو مسلمان نہیں سمجھتے اور ان کے پیچھے نماز کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔

مسلمانو! آپ نے دیکھا کہ میں شروع ہی سے اپنے تمام سوالات کے جواب کا مطالبہ کرتا جا رہا ہوں مگر وہ ابھی تک ایک کا بھی جواب نہ دے سکا۔ اگر مگر کچھ کہا ہے تو تحذیر الناس ہی کے بارے میں کہا ہے۔ ورنہ صحیح جواب تو اس کا بھی نہیں بن پڑا ہے۔ اور خلط مبعث کرتے ہوئے اس نے جو دوسری باتیں کہیں۔ میں نے ازراہ کرم ان کا جواب دے دیا۔ میں نے محض عوام کو سمجھانے اور ان کو الجھن سے بچانے کی خاطر ان کا جواب دیا ہے — وہ ابھی تک کسی سوال کا جواب نہیں دے پائے۔ میرے تمام سوالات ان پر باقی رہ گئے وہ اپنا مسلمان ہونا ثابت نہیں کر سکے۔ میں ان سے کہوں گا کہ مولینا یہ ہمارا علاقہ ہے۔ یہ ہمارے علاقے کے لوگ ہیں۔ ہمارے علاقے میں آکر آپ چاہتے ہیں کہ ہمارے علاقے کے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکیں۔ — طاہر گیلوی! ہم یہ ہرگز نہیں ہونے دیں گے۔ ہمارے علاقے کے بھولے بھالے مسلمانوں کے ایمان کو برباد کرنا چاہتے ہو باہر سے آکر۔ ہم ہرگز ہرگز ایسا ہونے نہیں دیں گے۔ ہم یہاں کے ہیں۔ یہاں کے سیدھے

سادھے مسلمانوں کو ہم سمجھتے ہیں کہ ان کا عقیدہ کیا ہے؟ اور وہ کیا چاہتے ہیں۔ وہ نبی کی محبت اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کو گمراہ کرنے کے کوشش مت کرو۔ اپنا ایمان ثابت کرو۔ اپنے بزرگوں کا ایمان ثابت کرو۔ تم نے، تمہارے بزرگوں نے کیوں بکھا کہ کوئی نیا نبی پیدا ہو سکتا ہے؟ تمہارے بزرگوں نے اشرِ فعلی کا کلمہ اور درود کیوں پڑھا ہے؟ تم نے حسین احمد کو خدا کیوں کہہ دیا ہے؟ اور میرے جتنے سوالات ہیں سب کا جواب دو۔

دیوبندی مناظر

میں آپ حضرات سے گزارش کروں گا۔ سنئے اور سمجھنے کی کوشش کیجئے جتنا آپ ٹھنڈے ماحول میں بات کو سنیں گے اور پوری بات کو یکپڑیں گے سمجھ میں بات آتی جائے گی۔ میں آپ کو چھوٹا سا قصہ سناتا ہوں۔ اس کو سن لینے کے بعد ہمارے مناظر مولوی مطیع الرحمن صاحب ماشاء اللہ مناظرہ کرنا نہیں جانتے ہیں باقی بکواس کرنا جانتے ہیں اس کی حیثیت معلوم ہو جائے گی۔

ایک تیلی اور جاٹ میں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا جب تیلی غصے میں آیا اور جب جاٹ غصہ میں آیا تو جاٹ نے غصہ میں کہا کہ تیلی رے تیلی تیرے سر پر کولہو تو تیلی گم ہو گیا اور اس نے کہا جاٹ رے جاٹ تیرے سر پر کھاٹ تو کسی نے کہا تیلی اور کولہو کا جوڑ تو بیٹھ گیا لیکن جاٹ اور کھاٹ کا کوئی جوڑ نہیں بیٹھا تو کہنے لگا جوڑ بیٹھ یا نہ بیٹھ۔ کھاٹ کے نیچے دب کر مر تو گیا۔ تو ہمارے مولوی مطیع الرحمن صاحب ٹائم تو گزارنا جانتے ہیں اس فن کے استاد ہیں ایسا نہیں کہ بولنا نہیں جانتے۔ میں آپ سب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے جو سوال کیا پھر دہراتا ہوں۔ میں نے یہ سوال کیا تھا کہ قرآن میں ہے فَقَضَاهُنَّ تَبَعٌ مَّطُوعَاتٍ یَوْمَئِذٍ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ساتوں آسمان کو دو دن

میں پیدا کیا۔ احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے اس کے خلاف لکھا ہے کہ ساتوں آسمان کو اللہ نے چار دن میں پیدا کیا۔ قرآن و حدیث نے کہا کہ زمین اور متعلقات زمین کو چار دن میں بنایا۔ احمد رضا خاں صاحب نے کہا کہ نہیں۔ دو دن میں بنایا۔ تو پہلے انہوں نے حدیث نقل کرنا شروع کیا کہ یہ حدیث کے مطابق ہے۔ ایسے ہی ایسے ہی۔ اب وہ آسمان زمین بیچائے نہیں برابر کر سکے۔ تو پھر وہاں سے پلٹ کر آئے اور کہا کہ یہ پرنٹ اور پریس کی غلطی ہے تو میں نے اس کے جواب میں تین مکتبہ کا چھپا ہوا "الملفوظ" دکھا دیا۔ اور تین تین طباعت کا "الملفوظ" یہاں موجود ہے وہ پرنٹ اور پریس کی غلطی نہیں ہو سکتی ہے جو چالیس سال سے کتاب مسلسل چھپ رہی ہے۔ بریلی سے چھپ رہی ہے ان کے عالموں کے ہاتھ میں جا رہی ہے۔ عالم پڑھ رہے ہیں۔ کتاب کتب خانہ میں آرہی ہے اس کا کیا جواب انہوں نے دیا۔ یہ تو آپ حضرات بھی سمجھ سکتے ہیں۔ میں نہیں مانتا کہ انہوں نے جواب نہیں دیا۔ اس لئے کہ ان کے ہاں وقت گزارنا ہے۔ "جواب"۔ اسی کا نام جواب ہے؟ ٹائم پاس کرنا جواب؟ اس کا جواب مجھے چاہئے۔ ٹائم پاس نہ کرو۔ یہ چھوٹا مسئلہ نہیں ہے۔ کفر و ایمان کا مسئلہ ہے۔ اور آپ جو کفر کے دلدل میں پھنسے ہیں اس سے نہیں نکل سکے۔ اس میں تین تین کامیں نے دعویٰ کیا تھا۔ خانصاحب نے قرآن کے اس مسئلہ کو جھٹلایا۔ قرآن نے کہا ساتوں آسمان کو دو دن میں پیدا کیا۔ خانصاحب نے کہا چار دن میں پیدا کیا۔ قرآن و حدیث نے کہا ساتوں زمین کو چار دن میں بنایا گیا ہے خانصاحب نے کہا دو دن میں پیدا کیا اور پھر خانصاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ اتھام رکھا اور قرآن پاک پر ایک اتھام رکھا۔ جو چیز قرآن میں

نہیں ہے اس کو قرآن بنایا۔ وہ کیا چیز؟ دارہی منڈانے والے۔ یہاں جتنے لوگ بے دارہی والے ہیں۔ ہمارے اسٹیج کے سبھا پتی بے دارہی والے ہیں اور جو لوگ بھی دارہی کتروا تے ہیں یا دارہی منڈواتے ہیں۔ احمد رضا خانصاحب بریلوی نے کہا کہ دارہی کتروانے والے، منڈوانے والے پر حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وعید اور قتل کرنے کے ارادہ کی دھمکی دیکے تو میں نے ان سے پوچھا تھا کہ وہ کون سی حدیث ہے؟ جس میں دارہی منڈوالے پر ارادہ قتل کا اظہار فرمایا ہے۔ اس کو جان سے مار ڈالنے کا حضور نے فرمایا ہو، اس پر غضب کی بددعا کی ہو حضور نے۔ اور پھر خانصاحب نے ایک اور اضافہ کیا۔ قرآن پاک میں دارہی منڈانے والے اور کتروانے والے کے اوپر اللہ نے لعنت بھیجی ہے۔ میں اس وقت سے پوچھ رہا ہوں شاید آپ لوگوں کو وہ آیت انہوں نے دکھادی ہو۔ وہ آپ کو مل گئی ہو۔ اگر مطیع الرحمن صاحب نے وہ آیت دکھائی ہو تو کرم کر کے مجھے بھی دکھا دیجئے۔ میرا خیال یہ ہے کہ میں تو یہی کہوں گا۔ اس کا بھی جواب انہوں نے نہیں دیا اور وہ انشاء اللہ مناظرہ ختم ہو جائے گا وہ جواب نہیں دے سکتے۔ ٹائم گزارہ کرتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بکواس کرنا نہیں جانتے۔ یہ تو فراڈان کا پیشہ ہے۔ یہ چوغا پیگڑی تو اسی کا انعام ملا ہے۔ جو یہاں جتنا فراڈی ہوتا ہے، جو زیادہ لوگوں کو بہکا تا ہے۔ جو زیادہ جھوٹ بولتا ہے جو زیادہ باتوں میں سے باتیں نکال کر ادھر ادھر کی کیا کرتا ہے۔ وہ ان کی جماعت کا پیشوا اور سربراہ ہوتا ہے۔ اس کا بڑا مولوی کہلاتا ہے۔ میں یہ نہیں مانتا کہ مطیع الرحمن صاحب اس فن کے امام نہیں ہیں اگر وہ کہیں تو میں ان کو لکھ کر دوں۔ وہ فراڈیوں کے امام ہیں۔ مکاروں کے امام ہیں۔ جھوٹوں کے امام ہیں۔ بحث میں خلط کرنے کے امام ہیں۔ مناظرہ کے علاوہ باقی بکواس

کرنے کی امامت ان کو حاصل ہے میں نے آپ سے یہ بھی کہا تھا کہ احمد رضا خاں صاحب کو ان بریلویوں نے نبی کہا؛ خدا کے برابر قرار دیا ہے اور اس کیلئے میں نے کتاب پیش کی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ یہ کتاب میری نہیں ہے۔ تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کی وہ کون کون سی کتاب ہے وہ ذرا مجھ کو بھی لکھ کر دے دیجئے تاکہ مجھ کو سہولت ہے آپ کی جوڑی پڑنے میں۔ ابھی تو آپ کہتے ہیں کہ وہ میری کتاب نہیں ہے اور قرآن جو میں نے دکھایا تھا کہ قرآن نے دودن کے لئے کہا اس پر بھی تو کہہ دیجئے کہ وہ میری کتاب نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے پاس کتاب اسی کا نام ہے کہ جس کو آپ مان لیں وہ کتاب ہے۔ جو آسمان سے نازل ہو وہ کتاب نہیں ہے جو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو وہ کتاب نہیں ہے۔ محمد رسول اللہ فرمادیں وہ کتاب نہیں ہے کتاب وہ ہے جو مولوی مطیع الرحمن صاحب مان لیں۔ تو آپ نبی بن کر آئے ہو تو پورے مجمع میں اعلان کر دو کھلا، کہ میں ایک نیا دین اپنے ہاتھ میں لے کر آیا ہوں۔ میں جس کتاب کو کتاب مانوں گا وہ کتاب ہے۔ میں جس کتاب کو کتاب نہیں مانتا وہ کتاب نہیں ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں تمہارے عالموں نے جس کتاب کو مانا ہے تمہارے بڑوں نے جس کو کتاب مانا ہے تم کیسے نکل سکتے ہو یہ کہہ کر کہ وہ میری کتاب نہیں ہے۔ یہ دیکھو تو یہ ہے نغمۃ الروح۔ اور چھپی ہوئی کہاں کی ہے یہ بھی میں نے بتایا تھا۔

نغمۃ الروح مت دکھائیے اس کا وہ انکار کرتے

مجمع سے آوازیں

ہیں وہ کتاب دکھائیے جو بریلویوں کی ہو

اور ان کے معتد عالم دین کی۔

دیوبندی مناظر

خاموشی کے ساتھ بات سمجھنے کی کوشش کیجئے۔
ہوٹنگ، ہوٹنگ، نہ کیجئے۔ جتنا شانتی پر بک رہیں گے آپ جتنا پرسن رہیں گے آپ۔ اتنا ہی بات سمجھ میں آئے گی۔ کلیر سمجھ میں آئے گی۔ ادھر آؤ یہ کتاب ہے۔ نغمۃ الروح۔ چھپی ہے کہاں؟ بازار صندل خاں بریلی کی چھپی ہے۔ مطیع الرحمن کہہ دو کہ بریلی والی کتاب میری نہیں۔ تو بولو! تمہاری کتاب قادیانی والی ہے؟ بولو۔ تمہاری کتاب آریہ والی ہے؟ بولو تمہاری کتاب نجدی والی ہے؟ بولو کلیر بولو! تمہاری کون سی کتاب ہے؟ قرآن تمہاری کتاب نہیں ہے حدیث تمہاری کتاب نہیں ہے۔ تمہارے بڑے عالموں نے جس کتاب تسلیم کیا، وہ کتاب نہیں ہے اب تو آپ تصفیہ کرنا چاہتے ہو۔ نہیں نکل سکتے اس بات سے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں یہ کتاب ان کی ہے یا نہیں۔ اور یہ کتاب دیکھئے کسی جاہل کی نہیں ہے۔ یہ کہتے ہو کسی جاہل نے لکھا ہو گا۔ جلد دو اس کو بڑے مولوی آئے ہو۔ اپنے گھر کی ساری کتابوں کو جلد دو۔ اپنے عقیدوں کو جلد دو۔ اپنے ایمان کو آگ لگا دو۔ تم کہتے ہو یہ کسی جاہل کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اب بتاؤ جو پڑھے لکھے اور اہل کمال عالم ہیں، مولوی مطیع الرحمن اس کو جاہل بتائے۔ میں جانتا ہوں بریلی کی خانقاہ میں اہل کمال کہاں ہیں؟ اور اس کو جاہل کہنے والا خود جاہل ہے۔ خود جاہل ہے۔ آج اپنے امام کے فیصلے سے اخراج کر رہے ہو۔ آج اپنے بڑوں کے فیصلے سے اخراج کرتے ہو۔ آج اماموں سے اخراج کرتے ہو۔ آج کتابوں سے اخراج کرتے ہو۔ آج کون کون چیز سے اخراج کر رہے ہو۔ آج اپنے ایمان ثابت کرنے میں شکست کھا چکے ہو۔ جب تم سے جواب نہیں بن پڑ رہا ہے تو اپنے ادھر کی

ادھر کی کرہے ہو۔۔۔۔۔ یہ کتاب بریلی کی ہے۔ بریلوی شاہ نے لکھا ہے۔
بریلی کی خالفاہ نے اس کی تائید کی ہے۔۔۔۔۔ اور دیکھو تمہارے دوسرے بزرگ
نے بھی اس قول کو پیش کیا ہے۔ تمہارے بڑے عالم نے جو تم سے ہزار درجہ بڑے
عالم تھے، جن کو تم اپنا پیشوا مانتے ہو۔ یہ دیکھو برقی خداوندی ہے یہ تمہارے
عالم کی نکھی ہوئی کتاب ہے اس میں بھی دیکھئے یہ کتاب ان کی ہے، اس کتاب
میں بھی نعمۃ الروح کو اپنی کتاب تسلیم کیا ہے۔ جو نعمۃ الروح نامی کتاب ہے کسی
شاعر نے اس میں گڑبڑ کر دیا ہے لیکن تم کہتے ہو میری کتاب نہیں ہے اور اپنی
جان بچانا چاہتے ہو۔ میں کہتا ہوں کتاب تمہاری ہے اور تم جان بچا نہیں
سکتے ہو اپنی۔ ایمان نہیں بچا سکتے ہو اپنا۔ یہ کتاب تمہاری ہے۔ اور دیکھ لیجئے
اس کتاب میں کیا لکھا ہے۔

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا تیرا اور سب کا خدا احمد رضا
تیرا اور سب کا خدا احمد رضا۔ مولوی مطیع الرحمن صاحب! اگر کچھ پڑھا لکھا
ہے۔ اگر کچھ مناظرہ کی ہوا لگی ہے جس طرح طاہر حسین چیلنج کے ساتھ بار بار کتاب
دکھا رہا ہے اور بار بار کہتا ہے جو بھی اردو جانتا ہو پہلے ہاتھ لے کر اسے
دیکھ لے۔ نظر آرائی کر لے اس کتاب کی۔ چھپی ہوئی کہاں کی ہے؟ جو کھنے والا
لکھ رہا ہے اس کا مطلب کیا نکلتا ہے؟۔۔۔۔۔ تم کہتے ہو
فلاں کتاب فلاں کتاب۔ تقویۃ الایمان میں یہ لکھا ہے۔ لیکن تقویۃ الایمان
دینے کی ہمت نہیں۔ تمہارے اندر ہمت ہے تو تقویۃ الایمان کی اس عبارت کو
جس کو تم نے پڑھا ہے اور کاٹ کے غلط معنی بیان کیا ہے تم نے۔ وہ ذرا تیسرے
کے ہاتھ میں دے دو جو اردو جانتا ہے۔ اور دیکھنے کے بعد پڑھنے والا بھی کہہ دے
جو مطلب تم بیان کرتے ہو وہ اس کتاب کا مطلب ہے یا نہیں؟ اس میں

لکھا ہے۔ "خدا کو مانو اور کسی کو نہ مانو" یعنی کسی کو خدا نہ مانو۔ خدا ایک ہے تو
مانو اور کسی کو خدا نہ مانو۔ ان کو برا لگ گیا۔ یہ چاہتے ہیں ہمارے اعلیٰ حضرت
کو خدا کیوں نہیں مانا تو بات کو پھیر دیا اور کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی کو بھی
مت مانو۔ قرآن کو بھی مت مانو۔ یہ تو تم مطلب بیان کر رہے ہو۔ یہاں تو
خدا کا تذکرہ ہے۔ خدا کو مانو اور کسی کو خدا کا درجہ مت دو۔ اور دیکھو یہ تمہارے
اعلیٰ حضرت نے یہ "المفوظ حصہ سوم" میں یہ دیکھو بریلی خالص صاحب کیا لکھتے ہیں۔
اس کے ص ۳ پر اور میرے نزدیک تو حقیقت امر یہ ہے کہ دوزخ سے لا الہ
الا اللہ نجات کا ضامن ہے۔ خالص صاحب بریلی ہے۔ ذرا آنکھیں کھول لیجئے گا۔
چشمہ اتار لیجئے گا اور دیکھ لیجئے گا۔ آنکھیں اندھی نہ ہو جائیں۔ نگاہیں چوہٹ نہ
ہو جائیں۔ یہ المفوظ حصہ نمبر دوم۔ "تقویۃ الایمان" میں کیا لکھا ہے۔ وہ تو یہی
لکھا ہے۔ تمہارے اعلیٰ حضرت بول رہے ہیں۔ وہ کیا لکھا ہے ص ۳ اور میرے
دیکھنے کے نزدیک تو حقیقت امر یہ ہے کہ دوزخ سے مرف لا الہ الا اللہ نجات کا ضامن ہے
کس کے نزدیک؟ احمد رضا خالص صاحب بریلوی کے نزدیک۔ وہ کیا لکھتے ہیں:

لے المفوظ حصہ دوم ص ۳ کی پوری عبارت ذیل میں مندرج ہے۔ قارئین کرام اسے ملاحظہ فرمائیں اور
دیوبندی مناظر کی خواہش دفریب دیجیں۔

عذر حق:۔۔۔۔۔ نیچری اس پر بہت زور دیتے ہیں۔ ڈپٹی نذیر احمد نے صاف لکھ دیا ہے کہ نجات کے لئے
مرف لا الہ الا اللہ کافی ہے۔ محمد رسول اللہ کی کچھ حاجت نہیں۔ اور اس پر حدیث۔ من قال
لا الہ الا اللہ دخل الجنة سے سند لاتے ہیں۔ حدیث کا مطلب کیا ہے؟
ارشاد:۔۔۔۔۔ حدیث حق ہے اور زعم ضعیف کفر۔ لا الہ الا اللہ کو مطلب کا علم ہے جس سے
پورا کلمہ مراد ہے۔ اگر کہے اللہ بزرگات بارک ہو، یا قل هو اللہ گیاہ بارک ہو۔ اس سے مرف لفظ الحمد
یا لفظ قل هو اللہ مراد ہوں گی؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ پوری سورتیں کہ اختصاراً جن کے نام یہ ہیں کلمہ طیبہ
کا اختصار لا الہ الا اللہ نہیں ہو سکتا تھا کہ نفی محض بلا استثناء تو معاذ اللہ کلمہ کفر ہے لاجرم
نصف کلمہ اس کا اختصار ہوا۔ یہ ایک ظاہر حجاب ہے۔ اور میرے نزدیک تو حقیقت امر یہ ہے کہ
بے شک مرف لا الہ الا اللہ نجات کا ضامن ہے اور اسی سے وہ ملعون قتل کہ محمد رسول اللہ کی

میرے نزدیک تو حقیقت امر یہ ہے جو صرف لا الہ الا اللہ نجات کا ضامن ہے۔
ہا ہا۔ صرف لا الہ الا اللہ۔ ان کے نزدیک نجات کا ضامن ہے۔ بولو! ان
کے نزدیک صرف لا الہ الا اللہ پڑھنے والا نجات پا جائے گا۔ یہ کون بول رہا
ہے۔ احمد رضا خاں صاحب بول رہے ہیں۔ اور ہم کہتے ہیں صرف لا الہ الا اللہ
پڑھنے والا نجات نہیں پائے گا جب تک اس میں محمد رسول اللہ نہیں ملائے گا۔
بولو مسلمانو! کیا عقیدہ ہے تمہارا؟ صرف لا الہ الا اللہ ہے یا محمد رسول اللہ
بھی ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے اور ہم علمائے دیوبند اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے
صرف لا الہ الا اللہ پڑھنے والا نجات نہیں پاسکتا۔ محمد رسول اللہ بھی اس کو
پڑھنا ہوگا۔ تب جگہ کے ایمان مکمل ہوگا۔ خاں صاحب بریلوی
کہتے ہیں۔ احمد رضا خاں صاحب بریلوی کہتے ہیں صرف لا الہ الا اللہ نجات کا
ضامن ہے۔ نکالو۔ ملفوظ۔ فرادہ نہیں چلے گا۔ دھوکہ نہیں چلے گا۔ ٹودی پوائنٹ
بات کرو۔ ایک سوال پر رحم جاؤ۔ اس کا فیصلہ ہو جائے۔ اس کے بعد آگے بڑھو۔
انشاء اللہ ثم انشاء اللہ ابھی تو سینکڑوں سوالات ہیں سینے کے اندر۔ کتابوں کے

معاذ اللہ حاجت نہیں کفر خالص ہے۔ لا الہ الا اللہ سے فقط الفاظ مراد نہیں بلکہ اس کے معنی کی تقدیر ہے
دل سے ایمان لانا کہ جس کی ذات جامع جمیع کمالات منزہ از جمیع عیوب و نقائص کا علم پاک واقع میں اللہ ہے۔
جس نے سچی کتابیں انکس پتے رسول بھیجے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل الرسل و خاتم النبیین کیا وہ جس کے
کلام کا ایک ایک حرف یقینی قطعی حق ہے جس میں کذب یا سہو یا خطا کا املا کسی طرح امکان نہیں جس نے
اللہ کو اس طرح پہچانا اسی نے اللہ کو جانا اسی نے لا الہ الا اللہ مانا اور جسے ضروریات دین کے کسی بات میں
شک یا شبہ ہے اس نے ہرگز اللہ کو نہ جانا نہ لا الہ الا اللہ مانا۔ مثلاً جو شخص لا الہ الا اللہ پر ایمان کا دعویٰ
رکھے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانے وہ ایسے کی توحید کی گواہی دیتا ہے۔ ایسے کو اللہ سمجھا ہے جس
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بھیجا وہ ہرگز اللہ نہیں۔ اس نے اپنے خیال میں ایک باطل تصور جاکر اس کا
نام اللہ رکھ لیا ہے۔ یہ اللہ پر مومن نہیں بلکہ اللہ کے ساتھ مشرک ہے۔ اللہ یقیناً وہ ہے جس نے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا۔ تو اللہ پر ایمان دہی لائے گا جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان

اندر۔ لیکن میں بحث کو الجھانا نہیں چاہتا ہوں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ٹائم
ضائع نہ ہو۔ بلکہ اس میں وقت نہ گزرے۔ ایک پوائنٹ کو پکڑ کر اس کو کلیہ کیجئے۔
کہ اس میں دودھ کتنا ہے؟ پانی کتنا ہے؟ کفر و ایمان پر ابھی بحث چل رہی ہے
ابھی آپ تقویۃ الایمان دکھا رہے ہو۔ ابھی آپ تحذیر الناس میں چلے جاتے
ہو۔ براہین قاطعہ پر کبھی۔ کبھی اچھل کر چلے جاتے ہو الجمعیت پر۔ کبھی کو ذکر۔
پھانڈ کر وہاں۔ یہ زینہ نہیں ہے کہ کبھی اس شاخ پر کبھی اُس شاخ پر۔ اسے
جم جاؤ ایک موضوع پر۔ میں نے دعویٰ کیا ہے کہ مولوی احمد رضا خاں کی موت
کفر پر ہوئی ہے۔ قرآن کا انکار کر کے وہ اس دنیا سے گیا ہے۔ حدیث پاک پر
تہمت باندھ کے گیا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کو اس نے چیلنج
کیا ہے۔ صافی کوثر کے ہاتھ سے اس نے چھین لیا ہے حوض کوثر کو۔ اور آپ
بجائے جواب دینے کے بحث الجھاتے ہیں۔ میں جانتا ہوں سلیھی ہوئی بات ہو۔ اگر
میں نے آپ کے کسی سوال کا جواب نہیں دیا ہے تو اب بھی دینے کو تیار ہوں اور
میں چاہتا ہوں کہ کسی تیسرے کو مقرر کر لیا جائے۔ وہ ایک ایک سوال کو نوٹ
کرتا جائے اس کا جواب بھی مجھ سے لیتا جائے۔ اور میں آپ سے سوال نوٹ کرا
رہا ہوں۔ سمجھاتی صاحب اور ہمارے جو پلس افسران ہیں یہاں پڑھے لکھے
لوگ ہیں۔ میرا یہ دو سوال آپ ان سے کر کے دیکھئے اور جب سے گفتگو شروع ہوئی

رکھتا ہے اس پر تمام ضروریات دین کو قیاس کر لو۔ مثلاً جو اللہ کا مقرر اور قیامت کا منکر ہے یقیناً اللہ کا منکر اور
اس اقرار میں مشرک ہے۔ تو ایسے کو اللہ کا منکر اور قیامت دلائے گا۔ حالانکہ اللہ وہ ہے کہ قیامت
جس کا سچا وعدہ ہے۔ وعلیٰ ہذہ القیاس اب بفضلہ تعالیٰ معنی بے تکلف صحیح ہو سکے گا۔ لہذا
اپنے رسالہ۔ باب العقائد و الکلام۔ میں ثابت کیا ہے کہ کفر صرف جہل بالائے کانا ہے جو
اللہ کو صحیح طور پر جانتا ماننا ہے کافر نہیں ہو سکتا۔ اور جو کافر ہے اللہ کو ہرگز نہیں جان سکتا۔
اگرچہ کتنا ہی بڑا دعویٰ علم و معرفت کا کرے جیسے دیوبندی، وہابیہ، مرزائیہ و اشاعہ غلظہ اللہ تعالیٰ

ہے۔ میں نے کہا ہے اور آپ ٹیپ کھول کر سن لیجئے اور آپ نے بھی مناجات
 اگر۔ تو آپ بھی بتائیے۔ میرا سوال تھا قرآن کو جھٹلایا احمد رضا
 خاں صاحب نے قرآن نے کہا کہ ساتوں آسمانوں کو دو دن میں پیدا کیا اللہ نے۔
 احمد رضا خاں صاحب نے کہا ہے۔ نہیں، چار دن میں پیدا کیا۔ انہوں نے کیا
 جواب دیا ہے؟ پہلے تو جواب دیا کہ زمین کو چار دن میں پیدا کیا۔ زمین کے
 بارے میں تو میرا سوال نہیں تھا۔ زمین آسمان بدحواسی میں بھول گئے پھر اس
 کے بعد جب ہوش میں لایا، تو بے چارے کچھ ذرا ٹھکانے میں آئے تو کہنے لگے
 کہ وہ پرنٹ اور پریس کی غلطی ہے۔ جب میں نے تین تین پریس کا چھپا ہوا،
 تین تین مرتبہ کا چھپا ہوا چالیس سال کا ریکارڈ ڈیکو مشلی دستاویز کو دکھائے
 تو ہاتھ کے طوطے اڑ گئے۔ اور زمین پاؤں کے نیچے سے نکل گئی۔ اور مولوی مطیع الرحمن
 صاحب کو سانپ سونگھ گیا۔ اور یہ پگڑی کا کھوپڑا کھل کھلا کر رہ گیا لیکن
 جواب نہیں دے سکا اور میں چیلنج کرتا ہوں کہ شام تک یہ مجمع جمع رہ جائے۔
 شام تک یہ شامیانہ لگا رہ جائے۔ شام تک یہ سبھا پتی صاحب رہ جائیں اور
 اگر صرف دو سوال کا جواب دے دے مولوی مطیع الرحمن صاحب تو مجھ سے جو چاہو
 لکھواؤ۔ اور اگر نہیں دے سکتے تو سیکڑوں سوالات میں الجھانے کی ضرورت ہی کیا
 ہے؟ جب کو اس میں وقت گزارنے کی کیا ضرورت؟ پہلے تو دو کفر عائد ہوا۔ حدیث
 و قرآن نے کہا تھا زمین کو دو دن میں پیدا کیا۔ احمد رضا خاں صاحب نے کہا
 چار دن میں۔ ایک کفر ہوا۔ اللہ نے کہا دو دن میں۔ احمد رضا خاں صاحب
 نے کہا چار دن میں۔ انہوں نے کیا جواب دیا۔ آپ سمجھ چکے ہیں وہ آپ کے
 علم میں ہے۔ آپ اس کو سمجھ لیجئے۔ میری سمجھ سے اس کا کوئی جواب نہیں۔
 دارھی منڈانے والے پر لعنت ہوتی ہے اس کو کہا جاتا ہے کہ جواب نہیں ملا۔

اس کو کہا جاتا ہے کہ جواب نہیں دیا۔ محمد اللہ طاہر حسین ایک ایک بات کا
 اجمالی طور پر، مخصوص طور پر، مختصر طور پر جواب دیتا جا رہا ہوں۔ اور تفصیل کے
 ساتھ بھی آپ کو جواب ملتا جائے گا۔ ایک ایک باتیں آپ کے سامنے آتی
 جائیں گی۔ تو میں نے عرض کیا تھا کہ ان کا عقیدہ ہے۔
 جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے جام کو شرکا پلا احمد رضا
 اور ان کا عقیدہ ہے۔

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا تیرا اور سب کا خدا احمد رضا
 یہ آسانی سے کہہ کر نکلنا چاہتے ہیں۔ اس کتاب کو جلا دو۔ میرے
 بھائی! تم اپنی سب کتاب کو جلا دو۔ طاہر حسین نے تمہارا ہاتھ کوئی پکڑ
 نہیں رکھا ہے۔ یہ بھی تو اعلان کر دو کہ آج ہم بریلوی علماء
 کے فتاوے سے تو بہ کر رہے ہیں۔ آج ہم بریلی علماء کے ہاتھوں سے
 نکل رہے ہیں۔ آج ہم بریلویت کو خیر باد کہہ رہے ہیں آج ہم کفر کے دلدل
 سے نکل کر ایمان کی روشنی میں آنا چاہتے ہیں۔ اور ایک نیا سوال میں
 آپ سے کرتا ہوں۔ یہ بتاؤ مرنے والا جب قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو منکر کیر
 اس سے کیا سوال کرتے ہیں؟ منکر کیر اس سے سوال کرتے ہیں۔ بتاؤ
 تمہارا رب کون ہے؟ بتاؤ تمہارا نبی کون ہے؟ بتاؤ تمہارا دین کیا ہے؟
 تو مسلمان کیا جواب دے گا۔ ربی اللہ۔ ہذا نبینا محمد
 رسولہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ دینی الاسلام۔ اور
 رضا خانی کیا کہے گا؟ رضا خانی کہے گا۔
 نیکرین آکے پوچھیں جو مرقد میں تو کس کا ہے
 ادب سے سر جھکا کر نام لے لوں گا رضا خاں کا

کے پنجہ سے نکالا ہے۔ جس نے اس دھرتی کو غلامی کے پنجے سے نکالا ہے۔
 — تم وہ مسلمان ہو جو مولینا ابوالکلام آزاد کو ننگے کرنے والے ان کو
 جہنمی اور کافر کہنے والے۔ پھر آج کیسے تم اپنا ایمان ثابت کر سکتے ہو۔
 ہمیشہ کفر تمہارا ظاہر حسین کھول دے گا۔ میرے بھائیو! قابو پانے
 کی کوشش کیجئے اور مناظرہ کو پابند بنائیے کہ وہ سوال کا جواب دیں وہ
 ٹائم پاس کرنے کی کوشش نہ کریں۔ پھر میں آپ سے گزارش کروں گا کہ میں نے
 جو سوالات کئے تھے آپ ان سے جوابات مانگ لیجئے۔ یا جواب مل گیا
 ہے تو آپ میں سے کوئی بتا دیجئے تاکہ میں سمجھ جاؤں کہ ہاں اس نے کچھ
 تو جواب دیا ہے۔ — قرآن نے کہا تھا۔ آسمان کو دو دن
 میں پیدا کیا۔ خالص صاحب نے کہا چار دن میں۔ قرآن و حدیث نے کہا
 زمین کو چار دن میں۔ — خالص صاحب نے کہا دو دن میں۔ اللہ کے
 رسول نے فرمایا ہے کہ دارُہی منڈانے والے کو میں قتل کر ڈالوں گا۔
 دارُہی منڈانے والے پر میں غضب کرتا ہوں۔ یہ بد دعا کرتا ہوں۔ اللہ
 نے قرآن پاک میں یہ نہیں کہا ہے نہ دارُہی منڈانے والے پر لعنت ہے۔
 گناہ ہونا اور چیز ہے۔ جو چیز گناہ ہو اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ خدا
 کی لعنت کیا جائے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم قتل کی دھمکی دے جس چیز
 کو اللہ کے رسول نے نہیں کیا ہے۔ تم سرور کائنات کے اوپر بھقوپ ہے ہو۔
 تم نے تو نبی پر نیا نبی بنا لیا ہے۔ حدیث کے مقابلے میں ایک حدیث بنائی
 ہے جو چیز قرآن میں نہیں ہے اس کو تم قرآن بتا رہے ہو جو بات اللہ نے
 نہیں کہی ہے وہ اللہ کے اوپر بھقوپ رہے ہو۔ خدائی کرسی۔ خدائی اقتدار
 خدائی صحیفہ سے کھیلنے والو! ناموس رسالت سے کھیلنے والو! شریعت کا

یہ کون بول رہا ہے؟ رضا خانی بول رہا ہے کہ مرنے کے بعد نیکیرین پوچھیں
 گے کہ من ربکم؟ تو یہ نہیں کہیں گے ربی اللہ۔ ا
 ادب سے سر جھکا کر نام لے لوں گا رضا خاں کا
 جب فرشتہ پوچھے گا تیرا نبی کون تھا؟ تو یہ نہیں کہیں گے کہ جام کوثر
 پلانے والے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہمارے پیغمبر۔
 کیا کہے گا؟ ادب سے سر جھکا کر نام لے لوں گا رضا خاں کا۔ — بتاؤ
 تمہارا عقیدہ یہ ہے کہ حشر کے میدان میں بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بھول
 جاؤ گے۔ احمد رضا خاں کا نام لو گے تو قبر کی زندگی میں بھی اللہ اور اس کے
 رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بھول جاؤ گے۔ احمد رضا خاں کا نام لو گے۔
 بتاؤ تم نے نبی کی تعظیم کی ہے یا توہین کی ہے؟ تم نے سرور کائنات کا مرتبہ
 گھٹایا ہے۔ تم نے احمد رضا خاں کا مرتبہ بڑھایا ہے۔ اس کو پکا سچا سنی
 مسلمان برداشت نہیں کر سکتا ہے۔ اس لئے کہ تم قرآن کے خلاف قرآن
 بنانے والے ہو۔ تم حدیث کے خلاف حدیث بنانے والے ہو۔ تم ایمان کے خلاف
 ایمان بنانے والے ہو۔ تم شریعتوں کے خلاف شریعت بنانے والے ہو۔ تم
 مسئلوں کے خلاف مسئلہ بنانے والے ہو۔ تم عقیدوں کے خلاف عقیدہ بنانے
 والے ہو۔ تم جنت کا مقابلہ نئی جنت بنانے والے ہو اور تم جہنم کے مقابلہ میں
 اپنی خود جہنم بنانے والے ہو۔ بتاؤ تمہارا کیا جوڑ ہے؟ ہم اہلسنت والجماعت
 جن کا سکہ ساری دنیا اسلام کے اندر چلتا ہے۔ تم وہ مسلمان ہو جو کنوئیں
 کے مینڈک ہو۔ مرغی کے دربے کے اندر ہو۔ اس دنیا میں بھی تمہارا
 ایمان نہیں چلتا۔ ہم وہ مسلمان ہیں جو مولینا ابوالکلام آزاد تھے۔ ہم وہ مسلمان
 ہیں جو مولینا محمد علی جوہر تھے۔ ہم وہ مسلمان ہیں جنہوں نے اس ملک کو انگریزوں

مذاق اڑانے والو! آج تم بچ کر نہیں جاسکتے ہو۔ اگر تم نے کوئی جواب دیا ہے میرے ان سوالات کا تو پھر ایک بار دہراؤ۔ اور پوچھ لو اس مجمع سے کہ تم نے کیا جواب دیا ہے۔ اور عرض ٹائم پاس کرنا کوئی کمال کی بات نہیں ہے۔ میں کہے دیتا ہوں کیا تم ایسے ہی ٹائم پاس کرتے رہو گے؟ — لیکن طاہر حسین جو تمہارے سر پر چڑھ کر بول رہا ہے۔ تمہارے مولوی سے دبتا نہیں ہے۔ یہ خالص صاحب کو جہنم کے دہکتے ہوئے انگارے سے نکال لے۔ جہنم کے عذاب سے نکال لے، فرشتوں کی بھرٹ سے نکال لے۔ خدا کے قہر و غضب سے نکال لے۔ نبی پاک کی ناراضگی سے نکال لے۔ تم نے کیا جواب دیا ہے مولوی مطیع الرحمن صاحب میرے ان سوالات کا؟ جواب بتاؤ۔ اور میں اپنا ٹائم کاٹ کے دیتا ہوں کہ میرے سوالات کا جواب دہراؤ۔

مناظرہ کیٹی ہم دونوں کے طرف سے علماء سے ریکوسٹ کریں گے کہ اس طرح سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ ہم لوگ کم از کم والے اور زیادہ والے ہوتا ہے۔ احمد رضا بھی سوال ہوتا ہے کہ اگر ان دونوں کے پاس کتبہ ہے تو وہ دونوں پارٹی کے عالم سے سوال کریں کہ ان دونوں کو یہ مسئلہ کیا ہے؟

طاہر حسین میں نے سوال کیا گیا ہے کہ اس مسئلہ سے متعلق تو میں کہوں گا کہ مولوی طاہر صاحب اس کتاب کا نام لیا ہے۔ میں اس کتاب کا مطالعہ کرتا ہوں وہ مجھے کتاب دکھائیں کتاب دکھانا ان کی ذمہ داری ہے۔

ہم دیکھیں گے کہ صحیح کہہ رہا ہے یا غلط؟
مجمع سے آوازیں ہاں کتاب دکھاؤ! کتاب دکھاؤ۔ پہلے کتاب دکھاؤ

پہلے تو مناظرہ کیٹی نے دیوبندی مناظر سے کتاب مانگی مگر پھر صدر مولوی طاہر سے کچھ دبی دبی سے زبان میں بات کرنے کے بعد کہا کہ وہ کتاب نہیں دیں گے۔ عبارت پڑھ کر سنار ہے ہیں۔ پھر سن لیجئے۔ اس مولوی طاہر نے عبارت پڑھنی شروع کی.....

دیوبندی مناظر ص ۱۳۱ پر کسی نے سوال کیا ہے۔ مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دارہی منڈانے والے اور خشنی کرانے والے اور حد شرعی سے کم رکھنے والے فاسق ہیں یا نہیں؟ اور ان کے پیچھے نماز فرض خواہ تراویح پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ حدیث شریف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں کیا ارشاد فرمایا ہے۔؟ اور وہ شرک کے دن کس گروہ میں اٹھے گا؟ بینوا تو جہرہ۔ یہ سوال کیا ہے پوچھنے والے نے احمد رضا سے۔

الجواب :- احمد رضا خان صاحب جواب پڑھ رہے ہیں۔ دارہی منڈانے والے اور کترانے والا فاسق ملعن ہے۔ اسے امام بنانا گناہ ہے۔ فرض ہو یا تراویح۔ اسے امام بنانا جائز نہیں۔ یہاں تک اس نے صحیح جواب دیا۔ اس پر ہمارا کوئی اعتراض نہیں۔ آگے بکھتے ہیں وہ۔ حدیث میں اس پر غضب اور ارادہ قتل وغیرہ کی وعیدیں وارد ہیں۔ اور قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے

مخالفوں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ یہ ہے مولانا احمد رضا خان صاحب کی کتاب۔ اسکی ۱۳۰ پر اس کا سوال بھی ہے اور اس کا جواب بھی۔

مناظر اہل سنت
انصاف یہ کہتا ہے کہ جو کہے کہ فلاں جگہ چوری ہو گئی ہے اسے دکھانا پڑے گا۔ کوئی کہے کہ ہمارے گھر میں چور گھس گیا اور اس نے چوری کر لی تو کیا پولس افسران اس کے کہنے پر اس شخص کو گرفتار کر لے گا؟ یا۔ یہ بھی تفتیش کریگا کہ واقعاً چوری ہوئی ہے یا نہیں؟ اور اس شخص نے چوری کی ہے یا نہیں؟ دیوبندی مناظر نے یہ کہا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے احکام شریعت میں ایسا لکھا ہے تو کیا ان کے کہنے سے مان لیا جائے گا؟ یا اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ دکھائے کہ اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے یا نہیں؟ کوئی آدمی کہے کہ فلاں زمین ہماری ہے تو وہ زمین کا کاغذ دکھائے گا یا نہیں؟ وہ براہ راست ہیں نہیں دینا چاہتا ہے تو پولس افسران کی معرفت دیکھ

دیوبندی مناظر
سبھا پتی صاحب اور سمجھدار آدمی سے یہ گنداش کریں گے کہ مولوی صاحب کو آپ ہرگز کسی بہانے سے نکلنے مت دیجئے۔ بڑے موقع اور بڑے قیمت سے آگئے یہاں بیچا ہے۔ آج ان کا فائنل کر یہ کم ہونا چاہیئے۔ اور کتاب ان کو نہیں لے جانا چاہیئے بلکہ شیخ سے ہاں کتاب دکھائیے۔ کتاب دکھائیے۔ کتاب میں اگر ہے تو دکھاتا کیوں نہیں؟ کتاب دکھائیے۔ کتاب دکھائیے۔

مناظر اہل سنت
لوگو! اب جواب سن لو۔ کتاب تو ہم

کمپٹی اور پولس افسران کے ہاتھ سے مانگے تھے مگر وہ کتاب دینے کے لئے کسی طرح تیار نہیں ہوئے۔ بھائیو! انصاف یہ ہے کہ بات سچی تھی تو کتاب دے دیتے مگر اس سے آپ سمجھ جاؤ۔ پھر بھی ہم جواب دے دیں گے۔ جواب یہ ہے کہ دارہی منڈانے والا اماکن نے تو ہمارے نزدیک نماز مکروہ تحریمی، حرام کے قریب۔ اور ان کے نزدیک بھی۔ ان کی کتاب میں بھی ہے۔ دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ ص ۵۵۵ مطبع قاسمی دیوبند۔
الجواب :- افعال مذکورہ سخت کبائر ہیں اور ان کا مرتکب اشد فاسق و فاجر مستحق عذاب بیران و غضب رحمن اور دنیا میں مستوجب ہزاراں ذلت۔

اور سنو! درمختار میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مرد عورتوں کی شکل بنائے جو عورت مردوں کی شکل بنائے اس پر لعنت ہے۔ مرد اگر عورت کی شکل بنائے تو لعنت۔ عورت اگر مرد کی شکل بناتی ہے تو لعنت۔ اگر عورت بال کٹائے، عورت بال کٹا کے مرد کی شکل بنالے تو اس پر لعنت۔ اور اگر مرد دارہی منڈا کے عورت کی طرح چہرہ بنالے، تو اس پر لعنت۔ اور اگر مرد دارہی منڈا کے عورت کی طرح چہرہ بنالے تو اس پر لعنت۔ یہ اسلامی حکم ہے مسلمانوں کے لئے۔ اور آپ دکھائیے ہیں کہ پولس افسران بھی دارہی منڈاتے ہیں تو اعلیٰ حضرت نے ان کے لئے بھی لعنت بتایا ہے۔ میں کہتا ہوں وہ تو نماز بھی نہیں پڑھتے ہیں تو کیا نماز نہیں پڑھنے والے پر اللہ کا غضب نہیں؟ ارے بھائی! یہ تو مسلمانوں کے لئے حکم ہے۔ یہ پولس کے افسران مسلمان ہی کب ہیں؟ یہ حکم تو مسلمانوں کے لئے

ہے کہ عورت مرد کی طرح نہ بنے اور مرد عورت کی طرح نہ بنے۔
 اور جو عورت مرد کی طرح بنے اور جو مرد عورت کی طرح بنے، پیارے رسول
 نے فرمایا کہ اس پر لعنت ہے اور میرے آقا سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کا فرمایا ہوا اللہ تعالیٰ کا فرمایا ہوا ہے۔ قرآن پاک میں ہے ماینطق
 عن الہوی ان ہوا لا وحی یوحی رسول اپنی طرف سے کوئی بات
 نہیں کہتے۔ ان کی بات وحی خدا ہوتی ہے۔ حدیث قرآن کی تفسیر ہے۔
 تو حدیث کی بات قرآن کی بات۔ اس لئے رسول کی طرف سے لعنت ہے۔
 تو خدا کی طرف سے لعنت ہوئی۔ حدیث میں لعنت ہے تو درحقیقت قرآن
 میں لعنت ہوئی ہے۔ جو مسلمان دارہی منڈواتا ہے اس پر بھی خدا کی لعنت
 جو مسلمان شراب پیتا ہے اس پر بھی خدا کی لعنت۔ قرآن نے کہا ہے۔
 لعنتہ اللہ علی الکاذبین جھوٹ بولنے والوں پر خدا کی طرف سے
 لعنت ہے۔ آج کتنے لوگ جھوٹ بول رہے ہیں تو کیا ان پر خدا کی لعنت
 نہیں ہوگی؟ لوگوں کو بھڑکار رہے ہو کہ ستنے لوگ دارہی منڈواتے ہیں
 تو اعلیٰ حضرت نے سب پر خدا کی لعنت بتائی ہے۔ آج کتنے لوگ ہیں جو نماز
 نہیں پڑھتے ہیں تو کیا تمہارے نزدیک ان پر خدا کی لعنت نہیں؟ آج کتنے
 لوگ جھوٹ بولتے ہیں کیا تمہارے نزدیک ان پر خدا کی لعنت نہیں؟
 اسلام کا قانون ہے کہ مسلمان دارہی منڈائے مسلمان ایک مٹھی دارہی
 رکھے اس قانون کے خلاف جو کرے گا یقیناً اللہ و رسول کی لعنت ہوگی۔
 جھوٹ بولنے والے پر اگر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے تو دارہی منڈانے والے پر
 بھی اللہ کی لعنت ہوگی۔

دیوبندی مناظرہ۔ حدیث میں اس پر قتل کی وعیدیں ہیں۔ یہ کہاں

لے جیسا کہ بخاری و مسلم میں ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا لعن اللہ الواشعات والمستوثات ۹

ہیں، غضب کی بددعادی ہے۔ قتل کی دھمکی دی ہے۔ وہ آپ نے کون
 سی حدیث دیکھی کہ حضور نے غضب کی بددعادی ہے اور قرآن میں لعنت
 ہے۔ ذرا وہ تو حدیث دکھاؤ جس میں قتل کی بات ہو۔ وہ تو آیت دکھاؤ جس
 میں لعنت ہو۔ سوال جواب میں مطابقت ہونی چاہئے۔ وہ حدیث دکھاؤ
 جس میں غضب کا لفظ ہو اور ارادہ قتل کی وعید ہو اور تم قیامت کی صبح
 تک دکھا نہیں سکتے انشاء اللہ ثم انشاء اللہ آپ نہیں دکھا سکتے۔ ہم پوچھنا
 چاہتے ہیں آپ کو یہاں آکر کتاب دیکھنے میں کیا عذر ہے؟ کیا مانع ہے؟
 ہم پولس انچارج کے ساتھ آپ کو دعوت دے رہے ہیں۔ سبھا پتی صاحب
 کے ساتھ آپ کو دعوت دے رہے ہیں۔ چائے بھی پیش کریں گے۔ یہ ہے
 احکام شریعت؟ اس کو آپ دیکھ لیجئے اور چاہتی تو اسٹریٹ کروالیجئے۔ اگر آپ
 چاہتے ہیں کہ نوٹ کروالیں تو آپ اس کو نوٹ کر لیجئے۔ ہم یہاں کسی اردو
 جاننے والے سے درخواست کریں گے کہ عبارت، الفاظ نوٹ کر لیجئے۔ اور

(بقیہ حاشیہ ص ۸۲۲) والمتعنصات والمتفاجات للحسن المغیرات۔ تو ایک عورت آپ کی
 بارگاہ میں آئی اور عرض کیا۔ سنا ہے آپ نے کوہ بالا عورتوں پر لعنت بھیجی ہے؟ حضرت عبد اللہ
 بن مسعود نے فرمایا جس پر اللہ کے رسول نے لعنت بھیجی ہو اور جس پر اللہ کی کتاب میں لعنت
 آئی ہو میں کیسے نہ اس پر لعنت بھیجوں؟ اس عورت نے عرض کیا کہ میں نے بھی قرآن پڑھا
 ہے مگر مجھے اس میں یہ بات نہیں ملی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تم نے
 سمجھ کے قرآن پڑھا ہوتا تو یہ بات تمہیں قرآن میں ضرور ملتی کیا تم نے قرآن کریم کی یہ آیت نہ
 پڑھی ہے؟ ما اتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانہموا۔ رسول تمہیں جو عطا کریں
 اسے لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز آ جاؤ۔ اس عورت نے کہا جی ہاں یہ آیت تو پڑھی ہے حضرت
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا نے فرمایا تو حضور نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ فقال صالی
 لا لعن من لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن ہو فی کتاب اللہ قتالت لعن قرأت
 ما بین اللوحین فھا وجبت فیہ ما تقول قال لئن کنت (باقی حاشیہ ص ۸۲۳ پر)

عبارت نوٹ کر کے متقارن انچارج سے سمجھا پتی صاحب سے کہیں کہ یہ الفاظ حدیث میں دکھائیں اگر وہ حدیث میں دکھا دیں تو مناظرہ ختم ہے کسی حدیث میں تو وہ دکھا نہیں سکتے۔ ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہیں۔ یہاں تو دارھی منڈانے کا مسئلہ ہے۔ عورتوں کی بھی دارھی ہوتی ہے کیا؟ دیکھئے یہاں لکھا ہے کہ حدیث میں اس پر غضب اور ارادہ قتل کی وعیدیں ہیں۔ وہ حدیث دکھاؤ جس میں رسول نے فرمایا ہو اور اس حدیث کو دکھائیے۔ یہ کتاب کیا ہے؟ احکام شریعت۔ مولوی احمد رضا خاں صاحب کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ رائٹر اس کے وہ ہیں اور وہ اس کے حصہ دوم ص ۱۱۳ پر لکھتے ہیں کہ رسول اللہ نے دارھی منڈانے والے پر غضب اور ارادہ قتل وغیرہ کی وعیدیں۔ تو وہ حدیث دکھائیے جو خاں صاحب نے دعویٰ کیا ہے۔ دعویٰ کچھ اور ہے دلیل کچھ اور ہے۔ دعویٰ میں ہے پگڑی اور دلیل میں لار ہے ہیں جو تا۔ دعویٰ میں ہے کرتا اور دلیل میں لار ہے ہیں پا جامہ۔ اس کو دعویٰ دلیل کی مطابقت اتنی بھی تمیز نہیں ہے۔ دکھاؤ اللہ کے رسول کی کون سی حدیث ہے جس میں حضور نے دارھی منڈانے والے کو قتل کی دھمکی دی ہو؟ ارادہ قتل کا اظہار فرمایا ہو؟ کہ میں دارھی منڈانے والے کو قتل کرنا چاہتا ہوں قتل کر ڈالوں گا۔ سرور کائنات نے یہ الفاظ نہیں فرمائے۔ حدیث کے الفاظ نہیں ہیں۔ ایسی کوئی حدیث نہیں ہے۔

مناظر اہل سنت

حضرات! دارھی سمبندھ میں میں نے ان کے کتاب سے ثابت کیا اور درمختار کی عبارت سے

(بقیہ ۳۷۷ کا) فتاویٰ لفظ وجدتیہ اما قرات ما اٹکم الرسول فخذوه وما نہکم عنہ فانہموا قالت بلی قال فانہ قد نہی عنہ متفق علیہ مشکوٰۃ شریف باب التہلیل

بھی ثابت کیا کہ اللہ کی لعنت ہوتی ہے ایسے ہی جھوٹ بولنے والے پر بھی اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ اور ہم نے بتایا کہ یہ صرف ہمارا بریلی والوں کا مسلک نہیں ہے خود دیوبندیوں کے بڑے مولینا نے بھی یہی لکھا ہے۔ دارھی منڈانے کا یہی ہوتا ہے حکم۔ آج عام پبلک چونکہ اسلام کے احکام سے دور ہو گئی ہے۔ اسلامی قانون پر عمل نہیں کر رہی ہے اس لئے پبلک کو بھڑکانے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک دارھی منڈانے والے پر اللہ کی لعنت — ارے جھوٹ بولنے والے پر بھی تو اللہ کی لعنت۔ آج کل کتنے لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ اور یہ دیکھئے ان کی کتاب فتاویٰ رشیدیہ۔ ہماری بات ٹیپ بھی ہو رہی ہے اور وہ چاہیں تو میں کتاب بھی بھیج دوں۔ وہ اس میں دیکھ لیں۔ اگرچہ انہوں نے مجھے نہیں دی، مجھینے میں ڈر گئے۔

جمع سے آویں بے شک، بے شک لے جاؤ کتاب دیکھ لو۔

مناظر اہل سنت

فتاویٰ رشیدیہ میں لکھتے ہیں۔ دارھی کتروانے منڈوانے اور مونچھیں بڑھانے کے بارے میں:

”افعال مذکورہ سخت کبائر ہیں اور ان کا مرتکب اللہ فاسق و فاجر

سستی عذاب نیران و غضب رحمن اور دنیا میں مستوجب ہزاراں ذلت“

سخت کبائر یعنی بہت بڑے گناہ۔ نیران کے معنی جہنم سستی کے معنی مقدار۔ توجہ دارھی کٹانا ہے یا مونچھیں بڑھانا ہے وہ جہنم کے عذاب کا حقدار۔ رحمن کا غضب اللہ کا غضب ہے اس پر۔ وہی لعنت وہی غضب — خود دیوبندی مولوی لکھتا ہے۔ جو دارھی نہ رکھتا ہو۔ جو دارھی منڈواتا ہو یا

مونچیں بڑھاتا ہو اس پر اللہ کا غضب ہے اور دنیا میں عذاب اور طرح طرح کی ذلت۔ دنیا میں بھی ہر طرح کا ذلیل اور آخرت میں بھی جہنم کے عذاب کا حقدار۔ خدا کی لعنت کا مستحق۔ خدا کے غضب کا حقدار۔ بھائیو! وارسی منڈانے والی بات تو اسلامی قانون کے مطابق ہے ہم بولیں یا وہ بولیں۔ جو بات اللہ و رسول کی ہے وہ صحیح ہے اس لئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے جو لکھا ہے وہ صحیح ہے اسلامی قانون کے مطابق لکھا ہے کوئی غلط نہیں لکھا ہے۔

اور میرے بھائی! میں ایک بات بتاؤں۔ مولانا کی عادت ہے مولانا نے مجھے چائے پینے کی دعوت دی ہے ذرا سوچئے۔ میرا گھر یہاں قریب میں۔ یہ پورا علاقہ میرا علاقہ ہے۔ میرا پورا علاقہ دینا بیچور ہو یا مالہ کٹہار ہو، یا پورنیہ ہو۔ سب ملا ہوا ہے۔ میرا گھر بالکل بارڈر پر ہے۔ مولانا تو میرے گھر پر آئے ہیں کھانے کے لئے۔ یہ مجھے کیا چائے پلائیں گے۔؟ یہ میرے ضلع میں آئے ہیں۔ صلح الرحمن گھر میں ہے باہر نہیں گیا ہے۔ وہ میرے ضلع میں آئے ہیں۔ وہ میرے ضلع کا آب و دانہ کھا رہے ہیں۔ پانی پی رہے ہیں وہ مجھے کیا کھلائیں گے؟

بہر حال دوسرا سوال ہے ان کا۔ مناظرہ کمیٹی کا دوسرا سوال ہے۔ جام کوثر احمد رضا خاں صاحب کیسے پلا سکیں گے؟ میں کہتا ہوں۔ جھوٹے ہیں وہ وہ ہماری کتاب ہے ہی نہیں۔ یہ جس کتاب کا نام لیتا ہے وہ کتاب ہماری نہیں ہے۔ وہ گڑبڑ کے اپنے من سے چھاپا ہے یا کہیں سے لایا ہے۔ وہ ہماری کتاب نہیں ہے۔ اسے جو کتاب ہے ہماری اس کتاب کا نام لو۔ جھوٹی کتاب کا نام لیتے ہو اس کتاب کو تو ہم مانتے ہی نہیں۔

بہر حال حضرات! ہم نے جو ان کی کتابوں سے دکھایا کہ وہ لوگ نیا نیا مانتے ہیں۔ نیا کلمہ پڑھتے ہیں۔ نئے درود کے قائل ہیں۔ تو وہ بھی بول دے کہ وہ کتابیں ہماری نہیں ہیں۔ ہمت ہے تو بول کر کہ کتابیں ہماری نہیں ہیں۔ اس کو مثال سے سمجھو۔ اگر آج ہم سے کوئی کہے۔ "یا نبی سلام علیک" اس گاؤں میں "بالیر پور" میں تم نے آج صبح کیوں پڑھا ہے؟ تو ہم کہیں گے۔ بھائی! ہم تو بالیر پور آج صبح کے وقت تھے ہی نہیں۔ ہم تو تھے شام پور میں۔ بالیر پور میں ہم کیسے پڑھے؟ یہاں جو پڑھا ہے وہ جانے۔ اسی طرح جس کتاب "نعمۃ الروح" کا تم نام لیتے ہو وہ کتاب ہماری ہے ہی نہیں جس کی کتاب ہے وہ جانے۔ اس لئے اس کتاب کو پڑھ کے تم ہم کو بدنام نہیں کر سکتے جو لکھا ہے اس کو جو چاہو کہو۔ وہ ہماری کتاب نہیں۔ رہی تمہاری کتابیں جو ہم نے دکھائی ہیں تو تم بھی کہہ دو کہ وہ ہماری کتابیں نہیں ہیں۔ ہے ہمت تو کہہ دو۔ ہم تو کہتے ہیں کہ وہ ہماری کتاب نہیں۔ مگر تم نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ تمہاری ہی کتابیں ہیں۔ جو کتاب ہماری تھی۔ ہم نے کہا کہ وہ ہماری کتاب ہے اور جو کتابیں ہماری نہیں، اسے دکھا کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہو۔ وہ کتاب جس نے لکھی ہے وہ جانے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ وہ ہماری کتاب نہیں۔

ہم سے پوچھتے ہو کہ احمد رضا خدا کیسے تھے؟ ارے جب ہم کہتے ہیں کہ وہ کتاب ہماری نہیں اس میں کیا لکھا ہے ہم اس کے ذمہ دار نہیں اس میں جو صحیح لکھا ہے وہ صحیح ہے اور جو تمہارے بقول غلط لکھا ہے وہ تم جالو۔ ہم اس کے ذمہ دار نہیں۔ ہماری کتاب ہوتی تو ہمارے ذمہ اس کا

جواب ہوتا۔ اس کی صفائی ہوتی۔ تم تو وہ کتاب گڑھ کے لئے ہو۔
اس لئے تم اس کا جواب دو۔ اور بتاؤ کہ گڑھی ہوئی کتاب کا جھوٹا الزام
کیوں دیتے ہو؟ — بہر حال میرے بھائی! ہم نے اپنا مدعی ثابت
کر دیا ہے۔ اور ان کے الزام کی صفائی بھی دے دی۔ مگر وہ نہ تو صفائی دے
سکے اور نہ ہی الزام ثابت کر سکے۔

دلیپندی مناظر

ابھی آپ کو زیادہ پریشانی نہیں ہوگی۔ تو مولنا
ہمارے دلدل میں پھنس گئے ہیں اور نکلنا بیچارے
کے لئے کیسے مشکل ہو رہا ہے؟ مولنا کہتے ہیں وہ نغمۃ الروح ہماری کتاب
نہیں ہے۔ ہم نے مولنا سے کہا تھا۔ آپ کی کتاب کون کون سی ہے اس کی
لسٹ مجھے دے دیجئے تاکہ آسانی ہو کہ آپ کی کتاب کون کون سی ہے؟ —
تو پہلی چیز انہوں نے یہی غلط کہی ہے۔ اس لئے کہ ان سے بڑے عالم جو
گذرے ان کی جماعت کے۔ ان کی کبھی ہوئی کتاب ہے۔ "برق خداوندی"
اس "برق خداوندی" میں "نغمۃ الروح" کو ان کے بڑے عالم نے اپنی کتاب
تسلیم کیا ہے اور اس شعر کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ تو میں پوچھنا
چاہتا ہوں کہ نغمۃ الروح ان کی کتاب نہیں ہے۔ "برق خداوندی" ان کے
کتاب ہے یا نہیں؟ — بولے مولوی صاحب! ذرا زور سے بول دیجئے لوگ
سن لیں۔ جلدی کیجئے۔ دیر مت کیجئے۔ ذرا ہمت کیجئے۔ برق خداوندی ان کی
کتاب ہے یا نہیں؟ "الملفوظ" ان کی کتاب ہے یا نہیں؟ "الملفوظ" میں
ان کے خالص صاحب نے یہ دعویٰ کیا۔ سات دن چار دن ہیں۔ اللہ نے ساتوں
آسمان پیدا کیا۔ یہ ان کی کتاب ہے یا نہیں؟ "الملفوظ" میں ان کے خالص صاحب
یہ دعویٰ کیا کہ چار دن میں اللہ نے زمین دو دن میں۔ اللہ نے ساتوں

زمین پیدا کی۔ بولے۔ یہ ان کی کتاب ہے یا نہیں؟ یہ ان کی کتاب
ہے یا نہیں؟ — اور احکام شریعت کو انہوں نے تسلیم کیا یا نہیں کیا؟
احکام شریعت جس کے اندر یہ لکھا ہوا ہے۔ اور بات کو سمجھئے گا مسئلہ یہ
نہیں یہاں پر کہ داڑھی کتروانے والے یا منڈوانے والے کا یہ عمل گناہ ہے شریعت
کی نگاہ میں اس کا مسئلہ نہیں ہے۔ میرا اعتراض اس پر نہیں ہے۔ میں یہ نہیں
کہنا چاہتا۔ یہ تو آپ کا کام ہے۔ یہ گناہ نہیں ہے۔ یہ میرا دعویٰ نہیں ہے۔
ہم بھی کہتے ہیں کہ یہ گناہ ہم بھی کہتے ہیں کہ یہ عمل غلط ہے۔ ہم بھی کہتے
ہیں کہ یہ نافرمانی ہے ہمارا اس پر اعتراض نہیں ہے کہ مولنا صاحب فتاویٰ
رشیدیہ دکھا رہے ہیں۔ اعتراض ہمارا اس پر ہے کہ اس میں جو حدیث لکھی
ہے انہوں نے۔ وہ حدیث تو اللہ کے رسول کے فرمان کا نام ہے۔ وہ حدیث
دکھائیے۔ حدیث مجھ کو چاہئے۔ دیکھئے صاف لکھتے ہیں یہاں۔ حدیث میں
اس پر غضب اور ارادۂ قتل وغیرہ کی وعیدیں ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں
کہ گناہ تو ضرور ہے۔ یہاں تک تو ٹھیک لکھا خالص صاحب نے۔ لیکن وہ
کون سی حدیث ہے۔ وہ کون سا رسول کا فرمان ہے کہ داڑھی منڈوانے والے
یا داڑھی کتروانے والے کو قتل کرنے کی دھمکی دی ہو کہ میں اسے قتل کر ڈالوں گا۔
وہ گریٹ مارڈ الزم کے لائق ہے۔ یہ دکھائیے دیکھو منٹلی پر وں بچے تو یہ چاہئے۔
میرے آقا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو قتل کرنے کیلئے نہیں آئے تھے آپ
کے خان صاحب تو لوگوں کو قتل کروا رہے ہیں مولوی مطیع الرحمن صاحب آپ قتل
کروانے آئے ہیں ارے اللہ کے رسول پر تم نے کیا تہمت ڈالی فتاویٰ رشیدیہ میں حدیث
حدیث لکھا ہے۔ دکھاؤ۔

یہ کہاں لکھا ہے کہ وہ حضور کا حکم ہے۔ یہ حدیث ہے فرمان ہے رسول پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اس میں ناراضگی ہے اللہ کے رسول کی — وہ

بہت شدید نافرمانی ہے یہ سب چیزیں شریعت میں یہ حکم ہے۔ میں مخالف
کے اس فتویٰ کو نہیں کاٹتا۔ اس پر میرا اعتراض نہیں ہے۔ اعتراض اس پر
ہے کہ مخالف صاحب جو یہ لکھ رہے ہیں کہ حدیث میں اس پر غضب اور ارادہ قتل
وغیرہ کی وعیدیں وارد ہیں۔ اور قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے۔ قرآن پاک
تو تیسرا پارہ ہے۔ ذرا اس میں یہ آیت دکھا دو۔ جہاں پر دارھی منڈانے
والے پر لعنت ہے۔ اتنا کھلا ہوا معاملہ اتنی کلیئر چیز۔ کیا قرآن لے کر نہیں
آئے تھے؟ احکام شریعت کو لے کر نہیں آئے تھے آپ؟ آپ کے پاس جو
کتاب موجود ہیں وہ آپ کی ہے۔ اور جو کتاب موجود ہے وہ ہے
ہی نہیں تمہاری۔ تو آپ کیوں تشریف لائے گھر میں بیٹھ رہتے تاکہ
ہم کو معلوم ہو جانا کہ مولوی مطیع الرحمن صاحب کی یہی ہے۔ آپ کہتے ہیں
کہ علاقہ میرا ہے۔ بے شک میں دور دراز سے بلایا گیا ہوں۔ مہربانی کی
لوگوں نے مجھ کو دعوت دی۔ آپ کو سوچنا چاہئے۔ آپ نے علاقہ کے
لوگوں کو اتنا تنگ کر دیا اور ایسا ماحول بنایا ہے کہ مجبور ہو کر طاہر حسین گیا دی
کو آپ کے یہاں ہمارا بنا پڑا آپ نے یہ ماحول بنایا، اس جرم کے مرتکب آپ
ہیں۔ آپ کو یہ پہلک معاف نہیں کر سکتی ہے۔ آپ کو یہ علاقہ معاف نہیں
کر سکتا ہے۔ اس پورے علاقہ کو آپ نے آگ کی بھیٹی میں جوڑ لیا ہے۔ ٹھونس
ڈالا ہے۔ اس پورے علاقہ کو آپ نے آگ لگا رکھا ہے۔ اس پورے علاقہ
کی شانتی بھنگ کرنے والے آپ ہیں۔ میں اس لئے آیا ہوں کہ شانتی کے بھنگ
کرنے والوں کو لوگ پہچان لیں۔ اور شانتی چاہنے والوں کو لوگ پہچان لیں۔
قتل کروانے کا جو پروگرام بناتا ہے اس کو بھی لوگ پہچان لیں اور رحمت عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کو بے کر آنے والا ہے اس کو بھی لوگ پہچان لیں۔
فتاویٰ رشیدیہ میں پرٹھ کر دکھاؤ کہ اس میں حدیث لکھا ہے کیوں آنکھوں

میں دھول جھونک رہے ہو۔ چشمہ اتار کر پڑھ لیجئے فتاویٰ رشیدیہ۔
اور یہ دیکھئے پھر احکام شریعت اس میں کیا لکھا ہے؟ حدیث میں۔
حدیث کہتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو۔ میرا دعویٰ یہ ہے۔
تمہارے مخالف صاحب نے رسول پاک پر تہمت باندھی ہے۔ قرآن نے جو بات
نہیں کہی ہے۔ اسے قرآن قرار دیا ہے تو جو غیر قرآن کو قرآن بتاتا ہو وہ
کافر ہوتا ہے۔ جو رسول اللہ پر تہمت باندھتا ہو۔ علمائے دیوبند کے
خلاف پر وپیگنڈہ کر دے اور جھوٹ بولے۔ تو کیا تعجب کی بات ہے؟ آپ
سب کا یہی کام ہے۔ آپ شوق سے کہتے رہتے۔ آپ کا کہنا ہے کہ میرا
علاقہ ہے۔ میں یہاں دھاندلی کرتا رہوں گا۔ میں یہاں فریب اور دھوکہ
کرتا رہوں۔ باہر سے کیوں کو تو ال کو بلایا؟ اس کا ان کو غصہ ہے۔ طاہر حسین
کو کیوں بلایا؟ جب ان کی چندال چوکر پیڑی گئی۔ اس کی مکاری پکڑی
گئی۔ آج آپ کے علم کو ننگا کرنے کے لئے آپ کے علاقہ کے لوگ مشکور ہیں
کہ کسی کو تو ال کو بلائے۔ کسی سچے عالم کو بلائے۔ جو چور کے ہاتھ میں ہتھکڑیاں
ڈالنے والا ہو۔ اگر آپ میں ہمت ہے اور آپ نے حدیث پڑھا ہے اور آپ
علم رکھتے ہیں تو اللہ کے رسول کی وہ حدیث دکھائیے۔ مخالف صاحب یہاں
کیا بول رہے ہیں؟ حدیث میں اس پر غضب اور ارادہ قتل کی وعیدیں
وارد ہیں۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارھی منڈانے والے اور تروانے والے
کو قتل کرنے کے لئے کہا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے۔ یہ فراڈ ہے۔ میرے
نبی نے گناہ تو ضرور بتایا ہے۔ شریعت کی مخالفت تو اس کو ضرور بتائی ہے
لیکن معاذ اللہ کسی بھی انسان کو اسی جرم پر قتل کرنے کی دھمکی نبی پاک نے
نہیں دی ہے۔ قرآن میں لعنت کا کوئی لفظ نہیں موجود ہے۔ اگر

متہارے پاس قرآن بھی نہیں ہے تو اس کی بھی بھیک ہم سے مانگو۔ اور کتابیں کیا دکھا سکتے ہو ہیں۔ میں تو عرض کر رہا ہوں کہ ایک پوائنٹ پر چار بجے شام تک انشاء اللہ شمشاد اللہ یہیں لوگ جمع رہیں گے۔ اور تم اندھیرے ہونے تک بھی نہیں دکھا سکتے۔ اجالے میں کیا دکھاؤ گے؟ کوئی حدیث ہے متہارے پاس؟ کوئی حدیث دکھاؤ۔ دارھی منڈوانا گناہ ہے میں نے کب کہا کہ ثواب ہے۔ دارھی منڈوانا شریعت کی مخالفت ہے میں نے کب کہا کہ مخالفت نہیں ہے۔ میں نے کب کہا ہے یہ؟ یہ تو علماء دیوبند بھی کہتے ہیں۔ یہ تو شریعت کا فیصلہ ہے۔ یہ دکھائیے کہ حدیث میں کیا ہے؟ حدیث میں اس پر غضب اور ارادۂ قتل کی وعیدیں ہیں اور قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں کے ساتھ اس کا کیا حشر ہوگا۔ تو دارھی منڈوانے والا نبی کا مخالف ہوگا۔ اب بتاؤ نبی کے مخالف کو تم کیا کہتے ہو؟ دوست مانتے ہو؟ جنتی مانتے ہو؟ محب رسول مانتے ہو؟ عاشق نبی مانتے ہو؟ ذرا کھل کر بتاؤ۔ برے میں خالف صاحب سب کو کیوں جہنم رسید کر دیتے ہیں؟ خالف صاحب کے کہنے کا مطلب یہ ہے مولوی احمد رضا خاں کے۔ دارھی کتروانے والا اور دارھی منڈوانے والے دونوں نبی کا مخالف۔ بتاؤ نبی کے مخالف کو مسلمان کہو گے؟ یا غیر مسلم؟ بولو مطیع الرحمن بولو بولو!۔ نبی کے مخالفوں کو تم کیا مانتے ہو؟ ارے نبی کے مخالف کو کہتے ہو کافر نہیں۔ اب بتاؤ یہ فتویٰ صحیح کیسے ہوگا؟ اور نبی کا مخالف مسلمان ہو سکتا ہے تو لوگوں کو فراڈ دھوکہ دیتے ہو۔ جو نبی کو نہیں مانتا اس لئے وہ کافر ہے۔ ایسا ہے ویسا ہے۔ اس کا انکار درست نہیں ہو سکتا۔ پتہ یہ چلا نبی کی مخالفت کا متہارے

پاس ایک ایسا درجہ ہے کہ مخالف ہو کر بھی وہ مسلمان باقی رہتا ہے۔ میں کہتا ہوں بھی مخالف کے ایمان کو ثابت کرو۔ مشکل ہے۔

مناظر اہل سنت

حضرات! ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ بات حدیث میں نہیں ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ میں گناہ تو لکھا ہے اللہ کا غضب تو لکھا ہے مگر حدیث میں نہیں ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ فتاویٰ رشیدیہ میں حدیث کے خلاف لکھ دیا ہے۔ دیوبندی مولویوں نے حدیث کے خلاف لکھ دیا ہے۔ تو حدیث کے خلاف ان لوگوں نے خود لکھا ہے۔ لوگو! جو چیز حدیث میں نہیں ہے وہ ناجائز کیسے ہوئی؟ قرآن میں نہیں ہے تو ناجائز کیسے ہوئی؟ ان کے گھر کی چیز ہے جائز ناجائز؟ قرآن و حدیث میں ہے ہی نہیں تو پھر اس پر چہنی کیسے ہوگا؟ حدیث جیسا کہتی ہے ویسا ہی کرنے سے کیا جہنم میں جائے گا حدیث کے خلاف کرنے سے۔ بتاؤ اللہ کے رسول کی دارھی جتنی یا نہیں جتنی؟ دارھی جتنی حضور کی۔ اب اگر ہم دارھی منڈاویں تو ہم نے رسول کی طرح کیا یا رسول کے خلاف؟ رسول نے نماز پڑھی ہے اب اگر کوئی نماز نہیں پڑھتا ہے تو رسول کے خلاف کرتا ہے یا رسول کے موافق؟ بولو! نماز نہیں پڑھنے والا رسول کا مخالف ہوا یا رسول کا موافق؟ رسول کا مخالف ہوا تو کیا دارھی منڈاویں والا رسول کا مخالف نہیں ہوا؟ ان کے نزدیک دارھی منڈانے والا رسول کے خلاف نہیں کرتا ہے یعنی جو دارھی منڈاویں ان کے نزدیک رسول کے مطابق ہی کرتا ہے تو گویا رسول بھی دارھی منڈاویں تھے۔ نبی پاک صاحب نواک جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پورے مجمع کے سامنے اس قدر بہتان اور دھاندلی۔ مسلمانو! دیکھو یہ سرکار پر افترا کرتا ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا موافق ہے دارھی منڈانے والا — اور میں آپ کو بتاؤں انہوں نے یہ کہا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب نے قتل کرنے کی بات کہی ہے۔ ذرا سوچو! قتل کی دھمکی دینا اور قتل کرنے میں کتاب بڑا فرق ہے؟ یہ ہمارے پولس افسران ہیں۔ اگر مجمع نہ مانے تو پولس افسران کہیں گے۔ اے لوگو! اگر نہیں مانو گے تو لاٹھی چارج کروں گا تو کیا پولس افسران نے لاٹھی چارج کر دیا؟ مار دیا؟ یہ تو صرف کنٹرول کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ نبی نے کہا جو دارھی نہیں رکھے گا۔ نماز نہیں پڑھے گا۔ جماعت میں شامل نہیں ہوگا جی چاہتا ہے اسے قتل کر دوں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ نبی نے قتل کر دیا؟ لوگوں کو ڈرانے اور دھمکانے کے لئے نبی نے فرمایا۔ ارے دھمکانا الگ چیز ہے اور کرنا الگ چیز — جیسے کوئی پولس افسر کہہ دے نہیں مانو گے تو لاٹھی چارج کروں گا تو پولس افسر کا اصلی کام شانتی بحال کرنا ہوا۔ لاٹھی چارج کرنا نہیں — اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کام امن و شانتی بنانا ہے لوگوں کو قتل کرنا نہیں بھیج دھمکی دی تھی کہ یہ نہیں کرو گے تو ایسا ہوگا۔ تاکہ لوگ ڈر جائیں بُرے کام سے بچ کر رہیں۔

مولانا نے کہا۔ ہم بھی مانے ہیں کہ دارھی نہیں رکھتا وہ جہنمی ہے کتاب فتاویٰ رشیدیہ میں یہی لکھا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کیا نبی جہنمی بنانے کے لئے آئے تھے؟ تمہارے ہی بقول نبی جہنمی بنانے کے لئے آئے تھے؟ کیا شریعت جہنمی بنانے کے لئے ہے؟ دارھی منڈولنے والے کو جہنمی بنا دیا شریعت نے؟ معلوم ہوا کہ نہیں۔ نبی جہنمی بنانے کے لئے نہیں آئے تھے۔ جو لوگ نبی کی بات نہیں مان کر غلط کام کریں گے ان کو بتانے کے لئے آئے تھے۔

کہ غلط کام کرنے والوں کے لئے جہنم ہے۔ ہماری بھارت کی حکومت بنگال کی حکومت قانون بناتی ہے کہ جو چوری کرے گا اس کو مثلاً دو سال کیلئے جیل بھیجا جائے گا۔ تو حکومت لوگوں کو جیلی بنانے کے لئے نہیں ہے بلکہ جیل سے بچانے کے لئے ہے۔ لوگوں کو بتاتی ہے کہ چوری سے نہیں بچو گے تو جیل بھیجا جائے گا۔ اسی طرح شریعت جہنم سے بچانے کے لئے آئی ہے۔ شریعت برائی سے روکنے کے لئے آئی ہے۔ سچے راستے پر دارھی رکھانے پر مجبور کرنے کے لئے آئی ہے۔ اب جو نہیں رکھتا ہے وہ شریعت کی خلاف ورزی کرتا ہے تو شریعت اس کو دھمکی دیتی ہے کہ اگر تم شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہو اور اسلام کے قانون پر نہیں چلتے ہو تو تم کو جہنم جانا پڑے گا تم کو قتل کیا جائے گا — میرے بھائی! یہ آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے خلاف بتا دیا۔

مولوی طاہر! تم نے سوچا تھا کہ یہ محرم کا مہینہ ہے اور محرم کے مہینے میں سنی علمائے کرام عموماً تبلیغی پروگراموں میں چلے جاتے ہیں۔ مطیع الرحمن بھی باہر چلا گیا ہوگا۔ موقع غنیمت ہے ہم سیدھے سادھے مسلمان کا ایمان لوٹ لیں گے — مگر آج تمہیں شیر سے پالا پڑ گیا ہے۔ تم سمجھتے تھے کہ ہم آسانی سے بچ کر چلے آئیں گے مگر آج تم آسانی سے بچ کر نہیں جا پاؤ گے۔ آج تمہیں چھٹی کا دودھ یاد آئے گا۔ یاد رکھو۔ آج تم شیر کے جنگل میں پھنس گئے ہو۔ تم نے یہاں وہاں جھوٹ بول کر افواہ پھیلا کر اہلسنت کو بدنام کرنے کی بہت کوشش کی ہے۔ مگر ہم تم کو یہاں سے دھوکہ دے کر بھاگنے کی مہلت نہیں دیں گے اور تم کو بھاگنے کا موقع نہیں ملے گا۔ آج ہم نے تم کو پھانس لیا ہے۔

حضرات! یہ تو تھا دارھی کا مسئلہ۔ دارھی رکھتا ہے تو بھی مسلمان، نہیں رکھتا ہے تو بھی مسلمان۔ ہاں رکھتا ہے تو ثواب پائے گا۔ نہیں رکھتا ہے تو گناہ ہوگا۔ لیکن نیا نبی کوئی مانے تو مسلمان نہیں۔ نیا کلمہ پڑھئے تو مسلمان نہیں۔ نیا درود پڑھے تو مسلمان نہیں۔ نبی کو شاگرد بنائے تو مسلمان نہیں، شیطان کا علم نبی سے زیادہ بتائے تو مسلمان نہیں۔ خدا کی گود میں جا کر بیٹھ جانے کی بات کرے تو مسلمان نہیں۔ مولوی طاہر! تم دارھی رکھنے کی بات کرتے ہو۔ پہلے اپنا ایمان تو ثابت کرو۔ پہلے اپنا اسلام تو ثابت کرو۔

تم نے کہا کہ یہ کتاب اتنے دنوں تک کیسے اسی طرح چھپتی رہی؟ تو میں تم کو بتاؤں یہ دیکھو تمہارے گھر کی کتاب "امداد الفتاویٰ جلد ۲ ص ۲۸۳" اس میں ہے۔

علامہ ابن ہمام فتح القدیر باب النکاح الرقیق میں فرماتے ہیں
فهذا هو الوجه وكثيرا ما يفتقد الساهون الساهين - یعنی ایسا
بہت ہوتا ہے کہ بھولنے والے بھولنے والوں کی پیروی کر لیتے ہیں۔
بحر الرائق کتاب البیوع باب المتفرقات میں لکھتے ہیں۔ وقتہ
یقع كثيرا ان مولفایہ ذکر شیئاً خطأ فی کتابہ فیالی من بعدہ
من المشاخ فینقلون تلك العبارة من غیر تغیر ولا تنہی
فیکثر الناقلون لها واصلها الواحد محظی۔ یعنی ایسا بہت ہوتا
ہے کہ کسی مسئلہ کے لکھنے میں خطا کرتا ہے اس کے بعد علماء
و مشاخ اس کی دیکھا دیکھی لکھتے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ خطا کرنے
والا ایک ہی تھا۔ دیکھو صاحب در مختار نے یہ تبعیت صاحب

بحر الرائق کہ اقیمو الصلوٰۃ والذکوٰۃ قرآن میں ۸۲ جگہ

ہے حالانکہ یہ شمار غلط ہے صرف اعتماداً یہ غلط شمار منقول ہو گیا

قرآن عظیم موجود ہے دیکھ لیجئے صرف ۳۲ جگہ یہ جملہ ملے گا۔ نہ

یعنی جو بات آج سے پچاس سال، ساٹھ سال بلکہ سو دو سو سال
پہلے کسی کی غلطی سے لکھ گئی، چھپ گئی اب جو اس کی نقل ہوگی اور چھپے
گی۔ دوسرا نقل کرے گا اور چھاپے گا تو اسی کے مطابق نقل کرتا اور چھاپتا
چلا جائے گا۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ ایسا ہوتا رہتا ہے۔ قرآن شریف
کے بارے میں بحر الرائق میں غلط لکھ گیا ہے کہ اقیمو الصلوٰۃ والذکوٰۃ
۸۲ جگہ ہے۔ اور غلط کب لکھا گیا؟ دسویں صدی ہجری میں۔
اور آج تک وہ غلطی بحر الرائق میں چھپتی چلی آرہی ہے۔ تو ہم کہتے
ہیں کہ المفوظ کے اس نسخہ میں کاتب نے غلط لکھ دیا تھا۔ اسی سے نقل
ہو کر غلط چھپا۔ مگر ہمارے پاس جو نسخہ ہے صحیح ہے۔۔۔۔۔ بہر حال
جو غلط چھپا ہے ہم کہتے ہیں کہ وہ غلط چھپا ہے۔ تم بھی کہہ دو کہ تمہارا نیا
نبی والا مسئلہ غلط چھپ گیا ہے۔ بولو تو، بولو! کہ نیا کلمہ غلط چھپ گیا
ہے نیا درود غلط چھپ گیا ہے۔ بولو تو، بولو! کہ نئی کی ہمت ہے؟۔۔۔
مسلمانو! یہ فتنہ و فساد کرانے کے لئے آئے تھے۔ یہاں آکر فساد کرنا چاہتے
ہو؟ فساد کون کرتا ہے؟ ہمیشہ دیوبندی۔ یہ دیکھو ان کی کتاب ہے
"ارواح ثلاثہ" جو میرے گھر کی کتاب نہیں ہے۔ ہمت ہے تو کہہ دو کہ ہماری
بھی کتاب نہیں ہے۔ جیسے میں نے کہا کہ میری کتاب نہیں ہے ایسے ہی تم بھی
کہہ دو کہ یہ میری کتاب نہیں ہے۔ میں تو تمہاری کتاب لے کر آیا ہوں۔ تم
تو چوری کی کتاب کہیں سے لائے ہو۔ کتاب میں لکھا ہے۔ لکھا ہے:

۹۹ مولوی اسماعیل صاحب نے تقویۃ الایمان اول عربی لکھی تھی چنانچہ اسکا ایک نسخہ شیخ پاس اور ایک مولانا گھوڑی کے پاس اور ایک نسخہ مولوی نصر اللہ خوجوی کے کتب خانہ میں تھا۔ اس کے بعد مولانا نے اس کو اردو میں لکھا اور لکھنے کے بعد اپنے خاص خاص لوگوں کو جمع کیا جن میں سید صاحب۔ مولوی عبدالحی صاحب۔ شاہ اسحق صاحب۔ مولانا محمد یعقوب صاحب۔ مولوی فرید الدین صاحب مراد آبادی۔ مومن خاں۔ عبداللہ خاں علوی (استاذ امام بخش صہبائی مولانا مملوک علی صاحب) بھی تھے۔ اور ان کے سامنے تقویۃ الایمان پیش کی، اور فرمایا کہ میں نے یہ کتب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آگئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے۔ مثلاً ان امور کو جو شرک حنفی تھے شرک جملی لکھ دیا گیا ہے۔ ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی۔ اگر میں یہاں رہتا تو ان مضامین کو آٹھ دس برس میں بتدریج بیان کرتا۔ لیکن اس وقت میرا ارادہ حج کا ہے اور وہاں سے واپسی کے بعد عزم جہاد

(بقیہ حاشیہ ۸۳۷) • ہذا مسئلہ جواب صحیحہ اس پر مولانا عبد السمیع صاحب رامپوری نے انوار سالعہ میں کڑی گرفت کی تو گنگوہی تھلا کر نکلتے ہیں۔ جس حسن علی کے دستخط ہیں خواہ غنواہ اس پر مطاعن لفظی کرنی بھی دور از دیات ہے۔ کیونکہ مطبع کی غلطی کا احتمال قوی ہے چنانچہ اس فتوے میں بہت الفاظ غلط موجود ہیں۔ سو حسن ظن کرنا اور کاتب کی یا صاحب مطبع کی غلطی پر عمل کرنا مناسب تھا۔ مگر یہ توجہ ہوتا کہ مؤلف کو حسن ظن پر عمل کرنا مد نظر اور اندیشہ آخرت ہوتا۔ اور چونکہ خطیہ معنوی کا تو مؤلف کو سلیقہ و ملکہ نہیں خطیہ لفظی سے تسلی کر لیتا ہے۔ خیر یہ تو سہل ہے لیکن مشکوٰۃ اور قرآن شریف دہلی کے مطبع کے مثلاً مؤلف کو دیکھ کہ جو اس میں غلطی کاتب ملاحظہ کرے گا تو مبارک حق تعالیٰ اور جناب فخر عالم پر مواخذہ نہ کرنے لگے۔ کیونکہ مؤلف کی عادت تو یہی طہہری کہ اصل مؤلف کو الزام لگاتا ہے۔ کاتب کی خطا پر تو حمل کرتا ہی نہیں۔

(براہین قاطعہ ص ۱۳۱)

ہے اس لئے میں اس کام سے معذور ہو گیا اور میں دیکھتا ہوں کہ دوسرا اس بار کو اٹھائے گا نہیں۔ اس لئے میں نے یہ کتاب کبھی دی ہے۔ گو اس سے شورش ہوگی۔ مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔ یہ میرا خیال ہے۔ اگر آپ حضرت کی رائے اشاعت کی ہو تو اس کی اشاعت کی جاوے ورنہ اسے چاک کر دیا جاوے۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ اشاعت تو ضرور ہونی چاہئے۔ مگر فلاں فلاں مقام پر ترمیم ہونی چاہئے اس پر مولوی عبدالحی صاحب شاہ اسحق صاحب اور عبداللہ خاں علوی و مومن خاں نے مخالفت کی اور کہا کہ ترمیم کی ضرورت نہیں۔ اس پر آپس میں گفتگو ہوئی۔ اور گفتگو کے بعد بالاتفاق یہ طے پایا کہ ترمیم کی ضرورت نہیں ہے اور اسی طرح شائع ہونی چاہئے چنانچہ اسی طرح اس کی اشاعت ہو گئی اشاعت کے بعد مولانا شہید حج کو تشریف لے گئے۔ ۶۶

(ارواح ثلاثہ ص ۸۷ و ص ۸۸)

ذیوبندی مناظر

انہوں نے جو کوشش کی وہ آپ حضرات بھی سمجھ رہے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ جیسے تھانہ دار صاحب یہ کہیں کہ جو چوری کرے گا۔ دو سال اس کو بند کر دیا جائے گا۔ اس طرح کا جو قانون بناتا ہے وہ جرم روکنے کے لئے بناتا ہے۔ حقیقت میں وہاں پر جیل میں ڈالنا مقصود نہیں ہوتا ہے تو بات مولانا نے بات بہت ابھی سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ سوال تو یہی ہے کہ تھانہ انچارج کے قانون میں ایسی بات ہے بھی یا نہیں؟ میں تو اس وقت سے کہہ رہا ہوں کہ ایسی کوئی حدیث بھی ہے جس میں رسول اللہ نے دارھی کتروانے والے منڈوانے والے کے قتل کی دھمکی دی ہے۔ ارادہ ہی کیا ہو قتل کرنے کا۔ ٹھیک ہے حضور کا ارادہ اور آپ کا منشا واقعی قتل کرنا نہ ہو بلکہ صرف ڈرانا ہو۔ لیکن ایسا قانون بھی کوئی اللہ کے رسول نے بنایا ہے حضور کا بھی وہ فرمان ہے اگر ہے تو مطیع الرحمن صاحب اب تک تو اپنی پگڑی میں کیوں باندھے ہوئے ہو اسے۔ بس وہی تو ایک چیز مجھے چاہئے تھی۔ اور تو کچھ نہیں چاہئے۔ میں تو مطالبہ کرتا ہوں کہاں وہ حدیث؟ وہ رسول اللہ کا فرمان ہے کہاں؟ مطیع الرحمن صاحب میں اگر سکتا ہے اور واقعی کچھ علم رکھتے ہیں، حدیث کا مطالعہ ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو انہوں نے پڑھا ہے تو وہ حدیث کی کتاب ہاتھ میں لے کر دکھا دیں یا کم از کم اس حدیث کو پڑھ کر حوالہ دے دیں کہ فلاں حدیث کی کتاب میں حضور نے یہ فرمایا ہے جو دارھی منڈائے گا دارھی کتروائے گا میں اسے قتل کر ڈالوں گا۔ میں اسے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ وہ حدیث کہاں ہے؟ جی بھی تو میرا کہنا ہے کہ یہ حدیث ہے ہی نہیں۔ ایسی بات تھانہ انچارج نے بولا ہی نہیں۔ تم جھوٹ

بات تھانہ انچارج کی طرف لگا رہے ہو، تم جھوٹ بول رہے ہو۔ یہ تمہارا مولوی بولا ہے۔ یہ تمہارے مولوی احمد رضا خان صاحب بولے ہیں۔ اگر تم نہیں پیغمبر مانتے ہو۔ ان کی بات کو بھی حدیث کہتے ہو تو اعلان کر دو۔ انہوں نے جو لکھا ہے وہی حدیث ہے۔ پھر کیا بات ہے۔ جھگڑا ختم ہے۔ میں تو کہنا چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس حدیث نہیں ہے۔ تمہارا مولوی فراڈی ہے۔ جس طرح تم فراڈی ہو۔ تمہارے نبی نے ہمارے نبی پر تہمت باندھی ہے پیغمبر پر اتہام رکھا ہے۔ میرے آقا جناب مید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی کوئی دھمکی نہیں دی ہے ایسا کوئی لفظ نہیں نکلا ہے ان کی زبان سے کہ کہ دارھی منڈانے والے، کتروانے والے کو قتل کر ڈالوں گا۔ یا قتل کرنے کا ارادہ ہی کرتا ہوں۔ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہیں کہی ہے اور تمہارا مولوی کہتا ہے کہ نبی نے کہی ہے۔ تو بات اتنی ہی ہے کہ تم دکھا دو کہ نبی نے کہی ہے تو مان لوں گا۔ بولو! کب دکھاتے ہو۔ دکھا دو مولوی صاحب! کیوں آپ کا کیا خیال ہے؟ مولوی صاحب بڑا نامی آدمی ہیں۔ بیچاے دکھائیں گے وہ حدیث۔ اور جب تک نہ دکھائیں گے ان کو جانے نہیں دوں گا۔ حدیث دکھا کر جانا ہوگا۔ حدیث دکھائے بغیر نہیں جا سکتے ہو۔ نبی پر تہمت باندھ کر نہیں جا سکتے ہو۔ کوئی یہ تمہارے گھر کی چیز نہیں ہے۔ یہ میلاد کی شیرینی نہیں ہے کہ فاتحہ نیاز دیا اور لے کر چل بیٹے۔ آج تمہیں یہاں ننگا کر کے جاؤں گا۔ آج تمہاری قابلیت ظاہر کر کے جاؤں گا۔ آج تمہاری پگڑی اتار کر جاؤں گا۔ آج تمہارا فراڈ دکھا کر جاؤں گا۔ آج تمہارے مولوی احمد رضا خان صاحب نے جو کفر کیا ہے اس کو منوا کر جاؤں گا۔ تم جان نہیں سکتے ہو اس طرح۔ یہی بات دکھا دو کہ میرے آقا

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھکی ایسی دی ہے۔ میں کہتا ہوں ایسی کوئی دھکی نہیں دی ہے۔ قطعاً میں نہیں کہہ رہا ہوں کہ حضور نے قتل کر دیا ہے۔ قتل کرنا بڑی چیز ہے۔ قتل کرنے کا ارادہ نہیں فرمایا۔ ایسی دھکی دینا میرے نبی کا کہا ہوا نہیں ہے۔ یہ تمہارا مولوی بول رہا ہے۔ اور نبی کے سر پر تہمت باندھ رہا ہے۔ نبی پر جھوٹ بولنے والو! تو بکہر کے یہاں سے جاؤ اور مسلمانوں کو یقین دلاؤ کہ تم آج سے جھوٹ نہیں بولو گے۔ قرآن پر فراڈ کرنے والو! وہ آیت قرآن پاک میں دکھاؤ۔ دکھاؤ قرآن پاک کہ قرآن پاک کی وہ کون سی آیت ہے؟ کس پاس میں ہے؟ کس سورت میں ہے جس میں داڑھی منڈانے والے پر لعنت ہے کیا وہ آیت نہیں ہے تمہارے پاس قرآن میں۔ تمہارے لئے تو بہت آسان تھا۔۔۔ اچھا سا نسخہ تھا۔ کہہ دیتے کہ قرآن پاک گھر چھوڑ کر آگیا ہوں۔ لے کر نہیں آیا ہوں۔ جب قرآن ہم دیتے تو کہہ دیتے کہ میری کتاب نہیں ہے۔ تو بول دیتے کہ وہ میری کتاب نہیں ہے۔ دیوبندیوں کے پریس سے بھی ہے۔ یہ آسان سی بات کہ جب چور کی چوری پکڑی جائے اور چوری کا سامان نکل جائے وہ کہنے لگے کہ میں نہیں لایا تھا۔ فلاں لایا تھا۔ اس سے بچ نہیں سکتا ہے جہاں سے نکلے سامان۔ چور وہی مانا جائے گا۔ یہ کہنے سے کام نہیں چلے گا کہ تو نے چھپوایا ہوگا کہ میں سے تو نے لایا ہوگا کہ میں سے۔ میں اس وقت سے کہہ رہا ہوں کہ بسٹ کیوں نہیں بنا کر دیتے کہ تمہاری کتابیں کیا کیا ہیں؟ اور کون سی تمہاری نہیں ہیں۔ تم کو دن کے اجالے میں پتہ چل جائے گا۔ انشاء اللہ تمہاری گردن ناپنے کے لئے ہم ہیں اور لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ تم نے کیا کیا کیا ہے؟ باقی جاٹ رہے جاٹ تیرے

سر پر کھاٹ یہ ہو گیا ہے تمہارا حال تمہارے خالص صاحب نے تو تم کو جال میں پھنسا دیا ہے جو اس سے نکلنا بہت مشکل ہے۔ سمجھو بوجھ کے تو اماں بنایا ہوتا پیشوا بنایا ہوتا، دامن پکڑا ہوتا۔ بے وضو والے کو اماں بنایا ہے تو آج کتنے خوش ہو۔ تو نماز تھوڑے ہو جائیگی۔ یہ خالص صاحب بریلوی تو اللہ رسول کا باغی ہے۔ قرآن پر تہمت باندھنے والا ہے۔ حدیث پر الزام لکھنے والا ہے۔ اور یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ آپ اس کو بچالے جائیں گے۔ ہرگز بچا نہیں لے جاسکتے۔ ان کا کفر تین تین طریقے سے ثابت ہوا۔ اور ان کا ایمان مولوی مطیع الرحمن ثابت کرنے سے قاصر ہے۔ اور انہوں نے ان کو بچانے کیلئے صرف یہ کہا۔ پچاسوں سال سے چھپ تو ضرور رہی ہوگی لیکن دیکھا گیا تھا۔ آج تو میں اسی لئے آگیا ہوں کہ آج دکھاؤں گا آپ کو۔ اور کہہ دو دکھاؤں تمہیں کہ کہاں کہاں تمہارا کفر چھپا ہوا ہے اور کہاں کہاں چھپا ہوا ہے۔ ابھی تو چھپا ہوا سامنے آیا ہے اور جب چھپا ہوا دکھاؤں گا تو وہ قیامت ٹوٹے گی وہ غضب نازل ہوگا۔ سنبھالے نہیں سنبھلے گا۔۔۔ اور تم کہتے ہو کہ میرا علاقہ ہے۔ حرم میں تم نے سمجھا ہوگا کہ کہیں اور ہوگا۔ سمجھا پتی صاحب سے پوچھو! جب کہ پفلٹ چھپوایا تھا آپ نے تو مطیع الرحمن صاحب پہلے سے اس میں تھے یا طاہر حسین گیا وی تھا۔ یہ آگ جو آپ نے لگائی تھی سوچا تھا کہ بھولے بھالے عوام کو ہم خرید لیں گے۔ بے وقوف بنالیں گے۔ آپ کو پتہ ہی نہیں تھا کہ شیر فوٹو والا اور ہوتا ہے۔ ہم بھی مانتے ہیں کہ آپ شیر ہیں۔ لیکن کون؟ کوئی فوٹو گرافر جو فوٹو میں لے لیتا ہے۔ جنگل کے شیر آپ نہیں۔ ایک طرف پکڑا ہے ابھی اس سے نکلنا محال ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ مجھ کو سمجھا پتی اجازت دیں تو میں ردائے رکھوں تمہارے

ہوتا ہے۔ یہ قرآن و احادیث کی روشنی میں مجتہدین کا فیصلہ ہے۔ اور آپ کے خالص صاحب نے وہاں کلیئر کر دیا ہے کہ حدیث سے ہے۔ سمجھ بات۔ سبھا پتی صاحب کو دھوکا نہ دیجئے مناظرہ کمیٹی کو دھوکا نہ دیجئے۔ شریعت کا حکم ثابت کرنے کے لئے چار دلیلیں ہیں۔ ہمارے مولانا نے جو غضب خداوندی کہا ہے وہ دو کے علاوہ دوسری دو دلیلوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کس سے ثابت ہے؟ وہ شریعت کے قیاس سے ثابت ہے۔ کس سے ثابت ہے؟ علماء کے اجماع سے ثابت ہے۔ ہم کو حدیث دکھانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ کہاں ہمارے مولانا گنگوہی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث میں آیا ہے۔ اس طرح آنکھ میں دھول نہ جھونکو۔ اور مولوی صاحب! آسمان زمین کو نہیں پہچانتے؟ بہت اونچائی پر ہے۔ بیوی کے پاس تو برابر جاتے ہو گئے۔ ان کے بال اور داڑھی تو ایک ہی نظر آ رہا ہے آپ کو۔ ارے داڑھی آگے ہوتی ہے اور تم پیچھے دکھا رہے ہو۔ ذرا اس آگے والے کے بارے میں قتل کی وعید دکھاؤ۔ اور دیکھنا وہ کون سی حدیث کی کتاب ہے؟ یہ بھی تو بولو! کس نبی نے اس کو لکھا ہے۔ کتنے نمبر کی حدیث ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ میں اس کو حدیث نہیں کہا گیا۔ شریعت کا حکم بتایا ہے کہ یہ حکم نکلتا ہے۔ حدیث میں یہ مسئلہ ہے نہیں یہ نہیں بتایا گیا ہے۔ ہاں جو تشہہ اختیار کر لے گا۔ عورت مرد بنتا چاہے۔ مرد عورت جیسا بنتا چاہے تو اس پر قرآن و حدیث سے لعنت نکلتی ہے۔ ہے نہیں۔ نکلتی ہے۔ لیکن خالص صاحب نے نکلتی اوکلتی نہیں کہا ہے۔ خالص صاحب نے تو یہ کہا ہے کہ قرآن میں اس پر لعنت ہے وہ آیت دکھاؤ جس میں لعنت ہے خالص صاحب نے تو لکھا کہ حدیث میں قتل کی وعیدیں ہیں۔ وعید بھی نہیں۔

وعیدیں۔ کیوں مولوی مطیع الرحمن صاحب کہاں حدیث کیسی ہوتی ہے حدیث؟

آپ کو جو پرچہ میں جو سوال دیا گیا ہے۔ اس کا **مناظرہ کمیٹی** جواب دیجئے۔

ہاں یہ سوال مجھ سے کیا گیا تھا۔ اور یہ ہے اس کا **دلیوبندی مناظر** جواب۔ یہ بہت اچھی بات۔ سبھا پتی صاحب کا شکر یہ! یہ سوال کا جواب سن لیجئے۔ دیکھئے کسی بھی زبان کو جب تک نہ جانتا ہو اس زبان کا مطلب سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ اب میں بنگلہ نہیں جانتا تو بنگلہ کے جملہ کو نہیں سمجھ سکتا۔ دیکھئے ملنے کس کو کہا جاتا ہے۔ مٹی ہو گئے نہیں لکھا ہے۔ مٹی میں ملنے لکھا ہے۔ گیہوں چاول مل جاتا ہے تو کیا گیہوں چاول بن جاتا ہے؟ اگر چاول گیہوں سے مل گیا تو کہا جائے گا چاول گیہوں میں مل گیا تو گیہوں گیہوں رہے گا چاول چاول ہی ہے گا یا گیہوں چاول بن جائے گا چونکہ ہمارے مفتی مطیع الرحمن کٹھیاہی کے شیر ہیں نا؟ اردو بے چارے جانتے ہی نہیں اور ہمالیہ میں سر مار دیا ہمالیہ کی چٹان میں۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ اطہر کہاں ہے؟ مدینہ طیبہ میں ہے۔ اور حضور کا روضہ کہاں ہے؟ مٹی میں قبر کے اندر ہے۔ داہنے کیا ہے حضور کے؟ مٹی ہے۔ بائیں کیا ہے؟ مٹی ہے۔ نیچے کیا ہے؟ مٹی ہے۔ اوپر کیا ہے؟ مٹی ہے۔ مٹی میں مل گئے مٹی ہو نہیں گئے۔ یہ ہمارا عقیدہ نہیں ہے۔ تم فراڈی ہو۔ دھوکا دیتے ہو۔ تمہاری عادت ہے۔ دکھاؤ کہ دلیوبندیوں نے لکھا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

بیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو فرشتہ اتاریں گے اور وہ اس طرح آئیں گے کہ جس طرح ابھی غسل خانہ سے نکل آئے ہوں۔ عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر ہیں۔ نبوت ان کی سلب نہیں ہوگی۔ اب یہی بات کہ وہ نبی بنائے گئے تھے حضور سے پہلے حضور کے بعد نہیں بنائے گئے تھے تو ہمارا ایسا کوئی عقیدہ نہیں ہے کہ نبی کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی بنایا جائے گا۔ ایسا ہمارا کوئی عقیدہ نہیں۔ ہم نے ایسا کہیں نہیں لکھا ہے۔ اس میں جو لکھا ہے وہ یہ لکھا ہے کہ "اگر بالفرض" فرضی بات ہے جیسے تھا ہے اعلیٰ حضرت نے قرآن کے ترجمہ میں لکھا ہے "ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین" اگر اللہ کا بچہ ہوتا تو میں اس کا سب سے پہلے عبادت کرنے والا ہوتا۔ ایسا لکھنے سے اللہ کا بچہ نہیں ہو جاتا ہے۔ ہمارے مولینا نے صرف یہی لکھا ہے "اگر بالفرض" حضور کے بعد بھی کوئی نبی آئے تو حضور ہی کا محتاج ہوگا۔ "اگر بالفرض" یہ نہیں کہ سچ بچ آئے گا ہی۔ تم اگر کو ہٹا دیتے ہو۔ بالفرض کو ہٹا دیتے ہو کہ دیکھو دیکھو انہوں نے نبی مان لیا حضور کے بعد نبی نبی۔ ہمارا کلیئر چیلنج ہے۔ اعلان ہے کہ نبی نبی نبوت لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نہیں آئے گا۔ اگر کوئی آئیں گے تو وہ پہلے والے نبی عیسیٰ علیہ السلام پہلی والی نبوت لے کر قیامت کے قریب آئیں گے۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں فرمایا ہے کہ لو کان موسیٰ حیاً ما دسعه الا اتباعی۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور ہمارے زمانے میں آجاتے تو ان کے لئے بھی ہماری اتباع میں نجات ہوتی۔ تو ہمارے مولینا نا تو تو

مرنے کے بعد مٹی ہو گئے۔ مٹی ہونا اور چیز ہے مٹی میں ملنا اور چیز۔ تم اردو نہیں جانتے۔ یہ نہیں جانتے لغات کو دیکھو۔ فرہنگ آصفیہ کو دیکھو۔ مٹی میں ملنا یہ محاورہ ہے مٹی کے اندر پھپھنے کے معنی میں دفن ہونے کے معنی میں اس کا ترجمہ تم نے کہاں دیکھا؟ دکھاؤ لغت کے اندر مٹی میں ملنے کے معنی ہے مٹی ہو گیا۔ ہاتھ سے کھانا چھوٹ گیا۔ دانہ مٹی میں گیا۔ تو بھات مٹی میں مل گیا تو کیا مطلب؟ بھات مٹی ہو گیا؟ مطیع الرحمن صاحب کے ہاں ہو جاتا ہوگا۔ روٹی کا ٹکڑا ہاتھ سے چھوٹ گیا مٹی میں گر گیا۔ یعنی مٹی میں مل گیا تو کیا روٹی مٹی بن گئی۔ روٹی روٹی اور مٹی مٹی ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح لٹائے گئے ہیں اسی طرح آج بھی دفن ہیں مٹی ان کے کفن کو بھی خراب نہیں کر سکتی ہے تم لفظوں کے ہیر پھیر سے گول مول کرنا چاہتے ہو۔ تقویۃ الایمان میں یہ کہاں لکھا ہے کہ مرنے کے بعد مٹی ہو گئے مٹی میں ملنا اور مٹی ہونا نہیں جانتے۔ اور بولنے کیا کیا رہ گیا ہے۔ سب قرضہ چکائے دیتا ہوں تاکہ مولوی صاحب اچھی طرح سمجھ لیجئے گا۔ نہیں تو بعد میں یہ بڑی فریب دی کریں گے۔ بولنے کیا کیا رہ گیا ہے اعتراض ان کا بولتے جانیئے انشاء اللہ جتنا جواب دیتے جاؤں گا اتنا ہی پردہ اٹھتا چلا جائیگا میں نے پھر بھی چاہا کہ معاف کر دوں اب اپنی بات تاکہ لاج رہ جائے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آئیں گے ان کا عقیدہ ہے کہ نہیں آئیں گے ہم یہی کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے صحیح مسلم کی روایت ہے۔

نے اسی حدیث کی تفسیر فرمادیا ہے۔ "اگر بالفرض"۔ یہ ہے تحذیر الناس
میں تحذیر الناس نکال کر دے دو۔ اردو پڑھنے والے کو اس میں "اگر
بالفرض" کا لفظ ہے یا نہیں؟ — تو جوابات "اگر بالفرض" ہے اس
کو آپ بنا رہے ہو کہ فی الواقع ان کا یہ عقیدہ ہے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ
ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں مانتے یہ ان کی فراط
ہے کوئی ہماری کتاب میں نہیں دکھا سکتا ہے۔ ایسا ہمارا عقیدہ نہیں
ہے جس طریقے سے آپ کے اعلیٰ حضرت نے قرآن کے ترجمہ میں لکھا ہے
کہ اگر اللہ کا بچہ ہوتا تو میں اس کی سب سے پہلے پوجا کرتا۔ تو کیا
خالصا صاحب نے آپ کے اللہ کا بچہ مان لیا ہے؟ اللہ تو کہتا ہے
اللہ احد۔ لم یلد۔ ولم یولد۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے نہ اس کا کوئی بیٹا
خالصا صاحب کہتے ہیں اگر اس کا بچہ ہوتا تو آپ یہی کہو گے نہ کہ "اگر کہہ
رہا ہے" بالفرض "کہا ہے"۔ سچ یہ تو نہیں مانا ہے تو ہمارے مولینا
نے بھی "اگر مگر" کہہ کر لکھا ہے۔ وہ حقیقت نہیں وہ واقع نہیں ہے۔
"اگر مگر" نہ ہو تو کوئی ایسی عبادت دکھاؤ کلبر کہ جہاں پر لکھا ہوا ہو
انشاء اللہ ثم انشاء اللہ دائمی شیر بھی موجود ہے اور کچھ رہ گیا ہے تو اس
کو بھی پیش کر دیا جائے۔

منابر اہل سنت

حضرات! اس نے کہا کہ مٹی میں ملنے کا معنی مٹی
سے ملنا ہے۔ میں "کا معنی" سے "اگر" میں "کا معنی"
سے ہوتا ہے۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ مولینا طاہر صاحب ذرا آپ یہ میرا
ڈنڈا رکھئے گا۔ — ہم آتے ہیں — ہم لوٹ کر آئے تو مولینا
نے جواب دیا کہ آپ ڈنڈا مجھ میں گم ہو گیا ہے۔ حالانکہ کھودیا تھا۔

انہوں نے۔ تو ان سے گم ہو گیا یا ان میں گم ہو گیا؟ — ڈنڈا
تو ان میں گم نہیں ہوا۔ ان سے گم ہوا۔ یہ "میں" اور "سے" کا فرق ہے
میرا ڈنڈا ان میں گم نہیں ہوا۔ ان سے گم ہو گیا۔ اب اگر وہ مانتے
ہیں کہ میرا ڈنڈا ان میں گم ہو گیا تو ان کے یہاں ہوگا۔
پھر کسی لفظ کا معنی کیا ہوتا ہے؟ یہ ڈکشنری بتاتی ہے کسی لفظ
کا معنی "ڈکشنری بتائے گی کہ اس کا معنی کیا ہے؟ اردو تو پڑھ نہیں اور
مخاورہ بتانے چلے۔ یہ لو اردو ڈکشنری "فرہنگ آصفیہ اس میں لکھا ہے
مٹی میں ملنے اور مل جانے کا معنی لکھتے ہیں (خاک میں مل جانا۔۔۔۔۔
خاک ہو جانا۔ خاک کے معنی "مٹی" خاک کے معنی مٹی۔ تو خاک میں مل
جانے کا معنی "خاک ہو جانا" مٹی ہو جانا۔ اور لکھا ہے جسم کا خاک بن
جانا یعنی بدن مٹی ہو جائے۔ یہ اس کا معنی لکھا ہے خراب ہو جانا
خراب ہو جائے (بگڑ جانا) بگڑ جائے (ستیاناں ہو جانا) ستیاناں ہو
جائے۔ تو کیا نبی کے جسم کا ستیاناں ہو گیا؟ نبی کا بدن خراب ہو گیا
نبی کا بدن مٹی ہو گیا؟ — مولینا! اردو پڑھی ہے جو اردو
بگھاڑ ہے ہو۔ اسے تمہارے گھر کی اردو ہے؟ اردو میں جیسے "باپ آگیا"
باپ مذکر "ماں آگئی" ماں مونث۔ ایسی ہی بات مونث، بات ہوئی۔
اور کلام ہوا، کلام مذکر — مگر ان کے مولینا لوگوں کی کتاب دیکھتے
لکھتے ہیں۔ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی۔
ابھی تو تمہارے استاذ کے استاذ کو اردو نہیں آتی ہے
تو تم کو کہاں سے آئے گی؟
مجمع سے آوازیں! — قہقہے۔

مناظر اہل سنت

ان لوگوں نے، ان کے پیشوا نے تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ نبی نے فرمایا۔ میں بھی مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں۔ کس نے فرمایا؟ یہ لکھتے ہیں کہ نبی نے فرمایا ”میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں“۔ مولوی طاہر مجھ کو دکھاؤ وہ حدیث۔ کس حدیث میں نبی نے فرمایا ہے کہ میں مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں۔ جھوٹ بولتے ہو۔ تمہارے استاذوں کے استاذ نے جھوٹ بولا ہے کہ نبی نے فرمایا میں مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں۔ ”مٹی میں ملنے والا“ لفظ حدیث میں دکھاؤ۔ کس لفظ کا ترجمہ ہے مرکز مٹی میں ملنے والا۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے قرآن پاک کی آیت کریمہ کا ترجمہ کیا ”اگر اللہ کا بچہ ہوتا تو میں پوجا کرتا“ صحیح ترجمہ کیا ہے انہوں نے۔ کیونکہ اللہ کا بچہ ہے ہی نہیں کہ پوجا کی جائے۔ ہے ہی نہیں تو پوجا کیسی؟ مگر یہ لوگ لکھتے ہیں کہ کچھ فرق نہیں آئے گا۔ بولو اللہ کا بچہ ہو تو فرق آئے گا یا نہیں؟ یقیناً فرق آجائے گا۔ دھرم کا ستیاناس ہو جائے گا۔ جس کا بچہ پیدا ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ بچہ پیدا ہو تو خدا خدا نہ رہے گا۔ خدائی میں فرق آجائے گا۔ اور تم لکھتے ہو کہ حضور کے بعد نبی پیدا ہو تو فرق نہیں آئے گا۔ تم کہتے ہو ہمارے نبی کے بعد حضرت عیسیٰ آئیں گے۔ بلاشبہ آئیں گے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا نہیں ہوں گے وہ تو پہلے ہی پیدا ہو چکے ہیں۔ اور تم لکھتے ہو کہ نبی پیدا ہو پھر بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہیں آئے گا۔ یعنی ٹھیک رہے گا لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہو۔

حضرات! انہوں نے درختا میں اشارہ کردہ لعنت والی حدیث

کے بارے میں کہا کہ درختا کس نبی نے لکھی ہے؟ میں کہتا ہوں اگر درختا کس نبی نے نہیں لکھی ہے تو بخاری ہی کون سے نبی نے لکھی ہے؟ جیسے بخاری شریف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات امام بخاری نے لکھی ہے۔ ایسے ہی میرے نبی کی باتیں اور دوسرے بزرگوں نے بھی لکھی ہیں صاحب درختا نے بھی لکھی ہے علیہ السلام تم کہتے ہو قادی رشیدیہ کی غضب دلی بات اجماع سے ثابت ہے دکھاؤ کہ کہاں ہے اجماع؟ اور اگر یہ کہو کہ قیاس سے ثابت ہے۔ حدیث سے نکلتا ہے۔ حدیث میں ہے ہی نہیں۔ تو میں کہوں گا کہ گھر میں آدمی نہیں رہے گا تو آدمی نکلے گا کہاں سے۔ اگر حدیث میں ہے ہی نہیں تو حدیث سے نکلے گا کہاں سے؟ کون سی حدیث سے نکلا۔؟ تم بتاؤ۔ اسی حدیث میں ہم تمکو دکھاتے ہیں۔ حدیث میں ہے نہیں اور حدیث سے نکل گیا۔ گھر میں ہے نہیں اور گھر سے نکل گیا۔ برتن میں گھی نہیں اور گھی نکل گیا، برتن میں پانی نہیں اور پانی نکل گیا۔ یہاں آئے ہو لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے۔ اور کہتے ہو جلنے نہیں دوں گا۔ ارے میرا تو یہ گھر ہے۔ میں تو گھر میں ہی رہوں گا۔ تم کو جلنے نہیں دوں گا

جمع سے آوازیں:- تبقیہ

۱۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ المشتبهین من الرجال بالنساء والمشتبهات من النساء بالرجال۔ رواہ البخاری مشکوٰۃ ص ۲۰۰ ترمذی شریف ص ۱۰۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا نے عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں، اور مردوں سے مشابہت پیدا کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

مناظر اہل سنت

میں کل بھی یہیں تھا۔ آج بھی اپنے ضلع میں ہوں۔ کل بھی اپنے ضلع میں رہوں گا۔ تم کو یہاں سے جانے نہیں دوں گا۔ جب تک تم اقرار نہ کرو اپنے کفر کا۔ یا توبہ نہ کرو۔ تم کو جانے نہیں ملے گا۔ ہم تو اپنے ضلع میں ہیں اپنے دیں میں۔ اپنے گھر میں ہیں۔ آج بھی ہیں اور کل بھی رہیں گے۔

اور سنو! نبی کے پیدا ہونے کی بات ہے۔ حضرت عیسیٰ آئیں گے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو دنیا میں آئیں گے۔ اللہ کے رسول کی پیروی کریں گے تو پیدا پہلے ہو چکے ہیں حضرت عیسیٰ پیدا نہیں ہونگے۔ اور تم نے لکھا ہے کہ کوئی نبی پیدا ہو۔ جھگڑا تو پیدا ہونے پر ہے۔ آئے پر نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آج بھی زندہ ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آج بھی زندہ ہیں۔ اور تم کہتے ہو پیدا ہو تو پیدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے۔ ایک بار پیدا ہو چکے۔ دوبارہ پیدا نہیں ہوں گے۔ آسمان میں ہیں۔ دنیا میں آئیں گے۔ تم کہتے ہو پیدا ہوگا، کیا تمہارے گھر میں پیدا ہوگا؟ تم نے کہا۔ قرآن کے بارے میں کہا کہ کھدو قرآن میری کتاب نہیں ہے۔ اے قرآن پاک ہمارے گھر میں نہیں اترتا ہے میرے رسول سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اترتا ہے۔ تمہارے دیوبند میں اترتا ہو قرآن تو بتاؤ؟ دیوبند میں قرآن اترتا ہے؟ بولو کہ دیوبند میں اشرفعی تھا نووی پر قرآن اترتا تھا؟ لوگو ان کے عقیدہ میں قاسم پر قرآن اترتا تھا۔ دیکھو ان کی کتاب میں لکھا ہے کہ ان کے گھر میں قرآن اترتا ہے۔ لکھا ہے کتاب میں کہ ان پر وحی کا بوجھ نازل ہوتا تھا۔ ان کی کتاب دیکھو۔ کتاب میں ہے۔

کہ ان پر وحی کا بوجھ نازل ہوتا تھا۔ حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول پر جب وحی آتی تھی تو بوجھ معلوم ہوتا تھا۔ یہ اپنے مولوی کے بارے میں لکھا ہے۔

”یہ نبوت کا آپ کے قلب پر فیضان ہوتا ہے اور یہ وہ ثقل ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے وقت محسوس ہوتا تھا۔“

(سوانح قاسمی جلد اول ص ۱۵۵)

قرآن آتا تھا تو حضور کو گرانی محسوس ہوتی تھی بوجھ محسوس ہوتا تھا وہی ان کے مولوی کو محسوس ہوتا ہے

پھر لکھتے ہیں

”تم سے اللہ تعالیٰ کو وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جائے“

یہ کہہ رہے ہیں نبی کا کام یہ مولوی کرے گا۔ ارے مولوی نبی کا کام نہیں بلکہ نبی کی نیابت کا کام انجام دیتا ہے۔ العلماء ورثۃ الانبیاء نبی کا وارث ہوتا ہے عالم۔ نبی کا کام نہیں کرتا ہے، نبی کی نیابت کا کام کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ہمارا مولوی نبی کا کام کرتا ہے جو کام نبی نے کیا وہی کام ہم بھی کریں گے۔ اگر پولس انسپکٹر یہ کہے جو کام آئی جی کا ہے وہی کام ہم کرتے ہیں۔ تو یہ بے ادبی ہے۔ اس لئے کہ پولس انسپکٹر آئی جی (I-G) کا کام نہیں۔ آئی جی کے آرڈر کے مطابق کام کرتے ہیں نبی کا کام مولوی نہیں کرتا۔ نبی کے آرڈر کے مطابق مولوی کام کرتا ہے۔ نبی نے جوان کو آرڈر دیا ہے وہی کام ان کو کرنا ہے۔

اور میرے بھائی! ایک بات اور سنو! یہ لکھتے ہیں۔ ایک خواب کا معاملہ۔ ان کا سارا معاملہ خواب ہی میں ہوتا ہے ان لوگوں کا سارا معاملہ خواب ہی کا ہے۔ مگر دیکھنا خواب ہے اور چھاپتا ہے جاگ کر۔ لکھا ہے میں نے ایسا خواب دیکھا ہے ”فرید المجید“ کتاب کا نام ہے ”مناظر“

ملانے کے ایک معنی دفن کرنا لکھا ہے اور استہاد میں نسیم دہلوی کا شعر لکھا ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں اردو زبان کا مشہور شاعر نسیم جو دہلی کا تھا۔ جہاں کے مولینا اسماعیل شہید تقویۃ الایمان والے، وہاں کی زبان میں بمعنی سے لکھا ہے۔

نسیم اعداء سے شکوہ کیا پس از مرگ ہمیں یاروں نے مٹی میں ملایا
بولو مٹی میں ملایا۔ شاعر بول رہا ہے۔ لغت داں بولتے ہیں۔ زبان والے بولتے
ہیں۔ مٹی میں ملایا کا مطلب دفن کیا، تو مولینا نے بھی لکھا کہ نبی پاک ﷺ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اذا صرت رھین رمس" مرقاة ج ۳ ص ۴۶
الشرک کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں مٹی میں ایسے ہو جاؤں گا
جیسے زمین کا اور گرد کا سامان۔ ہاتھ میں سامان رکھا گیا تو کیا ہاتھ بن گیا؟
یا سامان سامان ہی رہا۔ تو اللہ کے رسول نے فرمایا کہ ایک دن میں بھی
مٹی میں رکھا جاؤں گا۔ تو سٹی بن جاؤں گا نہیں۔ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ انہوں
نے لکھا ہے "مرنے کے بعد میں مٹی ہو جاؤں گا۔ یہ دکھاؤ جس میں سے
"ہو جاؤں گا" کا لفظ ہو۔ اس میں لکھا ہوا ہے مٹی میں مل جاؤں گا مٹی
ہو جاؤں گا نہیں۔ ہو جانا اور چیز ہے اور مل جانا اور چیز ہے۔
میں آپ کے بغل میں بیٹھ گیا۔ آپ سے مل گیا۔ آپ میں مل گیا۔ آپ
نہیں ہو گیا۔ اور مولوی صاحب کہتے ہیں جو ہوتا ہے وہی نکلتا ہے۔

لے اذروئے شرع زمین اور گرد کا سامان رکھنے والا اس سامان میں کسی طرح کا تصرف
نہیں کر سکتا ہے تو گویا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کی زبان میں فرمایا کہ مٹی
میرے جسم اقدس میں کسی طرح کا تصرف نہ کر سکے گی جس طرح زمین کا سامان رکھنے والا اس
سامان کی حفاظت کرتا ہے اسی طرح مٹی میرے جسم اقدس کی حفاظت کرے گی تو دیوبندیوں کے
اس باطل عقیدے کی تردید ہو جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے۔

مولوی صاحب کہتے ہیں میں کٹھنیاں اور دینا چپور کار ہننے والا ہوں
میں گھڑی میں رہوں گا۔ میں نہیں رہوں گا۔ میں کہیں نہیں جاؤں گا۔
میں بھی کہتا ہوں کہ عورتوں کو اپنے ہی گھروں میں رہنا چاہئے۔ یہ تو مرد
کا شیوہ ہے کہ شیر کی طرح پورے ملک میں رہتا ہے۔ جنگل کا شیر جنگل میں
گشت کیا کرتا ہے۔ یہ تو آپ کے لئے مناسب ہی ہے اسی علاقہ میں رہیں۔
عورتوں ہی کی زندگی بسر کریں اور پردہ فرمالیجئے۔ دو چار ضلعوں میں بھی
نہیں۔ دو چار گھروں ہی میں رہا کیجئے۔ چلا پھرا کیجئے۔ یہ شیر تو پورے ملک
میں چلا کرتا ہے۔ ملک کے بیرون بھی چلتا ہے۔ انشاء اللہ ثم انشاء اللہ اب
پتہ چل جائے گا کہ طاہر حسین کیا چیز ہے تو میں یہ عرض کر رہا تھا وہ دیکھئے
فراؤ۔ آپ نے کہا کہ اگر نبی پیدا ہو۔ اگر کو پھر اڑا دیا مولوی صاحب نے۔
مولوی صاحب سے کہوں گا۔ وہ لفظ دکھائیے کتاب میں۔ وہ لفظ جو مولینا
نالوتوی کی طرف پھیر رہے ہیں۔ کہ مولانا قاسم نالوتوی نے لکھا ہے۔ یہ
تحدیر الناس ہے ہمارے ہاتھ میں۔ اور آپ بھی دکھا رہے تھے۔ ذرا جلد
وصفہ بول کر آپ صفحہ اور سطر دکھا کر یہاں دکھائیے۔ میں ملا لوں ذرا۔
اور کسی اردو داں کو دے دوں۔ مولینا کیا لکھ رہے ہیں۔ "اگر بالفرض میں
کہتا ہوں بالفرض کہنے سے واقعہ نہیں ہو جاتا ہے۔ جیسے میں کہوں کہ اگر
بالفرض مولوی طبع الرحمن صاحب عورت ہوتے تو میں ان سے شادی
کر لیتا تو اس سے وہ عورت نہیں ہو گئے۔

اور حفظ الایمان کی عبارت جو مولوی صاحب نے پڑھی ہے۔ وہ
حضرت تھانوی کا عقیدہ نہیں ہے حضرت تھانوی نے اس عقیدہ کا رد
کیا ہے۔ اس کے الفاظ میں۔ اگر بقول زید درست ہو تو یہ قضیہ شرطیہ

ہے۔ اور دیکھو۔ تمہارے احمد رضا خاں صاحب نے
خچر سطل کر دیا ہے۔ وہ جانور، وہ گدھا جس کی ماں گھوڑی ہو، باپ گدھا
ہو۔ باپ گدھا، ماں گھوڑی اور جو بچہ پیدا ہوا۔ وہ احمد رضا خاں کہتے
ہیں کہ وہ حلال ہے گدھا ان مولویوں کے ساتھ کر دینا حلال جانور ہے۔
سنی بھائیو! یہ ہے گدھا خوروں کا قافلہ۔ مولوی احمد رضا خاں صاحب نے
فتاویٰ رضویہ کے اندر لکھا ہے۔

میں جانتا ہوں سبھا پتی صاحب سے گزارش ہے کہ یہیں چھوڑ دیجئے
ان کو۔ اور منگا ہونے نہ دیجئے بیچاروں کے لئے بڑی مشکل ہے۔ بڑی
پریشانی ہے۔ وہ کسی طرح نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور
طاہر حسین سے سننا چاہتے ہو۔ اور دیکھو۔ میں۔ تمہارے اعلیٰ حضرت نے
کیا کیا قیامت ڈھائی ہے؟ یہ ان کا ترجمہ قرآن پاک ہے۔ ان کے اولیاء
کا تعارف دیکھئے احمد رضا خاں صاحب کا یہ ترجمہ ہے۔ اس میں عنوان دیا
ہے ”محبوبانِ خدا دور سے سنتے، دیکھتے اور مدد کرتے ہیں“۔ محبوبانِ خدا
دور سے یہ ان کا عقیدہ لکھا ہوا سورۃ اعراف ص ۲۲ میں دیکھئے آٹھویں
پارہ میں۔ یہ ان کے اولیاء اللہ ہیں۔

منظر اہل سنت

مولوی طاہر! تمہارے تو باپ دادا نے مردوں
سے شادی کی ہے۔ تم اس کی بات نہیں کرو گے؟
تم تو لونڈے بازوں کی اولاد ہو۔ تو لونڈے بازی کی بات نہیں کرو گے؟
تمہارے باپ دادا جو تمہارے دھرم کا باپ دادا تھا لونڈا بازی کرتا رہا ہمیشہ۔
تم مردوں سے شادی کرنے کی بات کرتے ہو۔ یہی تہذیب سیکھ کر
آئے ہو۔ یہی ہے تہذیب کی بولی کہ اگر مطیع الرحمن عورت ہوتا تو اس سے

شادی کر لیتا۔ ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں۔ اگر میں کہوں
کہ اگر پورا مجمع گیا، چلا جائے۔ جہاں تمہارا گھر ہے تو تمہاری بیٹی کی
حالت خراب کر دے گا۔ پورے مجمع کا بوجھ تمہاری بیٹی کیسے سنبھالے گی؟
اتنا بڑا مجمع اور ایک لڑکی کیسے برداشت کرے گی؟ تو بولو، اچھا لگے
گا۔ اگر میں کہوں کہ تم بچپن میں رام پور چلے گئے ہوتے، تو
رام پور کے لونڈوں نے تمہارا برا حال کر دیا ہوتا تو تم کو اچھا لگے گا؟
تم کہتے ہو پردہ پھاڑ دیں گے۔ میں نے تو تمہارا پردہ پھاڑ دیا ہے۔
ہے کہاں باقی۔

قبیہ سے

منظر اہل سنت

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں۔
حضرات! اردو والی بات کے سلسلہ میں انہوں
نے کہا۔ انہوں نے کہا کہ کلام کی نوبت آگئی۔ مولوی طاہر! ہے ہمت۔
اگر ماں کا دودھ پیئے ہو تو نکالو کتاب۔ یہ ہے تمہاری کتاب۔
یہ لو کتاب اگر پولس والے چاہیں تو میں بھیج سکتا ہوں۔ اس کتاب میں
لکھا ہے ”جب سے علمائے دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا۔ ہم کو یہ زبان
آگئی۔“ خواب دیکھنے والے نے پوچھا تھا کلام کہاں سے آگئی۔ جواب
میں سرکار نے فرمایا ہم کو یہ زبان آگئی۔ آگئی کا معنی۔ پہلے سے نہیں
تھی اب آگئی۔ پہلے سے ہوتی تو آتی نہیں۔ جو پہلے سے ہو وہ آٹے
گی کیا؟۔ طاہر! تم جھوٹے ہو۔ میرے نبی سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کا خواب جھوٹا نہیں ہو سکتا ہے۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ ”میری شکل میں شیطان تمہارا نہیں ہو سکتا۔ نبی کو جو خواب میں

دیکھ لے وہ خواب سچا ہوتا ہے۔ یہ عام خواب کی بات نہیں ہے یہ نبی کے تعلق سے خواب کی بات ہے۔

انہوں نے کہا کہ اعلیٰ حضرت نے فرمایا ”اس مٹی میں مدفون ہیں ہماری نبی“ بے شک اعلیٰ حضرت نے فرمایا اور سچ فرمایا ہے مگر مدفون ہونا اور چیز ہے اور مٹی میں ملنا اور چیز۔ جیسا کہ میری گذشتہ تشبیل کہ ”میرا ڈنڈا تم نے اپنے میں گم کر دیا ہے“ اسی سے واضح ہے۔ لیکن ابھی بھی اگر تم کو تسلی نہیں ہوئی ہے تو لو اور کروں۔ میں چلا جاؤں تمہارے گھر ”گیا“ اور وہاں مجھ کو کوئی کام پڑ جائے۔ میں اپنی لائٹی۔ اپنا ڈنڈا تمہاری صاحبزادی کو دیدوں کہ ذرا حفاظت سے رکھنا اور جب لوٹ کر آؤں تو تم کہو، مطیع الرحمن صاحب! آپ کا ڈنڈا جو تھا وہ تو میری بیٹی میں گم ہو گیا۔ ہے۔ جب تمہارے نزدیک ”میں“ کا معنی ”سے“ ہے تو پھر میں اپنا ڈنڈا تمہاری بیٹی میں گمانے کے لئے تیار ہوں۔

مجمع سے تصدیق

مناظر اہل سنت

حضرات! انہوں نے کہا کہ اعلیٰ حضرت نے کرامات اعلیٰ حضرت میں لکھا ہے۔ کیا کہا؟ کہا کہ اعلیٰ حضرت نے کرامات اعلیٰ حضرت میں لکھا۔ کرامات اعلیٰ حضرت۔ اعلیٰ حضرت کی کتاب نہیں ہے۔ اس سے پوچھئے۔ یہ اعلیٰ حضرت کی لکھی ہوئی کتاب ہے؟ مسلمانو! یہ اعلیٰ حضرت کی لکھی ہوئی کتاب نہیں ہے۔ پھر اس کے بعد انہوں نے یہ کیا کہ ایک کتاب اٹھائی اور بتے نہیں وہ بھی اصل ہستی یا جعلی؟ کیونکہ مناظرہ کمیٹی بھی تصحیح نقل کرنے پر قادر نہیں۔ بہر حال انہوں نے ایک اٹھائی اور پانچ کتابوں کا نام لے لیا۔ آپ نے دیکھا

لے گم کر دینے ۱۲

کہ اٹھائی تھی ایک کتاب۔ اور نام لیتے رہے پانچ کتابوں کا۔ اسے کتابیں ہیں تو پانچوں کتابیں دکھاؤ کھول کھول کے۔ ایک کتاب ہاتھ میں لے لی اور شور مچانے لگے کہ فلاں کتاب میں ہے۔ فلاں کتاب میں ہے۔ میں تمہاری طرح نہیں کہتا۔ میں جو بات کہتا ہوں۔ وہ تمہاری کتاب سے کھول کھول کر دکھاتا ہوں۔ لو، میں دکھاتا ہوں۔ مسلمانو! یہ دیکھو دیوبندی کر قوت۔ سب باتیں ان کو خواب ہی میں نظر آتی ہیں۔ اسے بلی کو خواب میں پھچورے ہی نظر آتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

تذکرۃ الرشید ج ۱ ص ۲۳۵ میں:

”ایک مرتبہ خواب بیان فرمانے لگے کہ مولوی قاسم کو میں نے دیکھا کہ دولہن بنے ہوئے ہیں اور میرا نکاح ان کے ساتھ

ہوا۔“

یہ مولوی محمد قاسم کون ہے؟ دیوبند کے مدرسہ کا بانی جو دیوبند کا مدرسہ بنایا ہے۔ وہ دلہن اور مولوی رشید احمد گنگوہی دولہا۔ تو دیوبندی مولوی۔ ایک مولوی دوسرے مولوی سے نکاح کرتا ہے، شادی کرتا ہے۔

اور سنو! یہ ہے ان کی دوسری کتاب ”ارواحِ ثلاثہ“ اس کے صفحہ ۲۸۹ میں لکھا ہے:

”حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت بھرے لہجے میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شراب سے گئے۔ مگر حضرت نے فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چٹ لیٹ گئے۔ حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولینا کی طرف کو کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینہ پر

رکھ دیا۔ جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کرے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے۔ کہنے دو۔“

یہ دیوبندی مولوی، دیوبندی مولوی پر عاشق ہو جاتا ہے الحمد للہ ہمارے بنگال، بہار کا ماحول اس سے پاک ہے۔ مگر ان دیوبندی مولویوں کا کرتوت دیکھو کہ وہ کیا کیا کرتے ہیں؟

مسلمانو! یہ جاہل یہاں آیا ہے اگر ان کو یونہی چھوڑ دیا گیا ان کا سچھا نہیں کیا گیا۔ پیچھے لگے نہ رہا گیا تو پھر خدا نہ کرے یہاں بھی نہ یہ گندگی پھیلائے۔ اسی لئے میں ان کے پیچھے لگا ہوا ہوں اور میں ان کو نشانہ بنائے ہوئے ہوں۔ جب تک یہ لاشن پر آجائے گا نہیں۔ اس وقت تک میں ان کو نشانہ بنائے رکھوں گا۔

انہوں نے تحذیر الناس کی صفائی میں پھر وہی اگر مگر والی بات کہی ہے۔ میں کہتا ہوں ٹھیک ہے قرآن مجید میں ہے کہ اگر چار خدا ہوتے، تین خدا ہوتے، دو ہی خدا ہوتے تو بھی زمین و آسمان پھٹ جاتے۔ ختم ہو جاتے مگر ختم نہیں ہوا۔ تو چند خدا بھی نہیں ہوئے۔ لیکن یہ نہیں ہے کہ چند خدا ہوں تو فرق نہیں پڑے گا۔ اے چند خدا ہوں تو فرق نہیں پڑے گا؟ فرق پڑ جائے گا۔ کہنے والا مسلمان نہیں ہے گا مشرک ہو جائے گا۔ یوں سمجھ میں نہیں آتا ہے تو مثال سے سمجھو۔ مولوی طاہر کہیں کہ بنگال کا کوئی آدمی چلا جائے میرے گھر اور میری بیٹی کے ساتھ رہے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ مولوی طاہر کے لئے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ان کی بیٹی کے ساتھ کوئی رہے تو ان کے لئے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

ارے تین ہی مہینے میں حمل رہ جائے گا فرق نہیں پڑے گا؟ اگر کوئی فرق نہیں پڑے گا تو دو دعوت جمع کو کہ وہ پہنچ جائیں۔ گیا۔ تم کہتے ہو۔ خاتمت محمدی میں فرق نہیں آئے گا۔ فرق کیسے نہیں آئے گا؟ اللہ کے رسول آخری نبی زندہ جائیں گے۔ جو بعد میں آئے گا وہ آخری نبی ہو جائیگا۔ حالانکہ قرآن بتاتا ہے کہ ہمارے رسول آخری نبی ہیں۔ حدیث بتاتی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور آخری نبی ہیں۔ تمہارا عقیدہ ہے کہ حضور آخری نبی نہیں۔ حضور کے بعد کوئی نبی پیدا ہو سکتا ہے۔

”حفظ الایمان“ کی عبارت کے بارے میں تم نے کہا کہ اس میں بقول زید ہے۔ مولوی صاحب! کچھ دن آکر بریلی کے مدرسہ میں پڑھو، بریلی تو بڑی بات ہے، آؤ بہار و بنگال کے مدرسہ میں پڑھ لو، تو معلوم ہو جائیگا کہ قضیہ شرطیہ میں مقدم و تالی کا امکان اگرچہ قائل کا عقیدہ نہیں ہوتا۔ مگر ملازمہ قائل کا عقیدہ ہوتا ہے۔ اگر معلوم نہیں ہے تو کسی بریلوی طالب علم سے پوچھ لو جو مرقاۃ ہی پڑھ رہا ہے وہ بتا دے گا کہ قضیہ شرطیہ میں مقدم و تالی کا امکان دیکھا نہیں جاتا۔ مگر مقدم و تالی کے اندر جو ملازمہ ہوتا ہے وہ متکلم کا عقیدہ ہوتا ہے۔ حفظ الایمان میں ہے کہ بقول زید ایسا ہو تو ایسا ہو جائے گا۔ یہ قضیہ شرطیہ ہے اس میں مقدم و تالی کا امکان شرط تو نہیں۔ مگر ملازمہ متکلم کا عقیدہ ہوتا ہے۔ اور اشرف علی تھانوی نے ملازمہ ہی بیان کیا ہے اس عبارت سے تو یہ اشرف علی تھانوی کا عقیدہ ہوا۔

اور عقیدہ کیا ہوا کہ نبی کا علم جانور کی طرح ہے معاذ اللہ۔ نبی کا علم گدھے کی طرح ہے معاذ اللہ۔ ہمارے نبی کا علم کسی کی طرح

نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بعد تمام نبیوں سے، تمام فرشتوں سے، ساری کائنات میں سب سے زیادہ ہمارے نبی عالم ماکان و مایکون جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ہے۔ ہمارے نبی کا علم معاذ اللہ گدھے کی طرح نہیں۔ ہمارے نبی کا علم بچوں، پاگلوں جیسا نہیں۔ جو نبی کا علم جانوروں کی طرح کہے وہ کسی جانور کو نبی ماننا ہوگا اور ان کے نبی کا علم جانور کی طرح ہوگا۔ الحمد للہ ہمارے نبی تو حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ حضرت عبداللہ کے صلب اطہر سے سیدہ آمنہ کے بطن پاک سے پیدا ہوئے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو انسان ہیں مگر ایسا انسان جو لبشر لا کالبشر ہیں کسی انسان کی طرح نہیں۔

میرے بھائی! جو نبی کے علم کو جانور کی طرح کہے۔ جو نبی کے علم کو پاگل کے علم کی طرح کہے۔ جو نبی کے علم کی توہین کرے۔ جو نبی کو گالی دے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ وہ کافر ہوگا۔ مرتد ہوگا۔ شیطان ہوگا۔ ہم اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتے۔ وہ اگر یہ کہتے ہیں کہ نبی کو بھی تو اللہ کے مقابلے میں کم علم تھا۔ اور گدھوں کو بھی اللہ کے مقابلے میں کم علم تھا۔ جیسے وہاں کم ویسے یہاں کم۔ اس لئے کہہ دیا گیا کہ ایسا علم تو جانور کو بھی حاصل ہے۔ تو میں کہوں گا کہ آپ بھی دوڑتے ہوں گے۔ سوڑ بھی دوڑتا ہے۔ اگر ہم کہہ دیں کہ مولینا طاہر گیاوی سوڑ کی طرح سوڑ کی طرح دوڑتا ہے تو بولو! تمہاری توہین ہوگی یا نہیں؟ یقیناً توہین ہوگی۔ یقیناً گالی ہوگی۔ تمہاری بھی دو آنکھیں ہیں اور گدھے کو بھی دو آنکھیں۔ میں کہہ دوں کہ مولینا طاہر گیاوی کی آنکھیں گدھوں جیسی ہیں تو بولو! تمہاری توہین ہوگی یا نہیں؟ یقیناً

توہین ہوگی۔ اگر تمہاری توہین اور گالی ہے۔ تو پھر نبی کی توہین اور نبی کو گالی کیوں نہیں۔ اور جب نبی کی توہین اور نبی کو گالی ہے تو صرف تم نے ہی نہیں تہا اکابر نے بھی توہین کی ہے۔ نبی کو گالی دی ہے اس لئے وہ کافر ہیں اور ان کو اپنا پیشوا بنا کر، انہیں اپنا اکابر مان کر، ان کو اپنے اوپر کامو لوی بنا کر تم بھی اسلام سے خارج ہو۔ تم بھی کافر و مرتد ہو اس لئے تمہارے پیچھے نماز نہیں ہوگی۔ تمہارے پیچھے مسلمانوں کی نماز نہیں ہوگی۔ آج جان لینے کے بعد انشاء اللہ خوش عقیدہ مسلمان جن کو اپنے نبی سے محبت ہوگی جن کو اپنے نبی سے عقیدت ہوگی وہ تمہیں اپنا امام نہیں بنائے گا۔ ارے تم تو مقتدی بھی بننے کے لائق نہیں ہو۔ تمہیں امام کیا بنائے گا؟ مقتدی کو بھی کم سے کم مسلمان ہونا چاہئے۔ تم تو مسلمان ہی نہیں ہو۔ تو امام بننے کا خواب کہاں سے دیکھ رہے ہو؟ تم تو مقتدی بننے کے بھی لائق نہیں ہو۔ الحمد للہ سنی مسلمان تمہیں مقتدی بنانا بھی گوارہ نہیں کرے گا چہ جائیکہ امامت کا خواب دیکھتے ہو۔

بہر حال مسلمانو! دیوبندیوں نے نبی کریم سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گندی گندی باتیں لکھی ہیں اس لئے وہ کافر ہیں۔ مگر عوام پبلک نہیں۔ چاہے بیچارے اپنے آپ کو دیوبندی کہتے ہیں ہوں کیونکہ وہ حقیقت جانتے نہیں اس لئے عوام پبلک مسلمان ہے۔ یہ دیوبندی جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے جو نبی کا کلمہ بدلا ہے جس نے نبی کے خلاف درود نکالا ہے اور نبی کے بعد دنیا نبی ہونے کا قول کیا ہے وہ کافر ہے۔ مرتد ہے۔

اور عوام آپسک مسلمان اگرچہ نادانستگی میں اپنے آپ کو دیوبندی بھی کہتے ہیں وہ بے چارے دیوبندی کی حقیقت جانتے ہی نہیں۔ مگر یہ مولوی کافر ہیں۔ مرتد ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے جان بوجھ کر کتابیں لکھی ہیں ان کتابوں کو جانا، مانا اور اس پر ایمان رکھا ہے۔ اسی کو انہوں نے اپنا عقیدہ بنا لیا ہے۔ اس لئے میں مسلمانوں سے کہوں گا کہ مسلمانو! اگر اپنے نبی کی محبت رکھتے ہو۔ نبی کے کلمہ کا کچھ احسان جانتے ہو۔ نبی کے کلمہ کا کچھ لحاظ رکھتے ہو تو نبی کے دشمنوں کو کبھی خاطر میں مت لاؤ۔ نبی کے دشمنوں سے تمہارا اسلامی سلوک نہیں ہونا چاہئے اس لئے کہ جو نبی کا نہیں وہ ہمارا نہیں۔ اگر آج کوئی ہمارے باپ کا مخالف ہو تو ہم اسے برداشت نہیں کرتے ہیں اس لئے کہ وہ باپ کا مخالف ہے۔ تو جو نبی کی توہین کرے، نبی کا مخالف ہو، اسے ہم کیسے برداشت کریں؟ آج اگر اسلامی حکومت ہوتی۔ اسلامی قانون نافذ ہوتا، تو جو مرتد ہو جائے اسے فی النار کر دیا جاتا۔ لیکن آج اگر یہاں اسلامی حکومت نہیں ہے تو ہم شریعت کا حکم تو بتا سکتے ہیں اور کم سے کم اس سے تعلق تو توڑ سکتے ہیں۔ قرآن نے فرمایا ہے فلا تقعد بعد الذی مع القوم الظالمین اے لوگو! جب تک نہیں جانتے تھے کوئی بات نہیں۔ جب جان گئے ہو، علم ہو گیا ہے تو پھر ان ظالموں کے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے۔ اگر اس کے ساتھ تمہارا کوئی اسلامی تعلق رہتا ہے تو کل خدا کے یہاں تمہاری بھی گرفت ہوگی۔ تم بچ نہیں پاؤ گے اس لئے مسلمانو! اپنے ایمان کو بچاؤ اپنے رسول سے محبت کرو۔ اپنے رسول کی محبت کو سینہ میں محفوظ کرو اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے

ناموس پر مرٹو۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔

دیوبندی مناظر میرے بھائیو! مولینا مطیع الرحمن صاحب کے لئے پانچ منٹ وقت میں اپنا کاٹ کر دے رہا ہوں اور جتنا ان کو یاد ہو۔ وہ ساری گالی ہم کو دے دیں ہماری بیٹی کو دے دیں۔ یہ ان کا اپنا خاص کام ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہو جس طرف میں جو چیز ہوتی ہے وہی چھلکتی ہے۔ وہی اس سے نکلتی ہے۔ آپ کا ماشاء اللہ بہت تقدس ہے اور مقدس زبان ہے۔ میں نے آپ کو سمجھانے کے لئے مثال دی تھی۔ ماشاء اللہ دماغ درست ہو گیا آپ کا۔ سمجھ میں بات آئی۔ اب ایک بات زیادہ چیلنج کے ساتھ کہی ہے۔ کتاب دکھاؤ دیکھو اس میں انہوں نے بہت فراڈ کیا ہے۔ وہاں لکھا ہوا ہے "کلام آگئی" زبان آگئی نہیں۔ مولوی صاحب سے میں کہوں گا کتاب دے دیں۔ کتاب ذرا دے دیجئے۔ اس میں زبان آگئی ہے اس میں لفظ کلام آگئی ہے اور کلام کا لغت میں دیکھ لیجئے ترجمہ "کلام" مصدر کا بھی صیغہ ہے اور مصدر کے معنی ہیں بھی بولا جاتا ہے کلام جس کے معنی گفتگو کرنا۔ بات چیت کرنا۔ اردو کلام آگئی۔ اردو میں کلام آگئی۔ اردو میں بات چیت کرنے کا موقع آگیا۔ اور خواب کا واقعہ ہے۔ مولوی صاحب نے یہ ہمت نہیں کی تھی کہ ہم کو دکھائیں کہ اس کے اندر الفاظ کیا ہیں؟ اس طریقے سے مولوی صاحب میں یہ ہمت نہیں کہ وہ حدیث دکھادیں۔ جس حدیث کا میں شرع سے مطالبہ کرتے آ رہا ہوں۔ مولوی صاحب میں کسی طریقے سے ہمت نہیں تھی کہ انہوں نے جو گدھے کو حلال کہا ہے ان کے مولوی

احمد رضا خان صاحب نے۔ اس کا کوئی جواب دیں۔ تو گدھا ان کے لئے حلال ہے۔ ان کے لئے آپ لوگ انتظام کر دیجئے گا۔ اور ایک بات اور عرض کئے دیتا ہوں کہ انہوں نے ایک بات اور فراد کیا ہے کہ "کرامات اعلیٰ حضرت" اعلیٰ حضرت کی کتاب نہیں ہے۔ ٹھیک ہے۔ وہ کتاب اعلیٰ حضرت کی نہیں ہے لیکن جو شعر اس میں لکھا ہے تو وہ اعلیٰ حضرت کا لکھا ہے۔ دلیل میں اس شعر کو پیش کیا ہے کہ اس خاک کو۔۔۔۔۔ اس خاک میں مدفون ہے شہ بطحا ہمارا۔۔۔۔۔ یہ مصنف کا، رائٹر کا شعر نہیں ہے اس کا شاعر مولوی احمد رضا خاں ہے۔ اگر آپ میں ہمت ہے تو چیلنج کیجئے کہ ہمارے اعلیٰ حضرت کا شعر نہیں ہے۔ اور کوئی بعید نہیں ہے آپ تو ایسے شیریں کہ آپ اس کی صفائی میں کہہ دیں گے کہ وہ ہماری کتاب نہیں ہے۔ آپ نے ایسا چور دروازہ کھول لیا ہے کہ ہر چیز ہضم کر جاتے ہیں۔ اور یہ لیجئے ایک ردا اخیر میں رکھ دیتا ہوں تھوڑے سے وقت کے اندر۔ یہ آپ کے اعلیٰ حضرت کو دیکھئے۔ آپ کے بزرگوں کا تعارف کرایا ہے۔ کہ آپ کے اولیاء اللہ اور بزرگ کون ہیں؟ یہ ہے احمد رضا کا ترجمہ قرآن پاک۔ اور دیکھئے اس قرآن پاک کے ترجمہ میں عنوانات قائم کر کے لکھا ہے کہ یہ عقیدہ ہمارا قرآن میں ہے۔ کیا عقیدہ ہے ان کا؟ محبوبانِ خدا دور سے سنتے، دیکھتے اور مدد کرتے ہیں۔ اللہ کے محبوب بندے اولیاء اللہ دور سے سنتے، دیکھتے اور مدد کرتے ہیں۔ یہ عقیدہ کہاں ہے؟ جہاں جہاں انہوں نے بتایا ہے اس میں ایک آیت یہ بھی لکھا ہے۔ یہ دیکھئے سورہ اعراف پارہ ۸ اور ص ۲۲۲ پر یہ عقیدہ ہمارا ہے: اِنَّهٗ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيْلَهٗ مِنْ

حيث لا ترونهم۔ یہ دیکھئے سورہ اعراف ہے اور پورے ص ۲۲۲ ہے۔ دیکھئے یہ اولیاء اللہ ہیں جو دور و نزدیک سے سنتے ہیں، "یا بنی آدم لا تُفتنکم الشیطان کما اخرج ابویکم من الجنة یزعم عنہا لباسہما لیریبہما سوئتہما اِنَّہٗ یرَاکُم هُوَ وَقَبِيْلَهٗ مِنْ حَیْثَ لَا تَرَوْنَهُمْ" خبردار تمہیں شیطان فتنے میں نہ ڈالے جیسا کہ تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا۔ اتروا دیئے ان کے لباس۔ یہ ان کی شرم کی چیزیں انھیں نظر پڑیں بیشک (کون؟ شیطان!) اور اس کا پورا کنبہ تمہیں یہاں سے دیکھتے ہیں تم انہیں نہیں دیکھتے یہ کون ہے؟ محبوب خدا ہیں اولیاء اللہ ہیں۔ بولو! تمہارے ولی شیطان ہیں۔ یہ کون لکھ رہا ہے؟ یہ احمد رضا خاں قرآن کے ترجمہ میں لکھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ لو ہیڈنگ۔ ہیڈنگ کے تحت دیکھ لیجئے آیت۔ کہتے ہیں کہ ہمارے اولیاء دور و نزدیک سے سنتے ہیں اور دلیل میں کہتے ہیں کہ میرا ایک ولی وہ بھی ہے جس کے بارے میں قرآن میں آیا ہے اِنَّہٗ یرَاکُم هُوَ وَقَبِيْلَهٗ مِنْ حَیْثَ لَا تَرَوْنَهُمْ۔ بیشک وہ ہے اس کا قبیلہ تمہیں وہاں دیکھتے ہیں کہ تم انھیں نہیں دیکھتے۔ یہ کس کے بارے میں قرآن بول رہا ہے؟ شیطان کے بارے میں بول رہا ہے۔ اور احمد رضا خان صاحب اس کو اپنا ولی بتا رہے ہیں۔ بولو! شیطان کے قبیلہ سے دوستی رکھنے والو! اس کے بارے میں بھی کہہ دو کہ یہ ہمارا ترجمہ نہیں ہے۔ اس کے بارے میں بھی کہہ دو کہ اعلیٰ حضرت نے نہیں لکھا ہے بولو! زور سے بولو کہ یہ قرآن بھی ہمارا نہیں ہے۔ یہ وہی کنز الایمان ہے جو سات مسلم کنڑیوں میں جس کا داخلہ بند ہے۔ جس کا پڑھنا بند ہے۔

گذشتہ صفحہ کا حاشیہ

دیوبندی مذہب کی بنیادی جھوٹ پر ہے امام احمد رضا کے ترجمے یا کسی بھی تحریر میں ہرگز یہ نہیں ہے کہ میرا ایک ولی وہ بھی ہے جس کے بارے میں قرآن میں آیا ہے اندہ بیوا کہ ہو وقبیلہ۔ اللہ - ہمارا چیلنج ہے کہ امام احمد رضا کی تحریر میں یہ بات کوئی تیامت تک نہیں دکھا سکتا۔ یہی فہرست جس میں زیر عنوان "محبوبان خدا دور سے سنتے دیکھتے اور مدد کرتے ہیں" یہ آیت کریمہ درج ہے اس کے مرتب پاکستان کے مفتی احمد یار خاں صاحب ہیں۔ چنانچہ پاکستان بلکہ خود ہندوستان میں بھی ادارہ اشاعت کانپور سے ان کی جو تفسیر "نور العرفان" شائع ہوئی ہے اس میں جلی تلم سے لکھا ہوا ہے "فہرست القرآن المجید، مرتبہ محمد احمد یار خاں"۔

یہی وجہ ہے کہ اس سے پہلے ترجمہ امام احمد رضا کے جتنے ایڈیشن شائع ہوئے ان میں یہ فہرست نہیں ہے۔ اب بعض ناشرین نے ترجمہ امام احمد رضا کے ساتھ بھی وہ فہرست شائع کر دی ہے۔ کسی ناشر کے اس فہرست کو ترجمہ امام احمد رضا کے ساتھ شائع کر دینے سے اس کی ترتیب کا الزام اگر امام احمد رضا پر آئے تو ناشرین قرآن کریم کے ساتھ بلکہ اس سے متصلاً مثلاً سورۃ الفاتحہ ملکیت وہی سبع آیات۔ سورۃ البقرہ مدنیۃ وہی اثنتان وستون وثمانون آیتہ داربعون رکوعاً وغیرہ بھی شائع کرتے ہیں تو کیا یہ کہا جائے گا کہ چونکہ یہ قرآن کریم کے ساتھ شائع ہوا ہے اس لئے یہ بھی قرآن ہے۔ الغرض وہ فہرست امام احمد رضا کی ہرگز نہیں بلکہ مفتی احمد یار خاں صاحب کی ترتیب دار ہے۔ پھر مفتی احمد یار خاں صاحب نے بھی یہ نہیں لکھا ہے کہ شیطان محبوبان خدا میں داخل ہے بلکہ اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ محبوبان خدا دور سے دیکھتے اور سنتے ہیں۔ چنانچہ وہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں

۱۔ جب رب گمراہ کو اتنا علم دیا ہے کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو سارے عالم کے ہادی ہیں انہیں بھی حاضر و ناظر بنایا تاکہ دوا بیاری سے کمزور نہ ہو۔ شیطان کی وسعت ظلم و نظر کا قدر کریں اور حضور کیلئے انکاری ہو جائیں

یعنی شیطان کا کام ہے لوگوں کو بھکانا اور گمراہ کرنا اور نبی کا کام ہے لوگوں کو اس سے بچانا اور ہدایت دینا۔ اب شیطان دور سے دیکھ کر ادریں کر لوگوں کو بھکانا اور گمراہ کرتا ہے تو اگر نبی دور سے نہ دیکھ سکے یمن کیس تو لوگوں کو شیطان کی گمراہی سے کیسے بچائیں گے اور انہیں کس طرح ہدایت دیں گے اس لئے ضروری ہوا کہ نبی بھی دور سے دیکھیں اور نبی نہ تو لوگوں کو شیطان کی گمراہ گری سے بچائیں۔

مناظر اہل سنت

حضرات! مناظرہ کو لگ بھگ آٹھ گھنٹے ہو گئے یہ لاکھ سے زیادہ کا مجمع آٹھ گھنٹے سے دیکھ رہا ہے کہ موضوع کے مطابق ان دیوبندیوں کا کافر و مرتد ہونا، اسلام سے خارج ہونا میں نے ثابت کر دیا ہے۔ اب اس کے بعد مولوی طاہر وکیل دیوبند مناظر دیوبند کا فریضہ تھا کہ وہ اپنا مسلمان ہونا ثابت کرتے۔ مگر پورا مجمع دیکھ رہا ہے کہ آٹھ گھنٹے سے وہ نہ تو علمائے دیوبند اور نہ اپنے اوپر سے کفر اٹھا رہے ہیں اور نہ اٹھا پا رہے ہیں۔ لے دے کر ان کا طریق کار یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت نے یہ کہا، اعلیٰ حضرت نے وہ کہا۔ اور زمین کا معاملہ ہے، آسمان کا معاملہ ہے۔ اور گدھے والا معاملہ ہے۔ دارھی والا معاملہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ معاملہ کوئی سہی۔ بہر حال فرعی ہے۔ پہلے تم اپنا مسلمان ہونا ثابت کرو۔ جب تک تم اپنا مسلمان ہونا ثابت نہیں کر دیتے ہو اس وقت تک فرعی مسائل میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں ملتا ہے۔ الحمد للہ ہم نے ثابت کر دیا کہ دیوبندی مولوی کافر و مرتد ہے۔ ہاں عوام جو یہ نہیں جانتے کہ دیوبندی کا عقیدہ کیا ہے؟ اور وہ غلطی سے ان کے ساتھ ہو گئے ہیں ان کو ہم کافر و مرتد نہیں کہتے۔ لیکن یہ مولوی جو جان بوجھ کر دیوبندیوں کی اقتدار کرتے ہیں ان کو مانتے ہیں اور ان کی کتابوں کو صحیح سمجھتے ہیں وہ قطعاً کافر و مرتد ہیں۔

بہر حال میرے بھائی! مولینا طاہر نے یہ الزام عائد کیا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کہ امام احمد رضا نے دارھی منڈانے والے کو فاسق کہا ہے اور یہ بتایا ہے کہ اس پر حدیث میں قتل کی وعیدیں ہیں ساتھ ساتھ قرآن میں اللہ کی لعنت ہے۔ مولوی طاہر کا

کہنا یہ ہے کہ دارہی منڈانے والا فاسق تو ہے مگر اس پر حدیث میں قتل کی وعیدیں نہیں ہیں اور قرآن میں اللہ کی لعنت نہیں ہے۔ — میں نے ابھی خود ان کی کتاب، ان کی نہیں، ان کے بڑے گرد گھنٹال مولوی رشید احمد گنگوہی کی کتاب فتاویٰ رشیدیہ سے یہ دکھا دیا ہے کہ ان کے نزدیک بھی دارہی منڈانے والا فاسق ہے اور وہ بھی خدا کے غضب کا مستحق ہوتا ہے۔ مگر ان کا کہنا یہ ہے کہ حدیث میں قتل کی وعیدیں کہاں ہیں؟ اور قرآن میں اللہ کی لعنت کہاں ہے؟ — ہاں قرآن سے ثابت ہوتا ہے استنباطاً، حدیث سے ثابت ہوتا ہے استنباطاً۔ یعنی حدیث میں نہیں ہے۔ مگر حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ قرآن میں نہیں ہے مگر قرآن سے ثابت ہوتی ہے۔ — میں پوچھتا ہوں۔ جو بات قرآن میں ہے ہی نہیں وہ بات قرآن سے کیسے ثابت ہوگی؟ میں نے آپ کو بتایا کہ جس برتن میں گھی نہ ہو اس برتن سے گھی نہیں نکل سکتا۔ جس برتن میں پانی نہ ہو اس برتن سے پانی نہیں نکل سکتا۔ پانی نکلنا دلیل ہے اس بات کی کہ برتن میں پانی ہے۔ اسی طرح سے حدیث سے نکلنا اس بات کی دلیل ہے کہ حدیث میں ہے۔ — قرآن سے نکلنا اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن میں ہے۔ — پھر بھی جب ان کا دعویٰ یہ ہے کہ ہم قرآن میں دکھا نہیں سکتے۔ حدیث میں دکھا نہیں سکتے۔ تو میں ایک بات اخیر میں یہ کہہ دوں۔ مولوی طاہر! تم یہ دکھا دو جو باتیں مولوی رشید احمد نے لکھی ہیں دارہی منڈانے والے سے متعلق باتیں کس حدیث اور کس قرآن میں ہیں؟ — جہاں تم دکھا دو گے وہیں ہم بھی دکھا دیں گے۔ — مگر تم صبح قیامت تک نہیں

دکھا سکتے۔ ہم جانتے ہیں کہ تم کبھی نہیں دکھا سکتے ہو۔ ہاں آؤ۔ یہاں آکے زانویے ادب تہہ کرو۔ تو ہم تمہیں حدیث میں دکھا دیں اور قرآن میں بھی تمہیں دکھا دیں۔ — تم تو کبھی دکھا نہیں سکتے ہو۔ — پوری دنیا جانتی ہے اور اسلام کا قاعدہ ہے کہ دارہی رکھنا واجب ہے اور منڈانا حرام۔ ایسا کرنے والے فاسق ہیں۔ جماعت سے نماز پڑھنا بھی واجب ہے اور بلا وجہ جماعت کو چھوڑ دینا حرام۔ ایسا کرنے والے فاسق ہیں۔ حدیث میں ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ایسا کرنے والوں کے گھروں میں بچے اور عورتیں نہ ہونیں تو ان گھروں میں آگ لگوا دیتا۔ — دوسری حدیث میں ہے کہ میرا دل چاہ رہا ہے کہ بکری جمع کر کے اسے گھروں میں آگ لگوا دوں۔ جیسا کہ مشکوٰۃ شریف باب الجماعۃ وفضلہا فضل اول ص ۹۵ میں ہے: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لقد ہممت۔"

اسی طرح دوسری حدیث مشکوٰۃ ہی کے فصل ثالث ص ۹۷ میں ہے: "عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو لاف فی البیوت من النساء والذریرۃ"

میرے بھائی! میں نے ان حدیثوں سے یہ ثابت کر دیا کہ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، فاسق اور اسلام کے قاعدہ کے خلاف کرنے والوں کو قتل کی دھمکی دیتے تھے۔ — اور آپ نے قتل کی دھمکی ہے۔ ذرا مولوی طاہر سے پوچھو! میں نے جو تلاوت کی ہے مشکوٰۃ شریف سے یہ حدیثیں۔ کیا یہ حدیثیں نہیں ہیں؟ اور کیا ان حدیثوں میں وعیدیں نہیں ہیں؟ جن میں جان سے

مار ڈالنے کی دھمکی ہے؟۔۔۔۔۔ رہی لعنت کی بات تو ہمارے خدا کی نہیں، ذرا مولوی طاہر اپنے کھڈر پوش، مجازی خدا حسین احمد ٹانڈوی کی قسم کھا کر بتا دے کہ داڑھی منڈانا، فاسق ہونا ہے یا نہیں ہے؟۔۔۔۔۔ اور اللہ کے حدود سے تجاوز کرنا ہے یا نہیں ہے؟ اگر فاسق ہونا ہے اور اللہ کے حدود سے تجاوز کرنا ہے تو قرآن پاک کے فرمان کے مطابق ایسا شخص ظالم ہے۔ چنانچہ ساتواں پارہ سورۃ النعام میں ہمارے خدا کا فرمان موجود ہے فلا تمعد بعد الذکری مع القوم الظالمین اس پر حضرت ملا احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو حضرت عالمگیر بادشاہ کے استاذ ہیں انہوں نے اپنی تفسیر، تفسیرات احمدیہ ص ۲۵۶ میں فرمایا ہے، ارشاد فرماتے ہیں ان القوم الظالمین یعم المبتدع والفسق والكافر

اور میرے بھائی! فاسق اور حد سے تجاوز ہونے والے، حدود شرعیہ سے تجاوز ہونے والے، اللہ کے حدود سے تجاوز کرنے والے ظالم ہیں۔ ہمارا خدا پروردگار عالم قرآن پاک کے پارہ ۱۲ سورۃ ہود آیت ۱۸ میں ارشاد فرماتا ہے ومن یتعدی حدود اللہ فقد ظلم نفسه الا لعنة اللہ علی الظالمین۔۔۔۔۔ اب مولوی طاہر یہ بتا دو کہ قرآن کے اندر فاسق پر لعنت ہونے کا انکار کر کے قرآن کا انکار تم نے کیا یا نہیں کیا؟

مجمع سے آوازیں بولو! جواب دو۔ بولو! جواب دو۔

تم قرآن کے منکر ہو گئے یا نہیں ہو گئے؟ اور قرآن کا منکر مسلمان ہے یا کافر؟ تو ماننا پڑے گا کہ تم نے قرآن کا انکار کیا۔۔۔۔۔ دیکھا تم نے

اعلیٰ حضرت پر نکتہ چینی کا انجام۔ وہ اعلیٰ حضرت جنہیں عرب و عجم بالخصوص حرمین شریفین کے بڑے بڑے جلیل القدر علماء نے اپنا مجدد تسلیم کیا ہے اور سینکڑوں عظیم الشان خطابات سے ان کی قصیدہ خوانی کی ہے۔ طاہر! اولیاء کرام سے بغاوت کرنے والوں کا یہی حشر ہوتا ہے۔

بہر حال تم نے پھر ایک بات کہی ہے کہ امام احمد رضا فاضل بریلوی نے فتاویٰ رضویہ میں گدھا کو حلال قرار دیا ہے۔۔۔۔۔ مسلمانو! یہ ڈیڑھ لاکھ دو لاکھ کے مجمع میں طاہر گیاوی کا جھوٹ دیکھو۔ کتنا بڑا جھوٹا ہے؟ کتنا بڑا خائن ہے۔ میں چیلنج کرتا ہوں مولوی طاہر گیاوی کو کہ اگر وہ ماں کا دودھ پیا ہے تو وہ دکھائے کہ فتاویٰ رضویہ میں امام احمد رضا نے گدھا کو کہاں حلال قرار دیا ہے؟۔۔۔۔۔ الحمد للہ! اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے فتاویٰ رضویہ میں گدھا کو حرام قرار دیا ہے۔ یہ دیکھو میرے پاس کتب ہے۔ اس کے پاس تو کتاب نہیں ہے۔ وہ جھوٹی کتاب گڑھ کے امام احمد رضا کی طرف منسوب کرتا ہے۔ یہ دیکھو فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۳۶۵ اس میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

الجواب:۔۔۔۔۔ گدھا حرام ہے۔ یونہی وہ خیر جو گدھی سے پیدا ہو اگرچہ باپ گدھا نہ ہو، اور ہمارے امام اعظم علیہ الرحمہ والرضوان کے مذہب میں گھوڑا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ یعنی قریب بہ حرام۔ یونہی وہ خیر جس کی ماں گھوڑی ہو حدیث میں ہے: نہی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام یومر خبیر عن لحوم الحمیر الاہلیۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

یہ امام احمد رضا فرماتے ہیں۔ یہ امام احمد رضا گدھا کو حرام قرار دے رہے ہیں۔ یہ کتاب موجود ہے۔ پورے مجمع سے جو آئے وہ دیکھ سکتا ہے۔ اور

اگر مناظرہ کھینچی چاہئے، کتاب لے کے مولوی طاہر کو بھی دکھا سکتا ہے۔
مگر اب دیکھو۔ دیوبندی مذہب۔ ان کا مذہب یہ ہے کہ سور پانی میں
گر جائے تو پانی پاک۔ یہ دیکھئے دیوبندی کی کتاب اس میں لکھا ہوا ہے
کہ :

”ایک سو کنویں میں گر گیا۔ لیکن اس کو زندہ نکال لیا۔ اس کنویں
کے پانی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ ————— جواب : تین سو
ڈول اس چاہ سے نکال دینا کافی ہے دو سو واجب ہیں اور تین سو
مستحب ہیں پس بہتر ہے کہ تین سو ڈول نکال دیئے جائیں پھر پانی
اور ڈول دسویں وچاہ سب پاک ہو جائیں گے۔ —————“

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص ۳۲۹

سور گر جائے، تو پانی پاک۔ صرف تین سو ڈول نکال
دے تو سب پانی پاک۔ اسی پر بس نہیں دیوبندی دھرم میں ابھی اور کیا کیا
باتیں ہیں؟ ذرا دیکھو۔ لکھتے ہیں تذکرۃ الرشید ص ۲۹ میں :
”ایک بار خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم صاحب صاحب عروس کی
صورت میں ہیں اور میرا ان سے نکاح ہو رہا ہے۔ سو جس طرح زن و شوہر
میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچاتا ہے اسی طرح مجھے ان سے
اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے۔“

دیوبندی مذہب میں سب خواب ہی خواب ہے۔ خواب میں دیکھا
کہ مولوی قاسم دلہن بن گیا اور میری اس سے شادی ہوئی، بیاہ ہوا۔ اور
پھر جو کام میاں بیوی میں، استری پرش میں ہوتا ہے وہی کام ہوا۔

لہ بنگلہ زبان میں بمعنی زن و شوہر ۱۲

یہ ہے دیوبندی کر توت۔ یہ ہے دیوبندی دھرم۔ اور یہ ہے دیوبندی
مذہب۔

حضرات ! ہم سے جو سوالات ہوئے تھے ہم نے سب کے جوابات دے
دیئے۔ اور ان سے جو سوالات ہوئے وہ ایک کا بھی جواب نہ دے سکا اور
الطی سیدھے اعتراض شروع کر دیا۔ ————— آپ کو معلوم نہیں دیوبندی مذہب
کا کچا چھٹا۔ یہ دیکھئے ان کی کتاب ”امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۹۱ اس میں لکھتے
ہیں،

”خزیر یعنی سور، وغیرہ کے خشک پائخانہ سے مٹی کا برتن پکائے جائے

یہ ہے ان دیوبندیوں کا دھرم نہ

مناظرہ کھینچی مولینا طاہر حسین صاحب نے جو یہ کہا ہے کہ
بریلویوں کے نزدیک مولینا احمد رضا خان صاحب جام کو شر پلائیں گے
اللہ کے رسول نہیں پلائیں گے اس کا آپ کیا جواب دیتے ہیں؟
ہم لوگ اس کو سمجھنا چاہتے ہیں۔

حضرات ! مولینا طاہر نے جس کتاب کا نام لیا
مناظر اہل سنت ہے وہ ہماری کتاب نہیں ہے۔ وہ ہمارا مسلک

نہیں ہے ————— ہمارا مسلک یہ ہے کہ جام کو شر اللہ کے رسول جتنا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پلائیں گے ————— اس بھوٹے مولوی
نے جھوٹا حوالہ دیا ہے۔ جھوٹا مولوی جھوٹا حوالہ دیتا ہے۔ چوری کسے
کتاب کا نام لیتا ہے۔ مولوی طاہر ! وہ ہماری کتاب نہیں تمہاری
چوری والی کتاب ہے۔ ہمارا تو مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے

نعمتوں کا تذکرہ آیا ہے ان کو بھی مانو۔ مگر ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کو مانو، نبی کو مت مانو۔ اللہ کو مانو، رسول کو مت مانو۔ اللہ کو مانو، قیامت کو مت مانو۔ اللہ کے علاوہ جتنی چیزیں ہیں ان میں سے کسی کو نہ مانو۔ تو گویا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھو۔ مگر محمد رسول اللہ نہ پڑھو۔ — پھر کیا پڑھو؟ "لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ" پڑھو۔ ان کے گھر کا کلمہ پڑھو۔ یہ ان کے باپ کا کلمہ ہے۔ یہ ان کے دادا کا کلمہ ہے۔ ہمارے گھر کا کوئی کلمہ نہیں۔ ہمارے آقا مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کلمہ ہم کو بتایا ہے وہ کلمہ ہمارا ہے۔ اللہ کے رسول سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو درود ہم کو بتایا ہے وہ درود ہمارا ہے۔ لیکن ان کا کلمہ ان کے گھر کا ہے۔ ان کا درود ان کا گھر کا ہے۔ ان کا کلمہ ہے لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ وہ اشرف علی کی امت ہے۔ ہم اپنے نبی کے امتی ہیں۔ مولوی طاہر! تم اشرف علی تھاوی کی امت ہو۔ قیامت میں ہمیں اللہ کے پیارے رسول شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں جگہ ملے گی۔ — ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے جنت میں جائیں گے اور پورے دیوبندی مولویوں کو ساتھ لے کر طاہر کو اپنے نبی اشرف علی کے پاس جانا ہوگا۔ اسے اشرف علی تھاوی سے شفاعت کرائی ہوگی۔ اس لئے دیکھو۔ ہمارے نزدیک اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت نجات اخروی کا سبب ہے۔ ہمارے نزدیک نجات ہوگی اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے۔ اللہ کے پیارے رسول کی محبت سے۔ اور نجات ہوگی ایمان لانے کی وجہ سے۔ اور

سرور کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جام کوثر پلائیں گے۔ وہ کتاب جس کا تم نے نام لیا ہے وہ کسی دوسرے کی کتاب ہے۔ دوسرے کی کتاب دوسرے کے نام سے دکھاتے ہو۔ ہم کو ہماری کتاب دکھاؤ لاؤ ہماری کتاب۔ ہم تو تم کو تمہاری کتاب دکھاتے ہیں اور تم ہم کو دوسرے کی کتاب دکھاتے ہو۔ وہ تمہاری کتاب تو ہو سکتی ہے ہماری کتاب نہیں۔ ہماری کتاب میں یہ کہیں نہیں ہے جو کچھ ہے وہ تمہاری کتاب میں ہے۔ تم ہماری کتاب میں دکھاؤ تو ہم سمجھیں۔

بہر حال جس طرح ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ وہ ہماری کتاب نہیں ہے۔ تم بھی کہہ کے دیکھو۔ اسی طرح علی الاعلان تم بھی کہہ کے دیکھو کہ تحذیر الناس ہماری کتاب نہیں ہے۔ حفظ الایمان ہماری کتاب نہیں ہے۔ براہین قاطعہ ہماری کتاب نہیں ہے۔ تقویۃ الایمان ہماری کتاب نہیں ہے۔

سجھاپتی صاحب! میں نے آپ کے سوال کا جواب دے دیا۔ مگر انہوں نے ایک بھی سوال کا جواب نہیں دیا ہے۔ ہمارے نزدیک اللہ کے پیارے رسول جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے الفت و محبت کرنا اور آپ کے کلمہ شریف کو حرز جاں بنائے رکھنا ایمان ہے۔ اور دیوبندی دھرم میں ایمان کیا ہے؟ اللہ کو مانو۔ اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو جیسا کہ ان کی کتاب "تقویۃ الایمان" سے میں نے دو عبارتیں دکھائیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ کو مانو۔ اس کے رسول کو بھی مانو۔ قرآن پاک کو بھی مانو، جنت کو بھی مانو، قیامت کو بھی مانو، جنت میں جرنے

ان کے نزدیک نجات ہوگی کوّا کھانے سے
مولوی طاہر! کوّا کھاؤ گے؟ ہاں! وہ کھائیں گے
میرے بھائیو آج بیچارہ کافی پریشان ہے ان کے لئے کوؤں کا
انتظام کر دینا۔

لوگو! یہ ہے ان دیوبندیوں کا دھرم، یہ ہے فتاویٰ رشیدیہ
۴۹۲ اس میں سوال کیا جا رہا ہے۔

و سوال۔ جس جگہ زاع معروفہ (یعنی مشہور کوّا) کو اکثر حرام جانتے
ہوں اور کھانے والے کو بُرا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوّا کھانے والے کو
کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب۔ الجواب۔ ثواب ہوگا،
بکرا کھاؤ ثواب نہیں۔ جائز ہے۔ مرغ کھاؤ۔ ثواب نہیں جائز ہے۔
گائے کھاؤ ثواب نہیں جائز ہے۔ مگر کوّا کھاؤ۔ ثواب مل جائیگا۔
نماز پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟ روزہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے؟
زکوٰۃ دینے کی کیا ضرورت ہے؟ حج کرنے اور کلمہ پڑھنے کی کیا ضرورت
ہے؟ کوّا پکاؤ۔ کوّا کھاؤ۔ کوّا پکاؤ کوّا کھاؤ۔ سیدھے جنت میں پہنچ
جاؤ گے۔

اور دیکھو تذکرۃ الرشید پہلا حصہ صفحہ ۱۱۳ لکھتے ہیں۔

”واللہ العظیم مولانا تھانوی کے پاؤں دھو کر پینا نجات اخروی کا
سبب ہے۔“

مسلمانو! یہ لوگ نجات اخروی کے لئے مولوی اشرف علی کا پاؤں
دھو کر پیتے ہیں۔ ان کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ ان پر درود پڑھتے ہیں۔
یہ ہے ان کا دھرم۔ یہ ہے ان کا عقیدہ۔

بہر حال میرے بھائی! میں نے اپنے تمام اعتراضات ان پر لا دے
دیتے اور ان کو کافر اور بے ایمان، مرتد ثابت کر دیا۔ اس لئے ان کے پیچھے
اہل سنت و جماعت کی نماز نہیں ہوگی۔ اسی لئے مسلمانو! ان
کے پیچھے نماز نہیں پڑھنا۔ یہ کافر و مرتد ہیں۔ یہ اپنا ایمان ثابت نہیں کر سکے۔
آخر میں ایک بات اور کہہ دوں۔ اب تک میں نے جتنے اعتراضات
کئے میرے کسی ایک اعتراض کا جواب نہ مل سکا۔ آئیں بائیں شائیں بکٹا رہا۔
اور میں نے اس کے ہر سوال پر قہر الہی ڈھا دینے۔ اس کے ایک
ایک سوال کے پرچے اڑا دیئے۔ موقع بموقع میں اس کے
تمام سوالوں کے جوابات دیتا رہا۔

مسلمانو! اس سے سمجھ میں آ جاتا ہے کہ الحمد للہ فتح مبین اہل سنت
(بریلوی) کے مقدر میں ہے۔ مسلمانو! فتح مبین مبارک ہو۔
مسلمانو! تمہیں اسلام پر کامیابی و کامرانی کے ساتھ قائم رہنا مبارک ہو۔
مسلمانو اپنے پیارے مولیٰ، آقا، روحی فدا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی محبت اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم، توقیر اور محبت
و عقیدت مبارک ہو۔

سبھاپتی صاحب! اے سبھاپتی صاحب نماز۔ ابھی ہمارا نام
ہے۔ ہم اپنے نام میں نماز پڑھ لیں۔

نہیں۔ پہلے بات پوری ہو جائے
پہلے ہم جواب دے لیں۔

دیوبندی مناظر

ارے نماز نہیں پڑھنے دے گا۔ نماز کا وقت
جار ہے۔ نماز کے بعد پھر شروع ہوگا۔ نماز کے

مناظر اہل سنت

بعد ابھی پھر ہوگا۔ شام تک ہوگا جب تک ختم نہ ہو تب تک ہونا رہے گا۔ — لوگو! جب تک وہ چاہیں گے میں کرتا رہوں گا۔ مولوی طاہر جب تک چاہو گے تب تک کروں گا۔ میں چھوڑ دوں گا نہیں کرتا جاؤں گا۔ ابھی کہاں کیا؟ میں اور کروں گا۔ مگر نماز کے بعد کروں گا۔ ابھی نہیں۔ نماز پڑھ لینے دو۔ نماز پڑھ کے پھر مناظرہ کروں گا۔ پوچھو مسلمانو! ان سے۔ پوچھو نماز پڑھے گا کہ نہیں پڑھے گا؟ نماز پڑھے گا کہ نہیں پڑھے گا؟

دیوبندی مناظر پندرہ منٹ میں وقت ختم نہیں ہو جائے گا۔

مناظر اہل سنت یہ بتاؤ کئے بجے تک نماز کا وقت ہے یہاں؟

مجمع سے آوازیں ابھی پندرہ منٹ کا وقت، آپ کے مفلط اور اشتہار کے مطابق باقی ہے اور اس پندرہ منٹ کے بعد آپ کو نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی۔

مناظر اہل سنت دس منٹ میں بولا ہوں۔ دس منٹ تم بھی بولو مگر تم نے جو سوال کیا تھا میں نے مدلل

جواب دے دیا۔ اب تم میرے سوالوں کا جواب دو۔

مجمع سے آوازیں ادھر ادھر نہیں۔ جواب دو، جواب دو...

دیوبندی مناظر خاموش کیجئے ان کو، خاموش کیجئے۔

مناظر اہل سنت آپ اپنا مسلمان ہونا ثابت کرو۔ ہمارے سوالوں کا جواب دو طاہر! ہمارے سوالوں کا جواب دو۔ آخری نبی کا جواب دو، نئے کلمہ کا جواب دو، نئے درود کا جواب دو۔

دیوبندی مناظر پیچھے ہٹئے۔ آپ نہیں بولیں گے۔ آپ کیوں بول رہے ہیں؟ آپ کھڑے کیوں ہو گئے؟ یہ ہے۔ ان کی پرانی عادت۔ بیٹھئے۔ آپ نہیں بولیں گے۔ آپ کیوں بول رہے ہیں؟ آپ کھڑے کیوں ہو گئے؟ یہ ہے۔ یہ ہے ان کا پرانا انداز۔

مناظر اہل سنت حضرات! ہم ذرا نماز پڑھ لیں۔ نماز کا وقت ختم ہونے جا رہا ہے اور آپ ان کی نگرانی کیجئے۔ ورنہ یہ بھاگ جائے گا۔ بھاگ جانے کی ان کی پڑائی عادت ہے، نئی عادت نہیں۔ ان کے باپ دادا کو جب بھی ہمارے بزرگوں نے اسی طرح گھیرا تھا جس طرح آج ان کا حشر ہے تو وہ بھاگ گئے تھے۔.....



_____ نماز _____ اور _____ مولوی طاہر گیلانی کا وضو کے بہانے ایٹج سے فرار

_____ یا نبی سلام علیک۔ یا رسول سلام علیک۔.....

_____ مناظر اہل سنت کی دعا _____